عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان رحمۃ اللہ علیہ

عربی قواعد وزبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عَربی کا معلِّم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان

حصّہ چہارم

کتاب کا نام : عربی کا معلم (حصۂ چہارم)

مؤلف : مولوی عبدالستار خان

تعداد صفحات : ۲۹۰

قیمت برائے قارئین : =/۶۵روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ چہارم جدید

تینتالیس سبق پچھلے تین حصوں میں لکھے جا چکے۔ چوتھا حصہ چوالیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

مقدمہ

الحمد للّٰہ الذي ركب الإنسان ثم أفرده بالتبيان، وفضله على الملائكة بتعليمه الأسماء كلها يوم الامتحان، ولقنه كلمات رفعه بها بعد ما انخفض بالخطأ والنسيان، والصلاة والسلام على أفضل الرسل سيّدنا محمد المنعوت بأحسن الصفات وعلى آله وصحبه وتابعيه في الحركات والسكنات.

ا۔ امابعد! میں اس خدائے قدوس کا شکر کیوں کر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اُس نے چاہا اور ہوگیا، ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبانِ عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے، جو قواعدِ صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے، جو طالبینِ عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرزِ تعلیم نے پیدا کردیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے، پھولوں سے اور پھلوں سے متمتّع ہونے کی کوشش کرو۔

الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے فرمان واجب الاذعان وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ (القمر:۱۷) کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا

کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء واللّٰه ذو الفضل العظيم

وهٰذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا، فللّٰه الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سیکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں، یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین وشائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنھیں اس چوتھے حصّے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے، تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور

آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا، لیکن چوں کہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لیے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کرسکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط، مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی، لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چناں چہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہورہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے، حجم بھی زیادہ ہوگیا۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کرکے شائع کردیا جائے۔ چوتھے حصّے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کردینا پڑا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصّے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کرلوں گا۔ **وھو الموفق والمستعان.**

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصّے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کرلیں اور معلّم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہوجائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کرلیں گے اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبہ کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہوجائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہوجائے گی۔ قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کرسکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کی پیداوار کی

سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں، عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چناں چہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمۂ تعلیمات اور خود وزارتِ تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالبِ عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کرلیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہوچکی ہے۔ **فللہ الحمد.**

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصّے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں، کیوں کہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زبان دانی) پر خاص

زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوش گوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتبِ متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعدِ صرف ونحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امدادِ استاد سمجھ سکتا ہے۔ بہ طور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیرِ مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللّسان کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشے گوشے میں مشہور ہو چکی ہے۔ **فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء** امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے۔ فقط

ناچیز خادمِ افضل اللّسان

عبدالستار خان

۱۵؍ شعبان المعظّم ۱۳۶۲ھ

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔
۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابوابِ ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک، اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔
۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرفِ جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔
۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا ''برابر'' کے لیے یہ نشان (=)۔

ہدایات اور اشارات حصّہ اول اور حصّہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلّم حصّہ اول و حصّہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصّہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کردیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عربی کا معلّم حصّہ چہارم

سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعدِ صرف ونحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔اس حصّے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصّے کے ابتدائی اسباق میں اسمائے عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے، کیوں کہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے، حالاں کہ تمام کتبِ متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں اَرقام ہندیہ کہتے ہیں:

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کروگے کہ رقمِ عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 اور 0۔

اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جاچکے۔اب چوتھا حصّہ چوالیسویں (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

١۔ اسمائے عدد حسبِ ذیل ہیں:

الف: ایک سے دس تک: (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو: قَلَمٌ وَاحِدْ. (دیکھو حصّہ اول، درس ۲، تنبیہ ۵)

١. وَاحِدٌ: قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ: وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
٢. اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ): قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَیْنِ): وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
٣. ثَلَاثَةٌ: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ: ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
٤. أَرْبَعَةٌ: أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ: أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
٥. خَمْسَةٌ: خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ: خَمْسُ سَنَوَاتٍ
٦. سِتَّةٌ: سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ: سِتُّ بَنَاتٍ
٧. سَبْعَةٌ: سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ: سَبْعُ نِسْوَةٍ
٨. ثَمَانِيَةٌ: ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ: ثَمَانِيَ[2] نَاقَاتٍ
٩. تِسْعَةٌ: تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ: تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
١٠. عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی): عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) : عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲: اِثْنَانِ اور اِثْنَتَیْنِ میں الف ہمزۂ وصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

---

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانٍ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ۳: دیکھو ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مذکر کیلئے مؤنث اور مؤنث کیلئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

ب: گیارہ سے انیس تک:

تنبیہ۴: عددِ مرکب میں وَاحِد کی جگہ أَحَد اور وَاحِدَةٌ کی جگہ إِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

۱۱. أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	إِحْدٰی عَشْرَةَ طَيَّارَةً
۱۲. اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا[۱] عَشْرَةَ سَنَةً
۱۳. ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلَاثَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
۱۴. أَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيْكًا[۲]	أَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[۳]
۱۵. خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶. سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً
۱۷. سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[۴]
۱۸. ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوْبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹. تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً

تنبیہ۵: مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں صرف یہی اعدادِ مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالتِ نصبی وجری

---

[۱] اس کو ثِنْتَا عَشْرَةَ بھی کہتے ہیں۔ [۲] دِيْكٌ (ج دُيُوْكٌ) مرغا۔

[۳] دَجَاجَةٌ (ج دُجُجٌ) مرغ۔ [۴] دَوَاةٌ کی جمع دَوًى اور دَوَيَاتٌ۔

میں اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہا جائے گا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا. ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے دوسرا بدستور مبنی ہے۔

ج: بیس سے ننانوے تک:

تنبیہ۶: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالتِ رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالتِ نصبی و جری میں عِشْرِيْنَ، ثَلَاثِيْنَ وغیرہ پڑھیں گے۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو حصہ اول)

۲۰. عِشْرُوْنَ رَجُلًا يا مَرْأَةً	(معدود واحد اور منصوب ہے)
۲۱. أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[1]
۲۲. اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳. ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً
۲۴. أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵. خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲۶. سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً[2]
۲۷. سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸. ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[3] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً

[1] مِقْلَمَةٌ: قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں، جمع: مَقَالِمُ. [2] قرية (ج۔ قُرًى) گاؤں

[3] ثمانٍ اسم منقوص ہے، اس کا اعراب قاضٍ کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰-۹)

۲۹. تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[1]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً[2]
۳۰. ثَلَاثُوْنَ (مذکر ومؤنث دونوں کے لیے)	ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
۴۰. أَرْبَعُوْنَ	أَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۵۰. خَمْسُوْنَ	خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۶۰. سِتُّوْنَ	سِتُّوْنَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً
۷۰. سَبْعُوْنَ	سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً
۸۰. ثَمَانُوْنَ	ثَمَانُوْنَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً[3]
۹۰. تِسْعُوْنَ	تِسْعُوْنَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

د: ایک سو سے ایک کروڑ تک:

تنبیہ ۷: مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر وتانیث سے ان میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرادیا جاتا ہے۔

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَا وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلَاثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلَاثُمِائَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۴۰۰ أَرْبَعُ مِئَةٍ (أَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): أَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ أَوْ رُبِيَةٍ.

---

[1] رَغِيْفٌ (جـ أَرْغِفَةٌ) روٹی۔ [2] سیب۔

[3] نَافِذَةٌ (جـ نَوَافِذُ) کھڑکی۔

۸۰۰ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک۔

۱,۰۰۰ أَلْفٌ: أَلْفُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲,۰۰۰ أَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجری میں أَلْفَيْنِ): أَلْفَا رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۳,۰۰۰ ثَلَاثَةُ آلَافٍ (أَلْفٌ کی جمع آلَافٌ): ثَلَاثَةُ آلَافِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۴,۰۰۰ أَرْبَعَةُ آلَافٍ اسی طرح عَشَرَةُ آلَافٍ (۱۰,۰۰۰) تک۔

۱۱,۰۰۰ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفًا: أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۲,۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۳,۰۰۰ ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ أَلْفًا (۹۹,۰۰۰) تک۔

۱,۰۰,۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ أَلْفٍ: مِئَةُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۰,۰۰,۰۰۰ (دس لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ یا مَلْيُوْنٌ: أَلْفُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ یا مَلْيُوْنُ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ (مَلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ).

۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ آلَافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَايِيْنِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۸: آج کل کروڑ کو کَرٌّ بھی کہتے ہیں: كَرُّ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۹: تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْيُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لیے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰: یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَيِّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ ممیّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیّز اس وقت معرف باللام

ہوگا جب کہ وہ جمع یا اسم[1] جمع ہو اور اس میں مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ، مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ. (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:

١. خَمْسَة .... ٢. ثَلَاث ....

٣. عَشْرَة .... ٤. عَشْر ....

٥. اِثْنَا عَشَر .... ٦. اِثْنَتَا عَشْرَة ....

٧. أَحَدَ عَشَرَ .... ٨. ثَلَاثَ عَشْرَة ....

٩. خَمْسَةَ عَشَر .... ١٠. عِشْرُوْنَ ....

١١. إِحْدٰى وَثَلَاثُوْنَ .... ١٢. ثَمَانٍ وَأَرْبَعُوْنَ ....

١٣. ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ .... ١٤. تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ....

١٥. مِائَةٌ .... ١٦. مِئَتَانِ ....

١٧. مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ .... ١٨. ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ ....

١٩. أَلْف .... ٢٠. أَلْفَانِ ....

٢١. ثَمَانِمِئَةِ .... ٢٢. خَمْسَةُ الَافِ ....

٢٣. مِئَةُ أَلْف .... ٢٤. أَلْف أَلْف ....

٢٥. مَلْيُوْنُ ....

---

[1] اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے، ایک پر نہیں بولا جاتا۔

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ:

۱۔ایک لڑکا	۲۔دو لڑکے	۳۔دو لڑکیاں
۴۔تین لڑکے	۵۔چار لڑکیاں	۶۔پانچ بیل[۱]
۷۔نو گائیں	۸۔دس عورتیں	۹۔دس مرد
۱۰۔بیس روپے	۱۱۔پچیس گینیاں	۱۲۔پینتالیس کتابیں
۱۳۔پچاس مرغیاں	۱۴۔بہتر مرغے	۱۵۔سو کتے
۱۶۔دو سو گھوڑے	۱۷۔تین سو اونٹنیاں	۱۸۔پانچ سو اونٹ
۱۹۔ایک ہزار طیارے	۲۰۔ایک لاکھ سپاہی	

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو:

۷	۱۵	۱۸	۲۹	۷۵
۶۲	۴۳	۸۸	۱۰۰	۳۰۰
۸۰۰	۲,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰۰	۱,۲۰۰
۱۰,۰۰,۰۰۰				

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

---

[۱] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اِعادہ اور تشریح

ا۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں امید ہے کہ مندرجۂ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہو گے۔

الف: اسمائے عدد کے چار گروہ ہیں:

ا۔ مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں، اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

۲۔ مرکب، أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

۳۔ عقود (دہائیاں) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

۴۔ معطوف، جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں۔

ب: اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث:

ا۔ وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں، خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے، خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف۔ (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)

۳۔ عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ،

عَشْرُ نِسَاءٍ، أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور إِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْأَةً.

۴۔عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَةٌ اور أَلْفٌ کا ہے۔
(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)

ج: اسمائے عدد میں معرب اور مبنی: (دیکھو حصّہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰، اور حصّہ چہارم سبق ۵۷)

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسمائے عدد معرب ہیں، اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا، صرف اعداد مرکبہ (أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے۔ (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

د: ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

۱۔تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ (دو مرد) اس لیے ان کے لیے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد) بِنْتٌ وَاحِدَةٌ، بِنْتَانِ اثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ.
(دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱: یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِيْنَ نہیں کہیں گے، بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائے گا۔

۳۔ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا، عقود بھی اسی میں شامل ہیں۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)

۴۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور انکے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور أَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع أُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں ''ہزاروں'' اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ أُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲: اسم عدد کی تمیز یا ممیّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو:

ممیّز از عدد بر سہ جہت دان ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور

ز دہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز صد ہم الف افراد[۱] است و مجرور

تنبیہ ۳: کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور ان کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: ﴿وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا﴾[۲] اس جملے میں مِئَةً کا اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوا ہے، پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا ممیّز مذکور نہیں ہے، گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِيْنَ. مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴: اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کرسکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کررہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: أَعْطِنِيْ خمسةَ الكتب، رأيت

---

[۱] افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ [۲] اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انھوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال ٹھہرے۔ (کہف:۲۶)

ستّةَ الاف العسكريّ. ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ مِن المسلمين. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعتُ الخمسة عشر كتابا والأربعة والأربعين شاةً.

۲۔ کئی اسمائے عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: أَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَأَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً. (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَأَلْفِ سَنَةٍ. دیکھو اس مثال میں أَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ۵: قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَيْتُ الْفَرسَ بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ رُبِيَّةٍ.

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ.

الف: بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان) نَيِّف سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندي عشرون درهما ونِيفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر) اسی طرح عشرون جُنَيْهَةً و نِيفٌ.

ب: نَيِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں)

ج: نَیِّف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے، مگر بِضعٌ تنہا بھی آسکتا ہے:

عندي بضعة وسبعون درهما يا عندي بضعةُ دراهم.

د: نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے، مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: **عندنا خمسون درهما وبضعُ جُنَيْهَاتٍ.**

ھ: نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (٦) پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا	سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا، مساوی ہونا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	إِعْلَانٌ اشتہار
اِشْتِـرَاكٌ (۷) شریک ہونا، اخبار میں خریدار بننا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکّہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔
نَدُرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے، بیل
وَرَدَ (یَرِدُ) وارد ہونا، درآمد ہونا	بُسْتَانٌ (جـ بَسَاتِيْنُ) باغ
آنَةٌ (جـ آنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (جـ جَلْدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۷، مصدر ہے) جلسہ، جمع ہونا	جُنَيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب[1] ہے
سِعْرٌ (جـ أَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (جـ قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکّہ ہے جو ایک گنی کا سوٴا ہوتا ہے۔
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِيَةٌ (جـ مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی، تعداد	مَجَلَّةٌ (جـ مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ

[1] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا۔

فَلْسٌ (جـ فُلُوْسٌ) پیسہ	مَسَاحَةٌ پیمائش زمین کی
قِيمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

١. هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بارةً تُسَاوِي قِرْشًا؟	أَرْبَعُوْنَ بارةً تُسَاوِيْ قِرْشًا وَاحِدًا.
٢. كم قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُسَاوِيْ مِئَةَ قِرْشٍ.
٣. بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ"؟	اشتريتُ هٰذا الكتابَ في ثَلاثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
٤. واللّٰهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ في هٰذا الزَّمَان.	صدقتَ يَا أخي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَبِّية.
٥. غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ، فإنّ هٰذا الكتابَ نَدُرَ وُجُوْدُهُ لا يُوْجَدُ بِأَيِّ قيمةٍ وَمِنْ أَيْنَ اشْتَريتَهُ؟	اشتريتُهُ من المكتبة القَيِّمة في بمبائي وهُنَاكَ تُبَاعُ الكتبُ بِأَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَةً إِلَى المكاتبِ الأُخَرِ.[1]
٦. بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرْشًا يا سيّدي.
٧. وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَغالٍ جِدًّا، أَنَا أُعْطِيْ خَمْسَةً وعشرين قرشًا لا غَيْرُ. (صرف)	يا تُرٰى،[2] هل هو غالٍ بهٰذا الثّمن؟ أَلَا تَرٰى كيف غَلَتِ الأسواق وغَلَتِ الأشياءُ وكم زادت الأُجْرَةُ؟
٨. طَيِّب يا شيخُ! خُذِ الثَّلاثين والسّلام. (یعنی بس)	أحسنتَ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوْسَ، بارك اللّٰه فيك.

[1] أُخَرُ جمع ہے اٰخَرُ (= دوسرا) کی۔ [2] اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۳۴ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔

۹. كم كان من الحُضّار في الاِحْتِفَالِ السَّنَوِيّ[1] لِلْأَنْجُمَنِ الْإِسْلَامِيّ؟	يَكُوْنُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ أَلْفَيْنِ وَثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ.
۱۰. هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ أجرةُ الِاشتراك السّنوي في الجريدة "الفتح"؟	أَظُنُّ أَنَّ قيمة الاشتراك فيها لا يكون فوقَ خَمسينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ.
۱۱. وَمَا هِيَ أُجْرَةُ الْإِعْلَانِ؟	عن كلّ سَطْرٍ قِرْشٌ.
۱۲. كَمْ اٰتَيْتَ مِن الرّبيات لِتِلْكَ الدّارِ الوَسيعةِ؟	يا سيّدي! أعطيتُ صاحِبَهَا مِن الرّبياتِ خمسةَ اٰلافٍ وأربع مئةٍ وخمسًا و تسْعِيْنَ (۵۴۹۵).
۱۳. وما هِي مِسَاحةُ تلك الدّار؟	مساحتُها تبلغ عشرة اٰلافٍ ومِائَتَي ذِراعٍ ونيّفًا من الْأَذْرُعِ المربَّعةِ.
۱۴. وَبِكَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهُ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ رُبيّةٍ.
۱۵. وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُكَ.	صَدَقْتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيك يا أَخِي العزِيزَ.

مشق نمبر ۶۸

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.

۲. اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ[2] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

---

[1] سَنَوِيّ: سالانہ۔ [2] شُهُوْرٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ۔

۳ . فَانْفَجَرَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا .

٤ . يَا اَبَتِ اِنِّیْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا .

٥ . اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ .

٦ . لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِن اَلْفِ شَهْرٍ .

٧ . اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ .

٨ . وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ .

٩ . اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ .

١٠ . مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ .

١١ . غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ .

مشق نمبر ٦٩

اردو سے عربی

۱۔ تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
۲۔ جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
۳۔ وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو نو روپے دوں گا زیادہ نہیں۔	بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا، کتاب لے لیجیے اور پیسے دے دیجیے، مبارک ہو۔
۴۔ تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی۔

سوال	جواب
۵۔ رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
۶۔ وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جارہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائے گا۔
۷۔ اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے۔
۸۔ تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستر کروڑ ہے۔ ان میں دس کروڑ ہندوستان میں ہیں۔
۹۔ تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق نمبر ۷۰

ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:

اِشْتریتُ خَمْسَ تُفّاحاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا.

(اِشْتَرَیْتُ) فعل بافاعل یعنی (تُ) ضمیر بارز واحد متکلّم اس میں متّصل ہے۔

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔

(تفاحاتٍ) تمیز ہے خَمْسَ کی، اس لیے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اثنـي عشر) عدد مرکب ہے۔ پہلا جزو معرب ہے مجرور ہے، اس کا جرّ (ـِـ) يِ سے آیا ہے، دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے، (قِرشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس لیے منصوب اور واحد ہے، سب مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

الدَّرسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (أَوِالْوَصْفِيُّ)

ا۔تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔اب عدد ترتیبی (عددِ وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو:

الف: ا سے ۱۰ تک:

۱. الدّرسُ الْأَوَّلُ پہلا سبق	الحِكَايَةُ الْأُوْلٰی پہلی کہانی
۲. الدّرسُ الثَّانِي دوسرا سبق	الحِكَايَةُ الثَّانِيَةُ دوسری کہانی
۳. الدّرسُ الثَّالِثُ تیسرا سبق	الحِكَايَةُ الثَّالِثَةُ تیسری کہانی
٤. الدّرسُ الرَّابِعُ چوتھا سبق	الحِكَايَةُ الرَّابِعَةُ چوتھی کہانی
٥. الدّرسُ الْخَامِسُ پانچواں سبق	الحِكَايَةُ الْخَامِسَةُ پانچویں کہانی
٦. الدّرسُ السَّادِسُ چھٹا سبق	الحِكَايَةُ السَّادِسَةُ چھٹی کہانی
٧. الدّرسُ السَّابِعُ ساتواں سبق	الحِكَايَةُ السَّابِعَةُ ساتویں کہانی
٨. الدّرسُ الثَّامِنُ آٹھواں سبق	الحِكَايَةُ الثَّامِنَةُ آٹھویں کہانی
٩. الدّرسُ التَّاسِعُ نواں سبق	الحِكَايَةُ التَّاسِعَةُ نویں کہانی
١٠. الدّرسُ الْعَاشِرُ دسواں سبق	الحِكَايَةُ الْعَاشِرَةُ دسویں کہانی

تنبیہ ا: مذکورہ اعداد سب معرب ہیں، مگر أُوْلٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیوں کہ وہ مقصور ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸)

تنبیہ ۲: اعداد وصفی کی جمع ''سالم'' آتی ہے: اَلْأَوَّلُوْنَ، الثَّانُوْنَ، الثَّالثون، العاشرون تک۔

تنبیہ۳: الأوّل کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْأَخِيْرُ بھی آتا ہے: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ﴾[1]

تنبیہ۴: کبھی الأوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصّہ مراد لیا جاتا ہے اس وقت اس کی جمع ہوگی أَوَائِلُ. اسی طرح اٰخِر کی جمع أَوَاخِرُ، أَوْسَطُ (درمیانی حصّہ) کی جمع أَوَاسِطُ: أَوَائِلُ رمضانَ (رمضان کے ابتدائی ایام) أُوْلٰی (مؤنث) کی جمع أُوَلُ اور أُوْلَيَاتٌ.

ب: ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱. الدّرسُ الحَادِيْ عَشَرَ گیارھواں سبق	الحكايةُ الحَادِيَةَ عَشْرَةَ گیارھویں کہانی
۱۲. الدرسُ الثَّانِيَ عَشَرَ بارھواں سبق	الحكايةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ بارھویں کہانی

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ۵: مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد أَحَدَ عَشَرَ کی مانند فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں، مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ، في اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، في خَامِسِ عَشَرَ رمضانَ.

ج: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ تک:

مذکورہ بالا تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں) اَلْحَادِيَةُ والثَّلَاثُوْنَ (اکتیسویں) اَلْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الكتابُ الْأَوَّلُ، الدرسُ الْحَادِيْ والْعِشْرُوْنَ.

---

[1] حدید: ۳

کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا) خامِسَةُ الْبَنَاتِ.[1]

۳۔عدد وصفی میں آحَاد (اکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور أَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ. (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الألف کی جگہ وَأَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ۶: اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کرسکتے۔

۴۔عدد کے کسور (ٹکڑے، حصّے) میں سے آدھے (۱/۲) کے لیے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لیے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع أَثْلَاثٌ یعنی (۱/۳)۔

رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع أَرْبَاعٌ یعنی (۱/۴)۔

خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع أَخْمَاسٌ یعنی (۱/۵)۔

سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع أَسْدَاسٌ یعنی (۱/۶)۔

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع أَعْشَارٌ تک۔

ثُلُثَانِ (۲/۳)، ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ (۳/۴)، خَمْسَةُ أَثْمَانٍ (۵/۸)۔

تنبیہ۷: ان کسور میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ (۴/۱۱)، أَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ (۱۱/۲۰)۔

مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ (۱۱/۲۰)۔

---

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

اگر عددِ صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: أَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ (۴ ۳/۵)، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی أَرْبَعِينَ (۵ ۱۵/۴۰)۔

تنبیہ ۸: کبھی (۱/۴) کو ـ، (۱/۲) کو ~، (۳/۴) کو ≶ کی شکل میں لکھتے ہیں: مثلاً (۲ ۱/۴) کو ـ۲، (۲ ۱/۲) کو ~۲، (۲ ۳/۴) کو ≶۲ لکھیں گے۔

یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ دو دو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی[1] وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. (سوار دو دو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً.

تنبیہ ۹: ''ایک ایک'' کے لیے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور أُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لیے بولتے ہیں فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی: جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِيٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مذکر	مؤنث
ثُنَائِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلَاثِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا تین ہوں)	ثُلَاثِيَّةٌ
رُبَاعِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا چار ہوں)	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا پانچ ہوں)	خُمَاسِيَّةٌ

[1] مَثْنٰی وَثُلَاثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالتِ نصبی میں ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۲)

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو۔

اعدادِ مرکب ومعطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لیے) ذَاتُ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لیے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو۔

۷۔ ''پہلی بار، دوسری بار'' وغیرہ بتانے کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عددِ وصفی کو صفت بناؤ: مرَّةً أُوْلٰی یا اَلْمَرَّةَ الْأُوْلٰی: قرأت القراٰن المرأة الْأُوْلٰی، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح المرّةَ العاشرةَ، المرّةَ الحادِيةَ عَشْرَةَ، المرَّةَ الْمِئَةَ.

عددِ وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: أَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ، مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۱۰: مَرَّةً أُوْلٰی کو أَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرٰی اور تَارَةً أُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ''ایک بار، دوبار'' کے معنی ادا کرنے کیلئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دوبار) اور زیادہ کے لیے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگادیتے ہیں: ثَلَاثَ مرّاتٍ، أَحَدَ عشر مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ''کئی بار'' یا ''بارہا'' کے لیے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُهُ مِرَارًا (میں نے اسے بارہا دیکھا) اس معنی کے لیے كَمْ خَبَرِيّة (دیکھو سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کرسکتے ہیں: كَمْ مَرَّةٍ یا كَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ.

۱۰۔ ''کئی'' یا ''بہتیرے'' بتلانے کو بھی كَمْ خَبَرِيّة استعمال کرتے ہیں: كَمْ غُلَامٍ یا كَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰى (مؤنث ہے أَوْسَطُ کا) درمیانی	قِطَارٌ (جـ قُطُرٌ) ریل، ٹرین، اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّةٌ (جـ قَارَّاتٌ) براعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (جـ قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان، کھانے کی میز
جِدَارٌ (جـ جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (جـ حُظُوظٌ) حصّہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (جـ أَزْوَاجٌ) جوڑا، مرد یا عورت	طَابَ (ض، ی) پسند آنا، عمدہ ہونا
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے، لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا، عزت دینا، مدد دینا
سَارَ (ض، ی) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (جـ عَوَاصِمُ) پایۂ تخت	كَهْفٌ غار

مشق نمبر ۱۷

۱. إِنَّ السُّوْرَةَ الْأُوْلٰى من القراٰنِ المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ.

۲. تَعْلِيْمُ أَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ في الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْأَرْبَعِيْنَ والخامِسِ والأربعينَ والسَّادِسِ وَالْأَربعينَ.

۳. في أَيِّ سَاعةٍ تُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا؟

٤. أَتَشَرَّفُ بِالْمَجِيْءِ عِندكم في السَّاعَةِ الثّامنة إن شاء اللّٰه تعالٰى.

۵. كُنْتُ في منزلك السّاعةَ التّاسِعَةَ ورُبُعٍ وبَقِيْتُ في انتِظَارِكَ نصفَ ساعةٍ، والسّاعةَ التّاسِعَةَ وثلاثَةَ أرباعٍ خرجْتُ من الدّار.

٦. بَلْدَةُ فُوْنَا (پونا) تبْعُدُ عنَّا نَحْو خمسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ.

٧. رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ أَرْبعِ ساعاتٍ.

٨. تُقْسَمُ إِفْرِيْقِيَّةُ إلى سبعةِ أقسام: الاوّلُ يشْتَملُ علٰى بلادٍ يُرْوِيْهَا النِّيْلُ، وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ، والثّاني بلادُ المغربِ وفيه الجزائر ومَرَاكِشُ، والثّالثُ إفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجبارُ، والرابعُ إفريقيّةُ الوُسْطٰى، والخامسُ إفريقية الغَرْبِيَّةُ، و السّادسُ إفْريقية الجَنُوْبِيَّةُ وفيها بِلادُ الرَّاسِ، والسّابعُ الجزائرُ التّابِعَةُ لِهٰذِهِ القَارَّةِ.

٩. خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هٰذا البِطّيخ وأنا اٰخذُ الثُّلُثَ الأخيرَ.

١٠. قُسِّمَ ما تَرَكَ أَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ أمّي منه الثُّمُنَ (١/٨) ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ، وخُمُسًا واحدا وَجَدَتْ أُخْتي، والخُمُسَيْنِ البَاقِيَيْنِ (٢/٥) وَجَدَ أخي.

١١. يَمْشِي العسكريّونَ صباحًا ثُلَاثَ ورُبَاعَ، ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى وثُلَاثَ.

١٢. البناتُ دخلن المدرسةَ فُرَادٰى.

١٣. قرأت القراٰن مِرارًا وَفِي كُلِّ مرَّةٍ أَحْسَسْتُ كَأَنِّيْ أَقْرَؤُهُ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى.

١٤. وَرَدْتُ اليومَ في المدينة المنوّرة المرّةَ الثّامنةَ وأقمتُ هُنَاكَ شهرا وبضعةَ أيام في كلّ مرَّة.

١٥. زرتُ الشامَ المرّة الأُولٰى وأعُود إليها إن شاء اللّٰه تعالٰى مرّةً أُخرٰى.

١٦. سِرْتُ كَمْ من البُلْدان لٰكِنْ مَا رَأَيْتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتِي هي عاصِمةُ مِصْرَ.

مشق نمبر ۲ ۷

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ (أصحاب الكهف) رابِعُهُم كَلْبُهم ويقولون خَمْسَةٌ سادسُهم كلبهم.

٢. اِذْ[1] اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهما فعزَّزْنا بثالثٍ

٣. ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ.

٤. ولكم نصفُ ما تَرَكَ ازواجُكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فَلَكُمُ الرُّبُع مِمَّا تَرَكْنَ.

٥. ولَهُنَّ الرُّبُع مِمّا تركتم.

٦. وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ.

٧. يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ[2] فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ما تَرَكَ.

٨. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساء مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ.

٩. لقد جئتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خلَقْناكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

١٠. اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فی كُلِّ عامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ.

١١. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وفيها نُعِيْدُكم ومنها نُخْرِجُكُم تارةً أُخْرٰى.

مشق نمبر ۳ ۷

اردو سے عربی بناؤ

١۔ اسمائے موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

---

[1] إذْ: جب کہ　　[2] أُنْثٰی کا تثنیہ أُنْثَيَانِ یا أُنْثَيَيْنِ ہوتا ہے۔

۲۔ قرآن کی دوسری سورت سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۱/۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹے میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لیے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کیے اور چھٹی دفعہ وہ مکّہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے)۔

۱۵۔ ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لیے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:

الف: أَيَّامُ الْأُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن):

يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَحَدِ	یک شنبہ	اتوار
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْإِثْنَيْنِ	دوشنبہ	پیر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الثَّلَاثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَرْبَعَاءِ	چہار شنبہ	بدھ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْخَمِيْسِ	پنج شنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱: اکثر يَوْمُ کا لفظ بولا جاتا ہے نَهَارُ کم بولتے ہیں، کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثَّلَاثَاءُ وغیرہ۔

ب: شهور السّنةِ الإسلاميّةِ أَوِ القَمرِيّةِ:

١. اَلْمُحَرَّمُ	٢. اَلصَّفَرُ يا صَفَرُ	٣. رَبِيْعُ الْأَوَّلُ
٤. رَبِيْعُ الثَّانِيْ	٥. جُمَادَى الْأُوْلٰى	٦. جُمَادَى الْأُخْرٰى
٧. رَجَبُ	٨. شَعْبَانُ	٩. رَمَضَانُ
١٠. شَوَّالُ يا اَلشَّوَّالُ	١١. ذُو القَعْدَةِ	١٢. ذُو الْحِجَّةِ

تنبیہ۲: جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔ (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں:

اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ،[۱] صَفَرُ الْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[۲] یا الْمُرَجَّبُ[۳] (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں) شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامُ.

تنبیہ۳: محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا السَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں، لکھنے میں اس کی طرف (هـ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ۴: یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (ج۔ أَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج۔ حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج۔ حُؤُوْلٌ، أَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶/ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب کہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

ج: شهور السّنة العيسويّة أو الشّمسيّة:

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَائِرُ	جنوری (۳۱ دن)	فِبْرَائِرُ	فروری (۲۸ دن)
مَارِسُ	مارچ (۳۱ دن)	أَبْرِيْلُ	اپریل (۳۰ دن)
مَايُوْ	مئی (۳۱ دن)	يُوْنِيُوْ	جون (۳۰ دن)

[۱] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت و عزت والا۔ [۲] بے مثل۔ [۳] عظمت والا۔

يُولِيُو يا لُولِيُو	جولائی (۳۱ دن)	أَغُسْطُسُ	اگست (۳۱ دن)
سَبْتَمْبَرُ	ستمبر (۳۰ دن)	أَكْتُوبَرُ	اکتوبر (۳۱ دن)
نُوفِمْبَرُ	نومبر (۳۰ دن)	دِسِمْبَرُ	دسمبر (۳۱ دن)

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

كَانُونُ الثَّانِيْ	جنوری	شُبَاطُ	فروری
آذَارُ	مارچ	نَيْسَانُ	اپریل
أَيَّارُ	مئی	حَزِيْرَانُ	جون
تَمُّوزُ	جولائی	ابُ	اگست
أَيْلُوْلُ	ستمبر	تِشْرِيْنُ الْأَوَّلُ	اکتوبر
تِشْرِيْنُ الثَّانِيْ	نومبر	كَانُوْنُ الْأَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵: مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر، اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سال عیسوی کو اَلسَّـــنَةُ الشَّـمْـسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّـــنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

سنہ قبل المسیح (.B. C) کی طرف (ق م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (.A. D) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لیے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:

ا۔ یا تو اسے لفظ شهر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ.

۲۔ یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ يوم یا تاريخ کی صفت بناؤ: اليوم/ التاريخ الثامنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ.

سال کے لیے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: أَوَّلَ يَنَائِرَ سَنَةِ ١٩٤٤ (سَنَةِ أَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ).

جب کہنا ہو ''فلاں تاریخ کو'' تو ابتدا میں فِيْ لگادو یا عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھو: بَدَأَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْأُوْلٰى في اليوم/ التاريخ الرّابع مِن أَغُسْطُسَ یا رابِعَ أَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤. (پہلی جنگِ عظیم ۴/اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ أَواخرِ شَهْرِ سبتمبرَ ١٩٣٩.

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں، اس طرح: وُلِدَ رشِيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامِسِ عَشَرَ من شَهرِ يَنَائِرَ سنة ١٩١٦. (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵/جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ١٩٢٥. (سعید نے ۲۰/مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۶: وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰى کہا جاتا ہے، اَلْمُتَوَفِّيْ غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:

ا۔ وُلِدَ الحُسَينُ بنُ عليٍّ ﷺ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ أربعٍ. اس کے لفظی معنی ہوں گے: ''پیدا ہوئے حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب کہ پانچ

(راتیں) گذر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے۔" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے۔ اسی لیے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیوں کہ لَیَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

۲۔ قُتِلَ عثمانُ رضی اللہ عنہ یومَ الجمعةِ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلتْ من ذي الحجَّةِ سنةِ خمسٍ وثَلاثِيْنَ. (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے بہ روز جمعہ ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو)۔

۳۔ ماتَ أبُوبکرٍ الصّدیقُ رضی اللہ عنہ یوم الثلاثاءِ لِثَمانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخرٰى سنةِ ثلاثَ عَشْرَةَ. (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بہ روز سہ شنبہ جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

اِتَّکَلَ (۷- دراصل اِوْتَکَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَكَ (ن) پرونا، کوئی مسلک اختیار کر لینا
أَدّٰى (۲) ادا کرنا	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
اِنْقَضٰى (۶-ی) ختم ہو جانا	ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا، غلبہ پانا
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا، گر جانا	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا
هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا	عامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال۔ یعنی وہ سال جب کہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانۂ کعبہ =

رَبِیْعٌ موسم بہار	= ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکّہ پر چڑھائی کی تھی۔
اٰنِسَةٌ پاکیزہ دل والی، جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ''مس''	عَامِرٌ آباد
اِنْشِرَاحٌ (۶، مصدر ہے) دل کا کھل جانا، خوش ہونا	عَقْدٌ گرہ لگانا، نکاح
أُهْبَةٌ تیاری سفر کی	عُلْیَا (مؤنث ہے أَعْلٰی کا) بہت بلند
بَهْجَةٌ رونق، خوش نمائی	غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
تَشْرِیْفٌ (مصدر ہے شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا	غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی حصّہ
جُنَیْنَةٌ چھوٹا سا باغ	فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس، جلسہ	قَرِیْرُ الْعَیْنِ ٹھنڈی آنکھ والا، جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی	کَرِیْمَةٌ عزت والی، محاورے میں ''صاحبزادی'' کی جگہ بولا جاتا ہے۔
رَاقِیَةٌ ترقی یافتہ	اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی	مُجُوْسِیٌّ آتش پرست
سِیَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام	مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن	مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا
سَلْخٌ چھلکا، کھال، کیچلی	

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:

١. وُلِـدَ سيّـدُنَا محمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ (ﷺ) بِـمـكَّـةَ عامَ الفيلِ في اليومِ الثاني عَشَـرَ مـن ربيـعِ الأوّلِ المطابقِ التاسِعَ والعِشْرِيْنَ من شهرِ أَغُسْطُسَ سنةِ ٥٧٠ م (سَبْعِيْـنَ وخـمـس مـائَةٍ) وَاصْـطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيْغِ رسالَتِهٖ إلى الـنّاس لمّا بَلَغَ (ﷺ) أَرْبَـعِيْـنَ، فَـدعَا قومَهُ إِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سنةً، لٰـكِـنْ ما اٰمَنَ مِنْهُمْ إِلَّا قلِيلٌ، بَلْ اٰذَوْهُ وَأَرادُوْا قَتْلَهٗ فَهَاجَرَ بأَمْرِ اللّٰهِ تعالٰى إلى الـمَـدِيْـنَةِ وَوَصَلَ إِلَيْهَا لِستَّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شَهرِ يُوْلِيُوْ سَنةِ ٦٢١ م (إحدٰى وعشـريـن وسِتّمِائَةٍ) ومن هُنَا بَدَأَتِ السّنةُ الهجريّةُ، فَنَصَرَهُ اللّٰه تـعـالٰـى في المدينةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الكُفْرِ والضَّلالِ بأُصُوْلِهَا من جميعِ الـعـربِ، وسَلَكَهُمْ فِيْ دِيْنٍ واحدٍ دينِ الإِسْلَامِ وجعل كَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ العُلْيَا فِـيْ مُدَّةِ عَشْرِ سِنِيْنَ، ثمّ تُوُفِّي قَرِيْرَالْعَيْنِ بِيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّانِيْ عَشَرَ من ربيعِ الأوّلِ سـنـةِ ١١هـ (إحدٰى عَشْرَةَ مـن الهجرة) صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأصحابهٖ وأَتْبَاعِهٖ أجمعين.

٢. أَعْـدَدْتُ أُهْبَةَ السَّـفَـرِ لِـلْـحِـجَـازِ في غُرَّةِ شهرِ ذي الْقَعْدَةِ الحَرَامِ سَنةِ ١٣٦١هـ (إِحْـدٰى وَسِتّيْـنَ وثَلَاثِمِئَةٍ وألف مِن الهِجْرَةِ) وَوَصَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ الْـمعظَّمَةِ في مُنْسَلَخِ ذٰلك الشّهر وأدَّيتُ الحجّ تَاسِعَ ذي الحِجَّةِ الحرام ومَـكَـثْـتُ هُـنَـاكَ قـلـيلًا ثـمّ خـرَجْتُ من مكةَ إلى الْمَدينةِ لزيارةِ المسجدِ الـنَّـبـويّ وقبرهٖ (ﷺ) أوّل الـمـحـرّمِ الـحـرامِ سـنـةِ ١٣٦٢هـ (سنة اثْنَتَيْنِ وسِتّيْنَ وثَلَاثِمِئَةٍ بعدَ الأَلْفِ).

٣. وصلَنا كتابُكُمُ العزيزُ المُؤرَّخُ بيومِ الِاثْنَينِ الثّالثِ عشر من المحرّمِ الحرامِ سنة ١٣٦٣هـ الموافق ١٠/ يَنَائِرَ سنةِ ١٩٤٤م وهُو جوابٌ لِرِسالَتِنا إليكُمُ المؤرَّخَةِ بيومِ الثّلَاثاء سلخِ ذي الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢هـ.

٤. عَمْرُو بْنُ العاصِ المُتوَفّٰى سنة ٤٣[1] للهجْرَةِ هو الّذي فَتَحَ مِصْرَ في السنةِ العِشْرِيْنَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضي الله عنهما.

٥. وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه في النِّصفِ من رمضانَ سنةِ ثَلَاثٍ من الهجرةِ، وهو أَصَحُّ ما قِيْلَ في وِلادته.

٦. الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ رضي الله عنه هو أوّلُ خليفةٍ دُعِيَ بأميرِ المؤمنين، ظهر الإسلامُ يومَ إِسلامِهٖ ولذلك لُقِّبَ بالفاروق، كان عالما فقيهًا تَقِيًّا لم يبلغ أحدٌ في العدل والعقل وتدبير الممالك وحسن السّياسةِ إلٰى دَرَجَتِهٖ، قال ابن مسعود رضي الله عنه: أَحْسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة أَعْشَارِ العلم، ملأ العالَمَ بالأمن والعدل، طَعَنَهُ أَبُوْ لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوْسِيُّ بالمدينة يوم الأربعاء لأربعٍ بقِيْنَ من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين وماتَ أوّلَ المحرّم سنة ٢٤ ودُفِنَ بجانب قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

٧. تُوُفِّيَ أَبِيْ (رحمه الله) بمكّةَ المكرّمةِ في التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذي الحجّة الحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨هـ (سنةَ ثمانٍ وثلاثِمِئةٍ بعدَ الْأَلْفِ) حِيْنَ كنتُ أنا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ تَقْرِيْبًا.

٨. اِبْنِي الْأَكْبَرُ محمّدٌ وُلِدَ صَباحَ الْجُمُعَةِ التّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رَابعَ عَشَرَ أَغُسْطُسَ ١٩١٣م.

[1] الثالثةِ والأربعينَ يا ثلاثٍ وأربَعِيْنَ.

۹. يَبْتَدِئُ فصلُ الرّبيع من أَحَدٍ وعشرين اٰذار (مارس) والصَّيْفُ من ۲۱/ حَزِيْرَانَ (يُوْنِيُوْ) والخريفُ من ۲۱/ أَيْلُوْلَ (سبتمبر) والشِّتاءُ من ۲۱/ كانونِ الأوّلِ (دسمبرَ).

۱۰. أَخْبَرَتْنَا الْجَرَائِدُ مِنْ لَنْدَنْ أَنَّ في الحربِ العَالَمِيّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَر ۱۹۳۹م إلى سبتمبر ۱۹٤٤ قد انْهَدَمَتِ البُيُوْتُ بالقَنَابِلِ فَوْقَ أَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ (٤٠,٠٠,٠٠٠) في إِنْكَلْتَرَا وَحْدَهَا، أمّا في رُوْسِيَّا وبِلْجِيْكَا وفَرَانْسَا وإِيطَالِيَا وبُولَنْدَا ويُوْنَانَ وَالْمَجَرِّ وَأَلْمَانِيَا وَمَا عَدَاهَا من مَمَالِكِ أُوْرُوبّا الرَّاقِيَةِ فَلَا عَدَّ وَلَا حَدَّ. وَقِسْ عَلٰى هٰذَا أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاك مئاتِ ألفِ نُفُوْسِ الْمُحَارِبِيْنَ وغَيْرَ الْمُحَارِبِيْنَ، فَنَعُوْذُ باللّٰه مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ.

۱۱. صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزّوَاجِ:

الحمد للّٰه على نِعَمِهٖ، وبَعْدَ الاِتّكالِ عَلَيهِ سُبْحَانَهُ عَزَمْنَا علٰى عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنَا رشيدٍ مع الآنِسَة جميلةَ كَرِيْمَةِ الْخَوَاجَا عبد اللّٰه الدهلوي في جُنَيْنَةِ الحفَلَاتِ بشارِعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقعِ في الرابعِ عَشَرَ من شَهر ربيعِ الأوّلِ سَنَةِ ۱۳٦۳هـ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفكُمْ لَنَا ولِلاِحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ. لَا زِلتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الْأَفْرَاحِ.

الدّاعي مُخْلِصُكُمْ

فُلان

مشق نمبر ۷۵

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۳٦۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل

گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یک شنبہ ۳/ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰/ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر تبصیر الرحمن کے مصنّف حضرت مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں، جن کی وفات بتاریخ ۸/ جمادی الاخریٰ ۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰/ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵/ جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا، پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں ان شاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحب زادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفل نکاح بتاریخ ۲۱/ شعبان المعظّم ۱۳۶۵ ہجری، بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔

امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمّل کر دیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

خلیل

أَجِبِ الأَسْئِلَةَ الآتِيَةَ بالعَرَبِيَّةِ.

۱. متٰى وُلِد محمَّدٌ رسولُ اللّٰه ﷺ ومتٰى تُوُفِّيَ؟

۲. متٰى توفّي أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه ومَن جَرحه وأين دُفِنَ؟

٣. هل تعلم تاريخ وفاة سيّدنا أبي بكر الصّديق رضي الله عنه؟

٤. من أيِّ تاريخ بدأت السّنة الهجريّة؟

٥. بَيِّنْ أسماء الشهور الشّمسيّة عند أهل الشام وأهل مِصْرَ؟

٦. متٰى يبتدئ الربيع في مِصْرَ؟

٧. هل تعلم كَم من البيوت انهدمت في إِنْكلترا في الحرب العالمية الماضيَة؟

مكتوبٌ من أبٍ إلٰى ابنٍ لهٗ يُوَبِّخُهٗ علٰى نُقصان دَرَجات[1] السُّلوك[2]

ولدي العزيزَ!

سلامٌ عليك ورحمة اللّٰه وبركاته.

قد جاء ني من قِبَلِ[3] رئيس المدرسة شهادةً[4] ثلاثة الأشهر الماضية، مشتملةً علٰى ما تستحقّه من الدّرجات في تلك المُدّة. فرأيت أَنّ درجاتِ شُغلِك جيّدةٌ مرضيّة، ولٰكنّ درجات سُلُوكك قليلةٌ رديئة؛ لأنّها ثلاثٌ من عَشْرٍ فقط. ومن البديهيّ[5] أَنّ هٰذا أمرٌ هَيْهَاتَ[6] أَنْ يَقَعَ عندي مَوقِعَ الاستِحسَان؛ فإنّ العلوم التي تتلقّاها وإن كانت ضُروريّةً، ليست بشيء في جانب (بمقابلہ) التهذيب وإِنّي بعد الاختبار[7] الطويل والتّجربة المديدة وقفت علٰى أَن لا فائدة في التعليم ما لم يَقْتَرِنْ[8] بالتّهذيب؛[9] لِأَنّ

---

[1] دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ [2] سلوك: چلنا، چال چلن۔ [3] طرف سے۔
[4] گواہی، رپورٹ۔ [5] بديهيٌّ: ظاہر، کھلی بات۔ [6] بعید ہے، ناممکن ہے۔
[7] آزمائش۔ [8] اِقْتَرَنَ: قرین اور متّصل ہونا۔ [9] شائستگی، درست کرنا۔

الإنسـان لا يُعَدّ إنسانا، فَضْلًا[1] عَـنْ أَنْ يُّـعَدَّ مُسلمًا إِلّا إذا حَسُنَتْ أخلاقه وكَـمُـلَـتْ صفاته، ويا لَلْأَسَفِ![2] إِنّ تهـذيـب الأخـلاق في عصرنا هٰذا قد أصبح مَسْكُوْتًا[3] عـنه في أكثر المَدارس. وَلِذا[4] يا بُنيّ! لم أُرْسِلْك إلّا إلى الـمـدرسة التي طـار صِيْتُهَـا[5] فـي حُسْـنِ التـعـليم والاعتنـاء[6] بـالْآداب والتهـذيـب، لِتُـصـلِـحَ نـفسَك وتهـذّبَ أخلاقَكَ، فَإِن أردت أن تُرْضِيَنِيْ وتُزِيْلَ اٰثارَ سُخُطِي فاجتهد حتى تنالَ دائمًا أعلٰى درجةٍ في السّلوكِ؛ فإِنّ هٰذا يُهِمّنِي[7] أكثرَ من العُلوم.

والسلام

والدك عُبَيْد اللّٰه

ا۔ اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائے کہ۔ ۲۔ نہایت افسوس ہے۔

۳۔ سَكَتَ ـُ خاموش ہونا، اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔
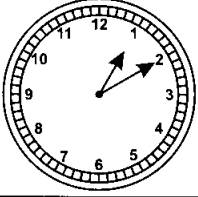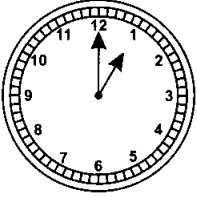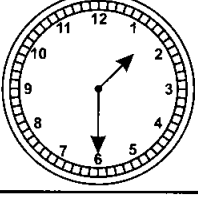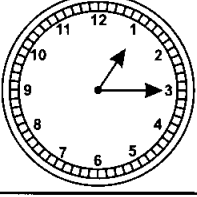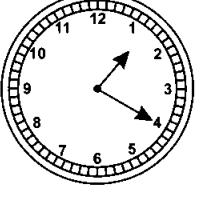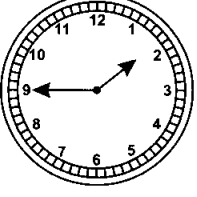
۴۔ اسی لیے۔ ۵۔ آوازہ۔ ۶۔ توجہ دینا۔ ۷۔ أَهَمَّ: اہم سمجھنا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو ’’کتنے بجے ہیں؟‘‘ تو کہا جائے گا: کَمِ السَّاعَةُ؟ (السَّاعةُ کَمْ؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السَّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گئے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

أَخْبِرْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ؟

السَّاعَةُ واحِدَةٌ تَمامًا (ٹھیک ایک بجا ہے)	السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعَشْرُ دَقَائِقَ (ایک بج کر دس منٹ)
السَّاعَةُ واحِدَةٌ ورُبُعٌ (سوا بجا ہے)	السَّاعَةُ واحِدَةٌ ونِصْفٌ (ڈیڑھ بجا ہے)
السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثلاثةُ أَرْبَاعٍ يا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبُعًا (ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)	السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثُلُثٌ يا السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً (ایک اور تہائی یا ایک بج کر بیس منٹ)

تنبیہ ۱: سَاعةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (=۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی سَاعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لیے بھی یہ لفظ آیا ہے: ﴿اقتربت السَّاعَةُ﴾ .
منٹ کو دقیقة (جـ دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانية (جـ ثَوَانٍ یا الثَّوَانِيْ) کہا جاتا ہے۔
گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السَّاعة یا إِبْرَةُ السَّاعةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائے گا، تو جواب مختلف طور سے دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے: متٰی ذهبتَ یا تذهبُ إلى المدرسة؟ تو جواب ہوگا: ذهَبْتُ یا أَذْهَبُ إلى المدرسة ساعةَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسَّاعَةَ العاشرةَ والنصفَ یا في الساعةِ العاشرة والنِّصْفِ. (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَهارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) أَفْطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح جِئتُ صَباحًا، مَساءً، ضُحًى، ظُهْرًا، عِشاءً وغیرہ۔
لَيل، نَهار، صَباح اور مَساء پر في لگا کر بھی بولا جاتا ہے: في اللَّيل والنّهارِ.
ظهر، عَصر، عشاء اور ضُحًى پر لفظ وَقْتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاءنِيْ أَخُوكَ وَقْتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ.
گذشتہ کل کو أَمْسِ (کبھی بِالْأَمْسِ) اور پرسوں کو أَوَّلَ أَمْسِ یا قَبْلَ أَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: أَتَيْتُكَ أَمْسِ وأَوَّلَ

أَمسِ و سَاٰتِيُكَ غدًا و بعدَ غدٍ إن شاء اللّٰه تعالٰی.

تنبیہ۲: لفظ أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَيْلَة پر لفظ ذَاتَ بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِيتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبَاكَ فِي المسجدِ. (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)، ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

تنبیہ۳: اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے، اس کا کچھ بیان سبق (۴۳) میں تم پڑھ چکے ہو۔ تفصیل سبق (۶۲) میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائے گا: كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ كم سنةً أَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا: عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سنةً یا أَنَا ابْنُ خمسَ عَشْرَةَ سنةً. کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: هو ابنُ عشرينَ (وہ بیس سال کا ہے) هي بنتُ خمسينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (ا) اچھا کام کرنا	حِفْظٌ (س۔مصدر) حفاظت، نگہبانی
اَلْأَشُدُّ قوت، سنِ بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	رَوَاحٌ شام

أَفَاضَ (ا-ی) بہانا، جاری رکھنا	سَوّٰی (۲-ی) برابر کرنا، درست کرنا، بنانا، کرنا، (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشّٰی (۴-ی) رات کا کھانا کھانا	صِغَرٌ چھٹپن، بچپن
تَغَدّٰی (۴-و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ (ض،ی) زندہ رہنا
تَمَدّٰی (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدّٰی بنالیتے ہیں) دراز ہونا، لیٹ جانا	غُدُوٌّ صبح
تَمَشّٰی (۴-ی) ٹہلنا، چلنا	كَلَّا ہرگز نہیں، خبردار
جَمْعًا اِکٹھا	كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا، بنانا
حَــقَّــقَ (۲) ثابت کرنا، تحقیق کرنا، کہنے کے مطابق کردکھانا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈّا
مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈّا	

مشق نمبر ۷۶

١. هَل عِنْدَكَ ساعةٌ يا سعيد؟	نَعَم يا سَيِّدي عِندي ساعةٌ.
٢. الآن كم السّاعةُ؟	السـاعةُ عـنـدي خـمـسٌ وعشر دَقَائقَ.
٣. فـي أي سـاعَةٍ خـرجـتَ مـن البيت؟	خَرجْتُ الساعةَ الخامسةَ إلّا رُبُعًا.
٤. كيف تَعرِف السّاعَةَ والدّقيقة؟	أعـرف السـاعةَ بـالـعَقْرب الصّغيرة والدقيقة بِالكَبيرة.

٥. طَيِّب! وهل في ساعتك إِبْرة الثّواني؟	نَعَم، يا سَيِّدِي! فيها إِبْرة الثواني.
٦. هَلْ تَعلم كَم ثانيةً تُساوِيْ دقيقةً؟	ستون ثانية تساوي دقيقة.
٧. وَكَمْ دَقِيقة تُسَوِّي ساعَةً؟	ستّون دقيقة تُسَوِّي ساعةً.
٨. كم من السّاعاتِ تُكَوِّنَ اللّيلَ والنَّهارَ؟	أربع وعشرون ساعةً تُكَوِّنُ اللّيْل والنّهارَ.
٩. هَلْ يَستَوي اللّيلُ وَالنّهار دائِمًا؟	كلّا! ليس كذٰلك بل يَكُون النّهار أطولَ في الصّيف واللَّيل أَطْوَلَ في الشِّتاء.
١٠. أَحْسَنْتَ! شُفْ[1] كم الساعةُ الأٰن يا بُنَيَّ؟[2]	يا سَيِّدي! الأٰنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقيقةً.
١١. أَحْسَنْتَ! وهل تَتَذّكر كَم سنةً عمركَ؟	نعم! عمري اليوم أربع عشرة سنة وستة أشهر وبضعة أيام.
١٢. هل بلغ أخوك الكبير أَشُدَّهُ؟	نعم! هو (ما شاء اللّٰه) في السنةِ العشرين اليومَ.
١٣. وكم سنة عمر أُختك الصّغرٰى؟	يا سيّدي! في الشهر الأٰتي هي تبلغ التسع من السنين.
١٤. وهل بلغَتْ كريمةُ عمّك حَسَنْ باشا عَشْرَ سَنَوَاتٍ؟	أظن أَنّها لم تبلغ عشرًا، بل هي في السنة التاسعة إلى الأٰنِ.

[1] شُفْ (دیکھ) امر ہے، شَافَ يَشُوْفُ (= دیکھنا) سے۔
[2] میرے پیارے بیٹے۔

١٥. أحسنت وأَجْمَلْتَ! بارَكَ اللّٰه فيك.	وأنت يا أُستاذي الشفيقَ! أدام اللّٰه فُيُوضَكَ.
١٦. يا سعيد! إني سُرِرْتُ بفهمك في صِغَرِك، وأرجو أنّك إذا بلغت أَشُدَّك ستكون شابًّا نافعًا للقوم.	اٰمين! حقّق اللّٰهُ رجاءَك وجعلني خادما للإسلام والمسلمينَ.

مشق نمبر ۷۷

١. ركِبْنا طائرةً من مطار بمبائي صباحًا بعد[1]ما صلّينا الفجر وأكلنا الفطور وشربنا الشّاي، وطارت الطيارة ساعةَ سبعٍ وعشرِ دقائِقَ وما بَرِحَتْ تطير حتى بلغت محطةَ الطيارات في دهلي ساعةَ اثْنَتَي عشرة تمامًا، فنزلنا من الطيارة وأدّينا الأُمورَ اللّازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدينا و تمدّينا قليلا للاستراحة، ثمّ صلّينا الظّهْرَ والعصرَ جمعًا ثمّ رَجعنا من دهلي في نفس تلك الطّيارة (اُسی طیارے میں) ساعة ثلاثٍ ونصفٍ، فَوَصَلْنا إلٰى منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّينا المغرب والعشاء جمعًا وأكلنا العَشَاءَ (وتَعَشَّيْنَا) وتَمَشّينا قليلًا ثُمَّ عُدْنَا إلى حجرة النّوم، فسُبْحَان الذي سَخّر لنا البحرَ والبَرق والرّياحَ ويُفِيْضُ علينا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرَّوَاح.

٢. يكون طُلوع الشمس في اليوم السابع والعشرين من سبتمبر الساعةَ

---

[1] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد۔ اس جملے میں مَا مصدریہ ہے، جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵)

٥ و ٥٠ دقيقةً (الساعة الخامسَة وخمسينَ دقيقةً) والغُروبُ الساعة ٦ و ٥٦ دقيقةً.

٣. طلعت الشمسُ اليومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ، وَغَرَبتْ ساعة سَبْعٍ واثْنَتين وَأَرْبَعِين دَقِيْقةً.

٤. كان عِندِي شابٌّ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ العُمر أكثر من سبع عشرة سنةً.

٥. عُمْرُ أَخِي الأكبر خمسٌ وعشرونَ سنةً وأَحَدَ عَشَرَ شهرًا ويَبلغُ في أَواسِطِ رَمَضَانَ الْاٰتِي سِتًّا وعشرين إن شاء اللّٰه تعالٰى.

٦. هذا الغلام ابنُ عَشْرِ سنين وتلك أخته الكبيرة بنتُ خمس وعشرين.

٧. ماتَتْ جَدّتُهُ (رحمها الله) في أَواخِرِ السّنة الماضية، ولها من العُمر مائة سنةٍ ونَيّفٌ.

٨. عاش جَدّي قَرنًا كامِلًا وتُوُفِّيَ (رحمه الله) في السنة الماضِية في رَجَبَ وَلَهُ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة.

٩. قدم القائد الأعظم محمّد علي جناح إلٰى دهلي أوّلَ أمس لِيَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّورٰى فاستَقْبَله المسلمون استقبالًا عظِيمًا.

١٠. سنُسافِرُ من بمبائي غدًا أَوْ بعد غدٍ إِنْ شاءَ اللّٰهُ تعالٰى.

مشق نمبر ٧٨

اردو سے عربی بناؤ

١۔ آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں۔
٢۔ کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔

٣۔ اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں۔
٤۔ مدرسہ کتنے بجے کھلتا[1] ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
٥۔ اور کب بند[2] ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
٦۔ تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
٧۔ تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
٨۔ گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
٩۔ شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
١٠۔ اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
١١۔ تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے ان شاء اللہ۔
١٢۔ تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
١٣۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
١٤۔ شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے! اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
١٥۔ اچھا! امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

[1] یعنی کھولا جاتا ہے: تُفْتَحُ. [2] یعنی بند کیا جاتا ہے: تُغْلَقُ.

مكتوبٌ مِنْ ابْنٍ إلى أبيه فِي الاِستِعْذارِ[1]

وَالِدِي السَّيدَ المحترمَ

اَلسّلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاتهُ.

وَبعد أَداءِ ما فُرِض عليّ من الخضوعِ[2] والاحترام، أَعْرِضُ يا مولايَ أَنّه قد أتاني كتابكَ العزيز المؤرخ بيوم الأربعاء الرابع عَشَرَ من شهر شعبانَ المعظم ١٣٦٤هـ على حينِ غفلةٍ، وحالَما[3] فَضَضْتُه استروحتُ[4] من طَيِّه[5] ريحَ العتاب فشرعت في قراءته بين الرَّجاء والخوف، وإذا[6] بِوَمِيضِ[7] السُّخط يلُمع من خِلالِ[8] عِباراتِهِ فرَاعني[9] هول ذاك الموقفِ[10] الرهيب وسَالتْ مدامِعي[11] نَدَمًا، لا لِكَوْني أَهْملتُ بعضَ الواجبات بَل لِأَنّي أسخطتُ[12] والدي الحَنُونَ[13] فلذا أقبلتُ على نفسي أَلُومُها لما أَلْبَسْتُنيهِ[14] لَدَيكَ[15] من رِداءِ[16] الخَجَل ولكن أَمَلِي يا سيّدي مِنْكَ أَنّك تَغْفِرُ لي هٰذهِ الهفوةَ، لِما تراني من شدّة النَّدامَةِ عَليهِ. وها[17] أَنا ذا طالبٌ دُعاءَكَ الصَّالِحَ. ولله[18] عليَّ عهدٌ أَنّك لا تَرٰى منّي بعدها إلّا ما يَسُرُّك بِمَنِّهٖ وكَرمِهٖ.

وَلَدُكَ الخادِمُ

عبد الرَّحمٰن

---

۱ عذرخواہی۔ ۲ انکساری۔ ۳ حَالَمَا: جونہی۔ ۴ اِسْتَرْوَحَ: سونگھنا۔ ۵ طَيٌّ: تہ۔

۶ إذا اس جگہ مفاجات کیلئے ہے یعنی ناگہاں۔ ۷ وَمِيض: شرارہ، چمک۔ بِـ زائد ہے۔ ۸ درمیان، درز۔

۹ راعَ (يَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا۔ ۱۰ موقف: مقام، رهيب: خوفناک۔

۱۱ مدامِعُ: جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے۔ ۱۲ أَسْخَطَ: غصّہ دلایا۔

۱۳ حَنُون: مہربان، بڑا محبّت کرنے والا۔ ۱۴ ضمیر راجع ہے ما موصولہ کی طرف جو "لما" میں ہے۔

۱۵ لَدٰی: نزدیک، لَدَيْكَ: تیرے پاس۔ ۱۶ رِداءٌ: چادر۔ ۱۷ ها أنا ذا: "یہ میں ہوں" محاورہ ہے۔

۱۸ اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الحروف

۱۔حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنی بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے، پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں، اس لیے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعانی کہلاتے ہیں اور حروف الھجاء (ا، ب، ت، وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المبانی (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں، اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

۵۔حروف عاملہ کے اقسام حسبِ ذیل ہیں:

الف: حروف الجر یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف):

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں۔ذیل کے شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بـا و تـا و کـاف و لام و واو و مُـنـذُ ومُـذُ و خَلَا
رُبَّ، حَـاشَـا، مِـنْ، عَـدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

ا۔ بِـ (سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لیے آتا ہے: كَتَبْنَا بِـالْـقَـلَـمِ، طُبِـعَ الكتابُ بِمِصْرَ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ [۱]، بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

بِـ زائد بھی ہوتا ہے: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ [۲]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے بھی آتا ہے: ذهـب حـامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا) ذهـب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِـ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہو گئے۔

۲۔ تَـ قسم کے لیے آتا ہے جو لفظ اللّٰه کے ساتھ مخصوص ہے: ﴿تَـاللّٰهِ لقد اٰثرك اللّٰهُ علينا﴾ [۳]

۳۔ كَ تشبیہ کے لیے: العلمُ كالنّور (علم روشنی کی مانند ہے)۔

۴۔ لِـ یا لَـ [۴] (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰهِ، ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ والارضَ﴾ [۵] قُوْمُوْا لِقُدُوْمِ الْأُسْتاذِ، قلتُ لِزيدٍ، هذا الكتاب لِخالدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَهٗ، لَكُمْ.

۵۔ وَ قسم کے لیے: وَالـلّٰهِ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ، ﴿وَالشَّـمسِ﴾، ﴿وَالـقمرِ﴾،

---

۱ تو اللہ نے انکے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا۔ ۲ کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟ (زمر:۳۶)

۳ اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ (یوسف:۹۱)

۴ لام قسم کے لیے بھی آتا ہے: لِـلّٰهِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے: لَـعَمْرُكَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے۔ ۵ انعام:۷۹

کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی ''بہتیرے'' یا ''بعض''، اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں:

وَبَــلْدَةٍ لیس بــهـا أَنِــيسٌ
إِلَّا الْيَــعَــافِيْــرُ وإِلَّا الــعِيــسُ

تنبیہ۱: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

۶۔ رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ كريمٍ لَقِيتُهُ. (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ إشارةٍ أَبْلَغُ من العبارة.

۷، ۸۔ مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لیے آتے ہیں: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ یا مُنْذُ يومِ الجُمعةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

۹۔ مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب): سِرْتُ مِنْ بمبائي إلى كلكتّة (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوقِ ما شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے) ﴿فَمِنْكم كافرٌ ومنكم مُؤْمِنٌ﴾[1] یعنی بعضکم کافِرٌ وبعضکم مؤمنٌ. ﴿مِمَّا[2] (= مِنْ مَا) خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا﴾[3] (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِن شفيعٍ.[4] هَل لكم مِنْ نصِيرٍ؟

۱۰۔ فِيْ (میں، بارے میں، بسبب): الكتابُ فِي الدَّرْجِ.[5] تَكَلَّم زَيدٌ في

---

[1] تغابن: ۲۔ [2] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے۔ [3] نوح: ۲۵۔

[4] ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ [5] دَرْجٌ (ج أَدْرَاجٌ) میز کا خانہ۔

أَخِيهِ. (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النّارَ في هِرَّةٍ. (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

۱۱۔ عَنْ (سے، طرف سے): خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ، أَعْطَيْتُه الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ، رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔ عَلٰى (پر، باوجود): اِجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ، ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ﴾[۱] (بے شک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحبِ مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

۱۳۔ إِلٰى (تک، طرف): سافرتُ من الهند إلٰى مكّةَ، تَوَجَّهْتُ إلى الكَعْبَةِ.

۱۴۔ حَتّٰى (تک، یہاں تک کہ، تا کہ): ﴿حَتّٰى مَطْلَعِ الفجرِ﴾[۲] قَدِمَ الحاجُّ[۳] حتّى المُشاةِ[۴] (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ ۲: دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اس وقت جارہ نہیں ہوگا، بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنَا حَتّٰى أُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تا کہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

۱۵، ۱۶، ۱۷۔ حاشا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنی ہیں ''سوا'') یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لیے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلَا زيدٍ، حاشا زيدٍ، عَدَا زيدٍ (زید کے سوا سب لوگ آگئے)۔

ب: الحروف المُشَبَّهَةُ بِالْفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):

إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ. یہ چھ حروف ''إِنَّ اور اس کے أَخَوَات'' بھی

---

[۱] رعد: ۶ [۲] قدر: ۵

[۳] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [۴] مُشَاةٌ جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔

کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور "حروف مشبہ بالفعل" بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے، إِنَّ اور أَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَیْتَ بالکل لَیْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق (۲۵) اور (۳۷) میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

۱۔ إِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: إِنَّ رَبَّكَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. مگر قَالَ اور اسکے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: ﴿قال اِنه یقول اِنّها بقرةٌ صفراءُ﴾[1] قَالَ کے بعد أَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا۔ یہ خاص طور پر یادرکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً أَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے، لیکن خاص مقامات میں إِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ یعلم اِنّك لَرَسولُهٗ واللّٰه یشهد اِنّ المنافقینَ لكٰذِبون﴾.[2]

تنبیہ ۳: إِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے: إِنّ زیدا حاضرٌ کے معنی وہی ہیں جو زیدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں۔

۲۔ أَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا، بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے:

---

[1] اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے۔ (بقرہ:۶۹)

[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا پیغامبر ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔ (منافقون:۱)

سمعتُ أَنّ زيدًا شجاعٌ (= سمعت شجاعةَ زيدٍ) لفظی معنی ہیں: "میں نے سنا کہ زید بہادر ہے" مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سنی" اس سے معلوم ہوا کہ أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُؤَوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدرِ مؤوّل "سَمِعْتُ" کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ أَنَّكَ شُجاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجاعَتُكَ)[1] اس میں شجاعتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴: اس جگہ ایک نحوی معمہ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

أَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ.

اس جملے میں تمھیں کئی مغالطے نظر آئیں گے: اول یہ کہ جملے کے شروع میں أَنَّ مفتوحہ آ گیا ہے۔ دوم یہ کہ أَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہیے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اسکا حل یہ ہے کہ أَنَّ یہاں حرف نہیں ہے، بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضی ہے، دراصل أَنَنَ (آواز نکالنا)[2] ہے۔ زیدٌ اسکا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ كَرِيْمٍ میں كَ حرف جر ہے اور رِيْم (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔"

یاد رکھو کہ کبھی إِنّ اور أَنّ کو مخفّف (ساکن) کر کے إِنْ اور أَنْ بولتے ہیں۔ اس وقت إِنْ شرطیہ اور إِنْ نافیہ سے إِنْ مخففہ کو ممتاز کرنے کے لیے خبر پر لام تاکید (لَـــ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: إِنْ زيدٌ[3] یا

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ [2] کراہنے کی آواز نکالنا۔ [3] بیشک زید عالم ہے۔

زیدًا لَعَالِمٌ. لیکن أَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا: علمتُ أَنْ زَیدٌ عالِمٌ.[1] أَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

إِنَّ اور أَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔
إِنْ مخففہ اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: ﴿اِنْ کَانَتْ لَکَبِیرةً﴾[2] اور ﴿اِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ﴾[3] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ أَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے تاکہ أَن ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: ﴿عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنکم مَرْضٰی﴾[4] ﴿لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسالاتِ رَبِّهِم﴾.[5]

وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ ینفعہ
أَنْ سَوْفَ یَأْتِي کلُّ ما قُدِرَا [6]

۳۔ کَأَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے آتا ہے: کَأَنَّ هٰذَا الْکَلْبَ أَسَدٌ.[7]

تنبیہ۵: کَأَنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بہ لَمْ پر داخل ہوتا ہے: کَأَنْ لَمْ یَرَهٗ أَحَدٌ.[8]

---

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی۔ (بقرہ:۱۴۳)

[3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ (شعراء:۱۸۶)

[4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ (مزمل:۲۰)

[5] تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ (جن:۲۸)

[6] اور جان لے، کیوں کہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے کہ عن قریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر أَنْتَ کی مستتر ہے۔ أَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے، شعر میں یہ بات جائز ہے۔

[7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

۴۔ لَعَلَّ (شاید، امید کہ) ترجی یعنی امید کے لیے آتا ہے: لَعَلَّ ابنَكَ تَقِيٌّ (امید کہ تیرا لڑکا پرہیز گار ہے)۔

۵۔ لَيتَ (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لیے آتا ہے:

أَلَا لَيتَ الشَّبابَ يعودُ يومًا
فأُخبِرَهُ بِما فعَلَ المَشِيبُ [۱]

۶۔ لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لیے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہوجاتا ہے اسے دور کرنے کے لیے: جاء الحاجُّ لٰكنّ أَباكَ ما جاء. جاءَ الحاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آ گیا ہے لكنَّ إلخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیہ ۶: لٰكِنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہوجاتا ہے: ﴿اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾ [۲] (سنو! بے شک وہی فسادی ہیں، لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے)۔

ج: حروف النفي: مَا، لَا اور لَاتَ.

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ﴿ما هذا بشرًا﴾ [۳] لا رجلٌ أفضلَ منكَ. لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔ کبھی لا پر تَ بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: ﴿لَاتَ حِينَ مَنَاصٍ﴾ [۴] اس میں اسم محذوف ہے اور حِينَ خبر ہے جس کو

---

[۱] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے اسکی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب "لیت" کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اسکی خبر ہے۔ فأُخبِرَهُ تمنی کے جواب میں آیا ہے اسلیے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اسکی تفصیل آئیگی۔ [۲] بقرہ: ۱۲ [۳] یوسف: ۳۱ [۴] ص: ۳

نصب دیا گیا ہے، اصل میں ہے لاتَ الحِینُ حِینَ مَناصٍ. (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷: تم نے سبق (۲۰-۳، ۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ إِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸: لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے، لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

مَا استفہامیہ (کیا چیز) (دیکھو درس ۱۳)

مَا موصولہ (جو کچھ) (دیکھو درس ۴۲)

مَا ظرفیہ (جب تک) (دیکھو درس ۳۷)

ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

د: لا لِنَفْيِ الجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لیے):

یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لا رَجُلَ في الدّار (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ في مال البخيل لنفسه[1] لا حولَ ولا قوّةَ إلّا بالله.[2]

ھ: حروف النِّداء (پکارنے کے حروف): يا، أَيا، هَيَا، أَيْ اور أَ.

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے: يا زيدُ، يا رجلُ. اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: يا عبدَ اللّٰهِ، کبھی غیر معین

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لیے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔

[2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

شخص کو پکارا جاتا ہے اس وقت بھی منادیٰ کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یَــا رجُلًا! خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف ندا میں یَــا کثیر الاستعمال ہے جو منادیٰ قریب وبعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ أَيَا اور هَيَا بعید کے لیے اور أَيْ اور أَ قریب کے لیے مخصوص ہیں:

أَيَـا جَبَـلَـيْ نَـعْـمَـانَ بـاللّٰـه خَلِّيَـا نسيـمَ الصَّبا يخلُصْ إلَيَّ نَسيمُها[1]

.....☆.....☆.....

أَجَـارَتَـنَـا إِنَّـا مُقيـمَـانِ هٰهُـنَـا[2]

تنبیہ ۹: حروف ندا کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا، مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لیے ان کا بیان اگلے سبق میں حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

و: الحروف النّاصِبَة المضارع: أَنْ، لَنْ، كَيْ اور إِذَنْ (يا إِذًا).

یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسِـبُ أَنْ تَذْهَبَ اليَوم إِلٰى لاهور، ﴿لَـنْ نَصْبِرَ علٰى طَعَامٍ واحِدٍ﴾،[3] تعلَّمْتُ القرآنَ كَيْ أَعْمَلَ بِه،[4] إِذًا تُفْلِحَ.[5]

---

[1] اس شعر میں جبـلـي تثنیہ ہے اصل میں جَبَـلَـيْـنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا اور منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نـعـمان غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ باللّٰه قسم ہے۔ خَلِّيَا امر حاضر تثنیہ ہے از خَلّٰی (چھوڑ دینا، کوئی کام کرنے دینا)۔ نسيم (ہلکی ہوا)۔ صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خَلَصَ يَخلُصُ (إِلَيهِ پہنچنا) یہاں يخلصْ مجزوم ہے کیوں کہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں: اے نعمان کے دو پہاڑو! اللہ کے لیے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوش گوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔

[2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہوجائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، جـارة مؤنث ہے جـارٌ (پڑوسی) کا، منادیٰ مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔ [3] بقرہ:۶۱

[4] میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں۔ [5] تب تو تو فلاح پائے گا۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق (۲۰-۴) میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰: أَنْ کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیوں کہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: أُحِبُّ أَنْ تقْرَأَ کے معنی ہوں گے أُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

ز: الحروف الجازمة المُضارع: لَمْ، لَمَّا، لام الأمرِ، لَا النَّهيِ اور إِن.

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہیے) لا تَذْهَبْ (تو مت جا) إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ان حروف کا بیان سبق (۲۰) میں مفصّل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱: إِنْ (= اگر) حرفِ شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ إِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ''اگرچہ'' اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَأَذْهَبُ إلى المدرسة وإِنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لیے ''وَلَوْ'' بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لیے آتا ہے: ذهبتُ إلى المدرسة ولو لَمْ تَذْهبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲: مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

الحروف الغَیْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آ جائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آ گئے ہیں:

واو، فــا، ثُــمَّ، حَتّٰــی، لَا و بَــلْ
أَوْ و إِمَّــــا، أَمْ ولٰــکِــنْ بےخلل

تنبیہ ۲: عَطْف کے معنی ہیں ''مائل کرنا'' جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

۱۔ واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ وعَمْرٌو. اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید وعمرو دونوں شامل ہیں۔

۲۔ فَـ (پھر) جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لیے آتا ہے: جَاءَ حمیدٌ فرشیدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَـ (اس لیے کہ، کیوں کہ) سبب بتلانے کے لیے بھی آتا ہے اس کو فاء السَّببیة کہتے ہیں اور وہ اکثر إِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَأْ القُرْاٰنَ فَإِنَّهُ یَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لیے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

۳۔ ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لیے آتا ہے: ذهب قاسِمٌ

ثُـمَّ هاشمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جب کہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

۴۔ أَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لیے: خُذْ هٰذا أَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

۵۔ أَمْ (= یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: أَ هٰـذَا أَخُوكَ أَمْ ذاكَ؟ ایسے موقع پر أَوْ نہیں بولیں گے۔

۶۔ إِمَّــا (= یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: الثَّـمَـرُ إِمَّـا حُـلْـوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

۷۔ لٰكِنْ استدراک کے لیے (دیکھو سبق ۴۹، لٰــكِنَّ): حَـضَـرَ التَّلَامِـذة لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ.

تنبیہ ۳: لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے۔

۸۔ لَا (نہ): أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ کہ بد کی)۔

۹۔ بَــلْ (بلکہ) اِضراب کے لیے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: ما ذهبَ حامِدٌ بل خالدٌ.

۱۰۔ حَتّٰی (تک) انتہا کے لیے آتا ہے: قَـدِمَ القافلةُ حتّى المُشاةُ. (قافلہ آ گیا پیدل چلنے والے تک آ گئے)۔

تنبیہ ۴: حَتّٰی کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کیلئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اسکا بیان درس (۲۰) میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔ حروف الاستفہام (استفھام = دریافت کرنا):

أ اور ھَلْ یہ دو حروفِ استفہام ہیں۔ أَ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور ھَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أ زیدا رأیت؟ أ رأیت زیدًا؟ أ لَمْ تَرَ زیدًا؟ ھل زیدٌ حاضرٌ؟ ھل رأیت زیدًا؟

۳۔ حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں:

نَعَمْ	بَلٰی	إِيْ	أَجَلْ
جَلَلْ	جَیْرِ	إِنَّ یا إِنَّهُ	لا

ا۔ نَعَمْ (ہاں، جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مثبت ہو خواہ منفی: ھَلْ جاءَكَ زَیْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا ''ہاں زید آیا'' اور أما جاءكَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا ''زید نہیں آیا''

۲۔ بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لیے بولا جاتا ہے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا ﴿بَلٰی﴾ (ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

۳۔ إِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: ﴿اِیْ وَرَبِّیْ﴾ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے، اس کو مختصر کر کے إِيْ وَ (إِيْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

۴، ۵، ۶، ۷۔ أَجَلْ، جَلَلْ، جَیْرِ، إِنَّ یا إِنَّهُ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقولونَ[1] لِي: صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا　　خَبِيرٌ، أَجَلْ! عِندي بِأَوْصافِهَا عِلْمٌ

.....☆.....☆.....

قالوا:[2] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ: جَلَلْ

.....☆.....☆.....

أَتَقْتَحِمُ[3] الْمَنُونَ؟ فَقلتُ: جَيْرِ

.....☆.....☆.....

ويَقُلْنَ:[4] شَيْبٌ قَدْ عَلَا　　كَ وقد كَبِرْتَ فقلتُ: إِنَّهُ

۸۔ لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جاء زَيْدٌ؟

جواب ہوگا ''لَا'' یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔حروفِ نفی: مَا (نہیں) لَا (نہیں) إِنْ (نہیں):

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: ما زيدٌ قائمٌ ولا عمرٌو

---

[1] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اَوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سَبَبِيَّة ہے یعنی ''کیوں کہ۔'' أَنْتَ مبتدا ہے اور خبير جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بِوصفها جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرفِ جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عندي ظرف ہے اس لیے وہ مبتدا نہیں ہوسکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأوصافِها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا: وہ کہتے ہیں: اس عورت کے اوصاف بیان کر کیوں کہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔

[2] انھوں نے کہا: تو نے تو موتی کی لڑیاں پرودی ہیں، میں نے کہا: بجا (فرمایا)۔

[3] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا: ہاں ہاں! اِقْتَحَمَ (ض) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا۔

[4] وہ کہتی ہیں: بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہوگیا ہے، تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متّصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے كَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کردیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں ''إِنَّهُ'' ہے جو حرفِ ایجاب ہے۔

جالِسٌ، ما أكلْتُ ولا شربتُ، ما عليه شيءٌ وَلَا عَلَيْكَ[1] لیکن إنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: ﴿إنْ هٰذا اِلَّا ملَكٌ كَرِيمٌ﴾.[2]

إنْ نافیہ کی خبر پر إلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ إنْ مخففہ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) اور إنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹، ج)۔

تنبیہ ۶: اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ ما فِيش بولتے ہیں جو مَا فِيهِ شَيْءٌ کا مخفّف ہے۔ اس سے صرف ''نہیں'' کے معنی لیتے ہیں: عندي ما فيش كتاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ما عليه شيءٌ کو مخفّف کر کے ما عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۔ حروف المصدریہ: أنْ، لَوْ، مَا اور أنَّ:

پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور أنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِي أَنْ تصْدُقَ[3] (=يَسُرُّنِي صِدْقُكَ) أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[4] (=أُحِبُّ نَجَاحَكَ) تيقَّظْتُ قَبْلَ مَا يَجِيْءُ وَنِمْتُ بعدَ ما ذَهَبَ[5] (=قَبْلَ مَجِيْئِهٖ وَبَعْدَ

---

[1] نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔ [2] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ۔ (یوسف: ۳۱)

[3] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچّائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔

[4] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔

[5] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

ذَهَابِه) بَلَغَنِيْ أَنَّكَ نَاجِحٌ[1] (=بَلَغني نَجاحُكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُؤَوَّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُؤَوَّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔ حروف التحضیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) أَلَا، هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا:

ان سب کے معنی ہیں ''کیوں نہیں۔''

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں:

أَلَا تُعَلِّمُ. هَلَّا تُعَلِّمُ. أَلَّا تُعَلِّمُ ابْنَكَ. ﴿رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾[2] ﴿لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ﴾[3]

تنبیہ ۷: حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر فــ داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَأَصَّدَّقَ پڑھا۔ یہ أَصَّدَّقَ دراصل أَتَصَدَّقَ باب تَفَعُّل سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶)

۷۔ حروف الشرط: لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا):

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا

---

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔

[2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی۔ (منافقون: ۱۰)

[3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ (حجر: ۷)

جاتا ہے: ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾[۱]. ﴿وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ﴾[۲].

لَوْمَا الْإِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِيْ
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءُ [۳]

تنبیہ ۸: لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے ''اگر چہ'': اِبْتَغُوا الْعِلْمَ وَلَو كَانَ بِالصِّينِ[۴] وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آ جاتا ہے۔

تنبیہ ۹: اور تم نے پڑھا ہے کہ لو لا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ فـ داخل ہوتا ہے۔ (دیکھو تنبیہ ۷)

۸۔ حرف الردع: كَلَّا (ہرگز نہیں، بیشک)

ردع کے معنی ہیں ''جھڑک دینا'' یا ''انکار کر دینا'': ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾[۵] (ایسا ہرگز نہیں (بلکہ) عن قریب تم (حقیقت حال) جان لو گے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا (بے شک) کے معنی میں آتا ہے: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾[۶] (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

---

[۱] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ (کہف: ۷۷)

[۲] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ (بقرہ: ۲۵۱)

[۳] اِصَاخَةٌ مصدر ہے أَصَاخَ يُصِيْخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغل خور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے: اگر نہ ہوتی چغل خوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔

[۴] علم تلاش کرو اگر چہ وہ چین میں ہو۔　[۵] تکاثر: ۳　[۶] علق: ۶

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف):

سَـ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَأَقْرَأُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوْفَ أَقْرَأُ (عن قریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید (تاکید کے حروف):

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق (۲۰ ب) میں پڑھ لیا ہے: لَأَكْتُبَنَّ، لَأَكْتُبَنْ.

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبُ غَدًا إِلٰى لَاهور، ﴿اِنَّه لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾[1] (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قولِ فیصل ہے) ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾[2] (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

۱۱۔ حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف): أَلَا، أَمَا اور هَا.

ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار، سنو": ﴿اَلَا اِنَّ نصرَ اللّٰه قريبٌ﴾[3]، أَمَا! وَاللّٰهِ لَأُعَاتِبَنَّهٗ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) هَا! إِنَّ عَدُوَّكَ بِالباب (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ ۱۰: أَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔

(دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)

۱۲۔ حرفي التفسير (تفسیر کے دو حروف):

---

[1] طارق: ۱۳ [2] توبہ: ۱۲۸ [3] بقرہ: ۲۱۴

أَيْ اور أَنْ تشریح وتفسیر کیلئے مستعمل ہوتے ہیں: جَاءَ الحَسَنُ أَيْ أخُوكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) ﴿نَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰإِبْرَاهِيمُ﴾[۱] (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم)۔

۱۳۔حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف):

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لیے بول دیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَـا، لَا، مِنْ، بِـ اور لِـ.

۱۔ إِنْ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مـا إِنْ مَـدَحْـتُ مُـحَـمَّـدًا بِمَقَالَتِي
لٰـكِـنْ مَـدَحْـتُ مَـقَـالَتِـيْ بِمُحَمَّدٍ[۲]

۲۔ أَنْ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: ﴿فَلَمَّا أَنْ جاءَ البشيرُ﴾[۳].

۳۔ مَـا إِذَا کے بعد اور مَتٰـى، أَيْنَ، أَيٌّ اور إِنْ کے بعد، جب کہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارہ (بِـ، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے بعد بھی زائدہ ہوتا ہے: إذا مـا ابتُلِيْتَ فـاصبِرْ[۴] مَتٰى ما تُسَافِرْ أُسَافِرْ[۵] ﴿اَيْنَمَا (=أَيْنَ مَا) تُوَلُّوْا فَـثَمَّ[۶] وَجْـه اللّٰهِ﴾[۷] أَيُّمَا (=أَيُّ مَا) الرّجلُ جَاءَكَ فَـأَكْرِمْـهُ،[۸]

---

[۱] صافات:۱۰۴ [۲] یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (ﷺ) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے۔ اس میں مَا کے بعد إِنْ زائد ہے۔

[۳] پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔ اس جگہ أَنْ زائد ہے۔ (یوسف:۹۶)

[۴] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ [۵] جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

[۶] ثَمَّ: وہاں، اُدھر۔ [۷] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ (بقرہ:۱۱۵)

[۸] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔

﴿فَإمَّا (=فَإنْ مَا) یاتینّکم مِنّی هُدًی﴾[1] ﴿فَبِمَا رحمةٍ من اللهِ لِنتَ لَهُمْ﴾[2] ﴿عَمَّا (عَنْ مَا) قليلٍ لَيُصْبِحُنَّ نادِمين﴾.[3]

تنبیہ ۱۱: آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمّق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً إذا کے معنی ہیں ''جب'' اور إذا مَا کے معنی ہیں ''جب بھی یا جب کبھی۔'' أَيْنَ کے معنی ہیں ''کہاں یا جہاں'' اور أينما کے معنی ہیں ''جہاں کہیں۔''

۴۔ لَا کبھی أنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی أُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: يٰاِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ[4] ﴿لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾.[5]

تنبیہ ۱۲: دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لیے نہیں گئے ہیں۔

۵۔ مِنْ إنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: إنْ مِنْ قريةٍ إلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ[6] ﴿كَمْ[7] مِنْ فِئَةٍ[8] قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللهِ﴾.

۶۔ بِـ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: ما زيدٌ يا ليس زيدٌ بكاذبٍ.

---

[1] پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ (بقرہ:۳۸)

[2] پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لیے نرم واقع ہوئے ہو۔ (آل عمران:۱۵۹) لَانَ يَلِيْنُ: نرم ہونا۔

[3] تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے۔ (مؤمنون:۴۰)

[4] اے ابلیس! تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں أَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، أَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔

[5] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (بلد:۱)

[6] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن، و) گزرنا۔

[7] خبر یہ ہے۔　[8] فِئَةٌ (جـ فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت، ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں۔ (بقرہ:۲۴۹)

۷۔ لَ ﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ رَدِفَ بذات خود متعدی ہے رَدِفَكُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳: حروفِ زائدہ میں چند حروفِ جارّہ بھی داخل ہیں، زائد ہو تو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴: بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائے گی۔

اَلدَّرْسُ الحَادِي وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے، مزید وضاحت کے لیے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:

۱۔ إِنْ چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ نافیہ ۳۔ مخففہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ إِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ''اگر'' یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے، مضارع کو جزم دیتا ہے: إِنْ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

۲۔ إِنْ نافیہ کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ غیر عاملہ ہے: ﴿اِنْ انا اِلّا نذیرٌ﴾[1] اس کی خبر پر إِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳۔ إِنْ مخففہ اصل میں إِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (لَـ) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: إِنْ زیدٌ یا زَیْدًا لَقَائِمٌ. (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۴۔ إِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، بعض اوقات مَا کے بعد زائد ہوجاتا ہے: ما إِنْ قرأتُ[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ ۲۔ مخففہ ۳۔ مفسّرہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مبدل کردیتا ہے: أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ. (دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹۔ہ)

---

[1] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔ (اعراف: ۱۸۸)

[2] میں نے نہیں پڑھا۔

۲۔ أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلمتُ أَنْ سَتُفلِحُ. (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۳۔ أَنْ مفسّرہ ''یعنی'' کے معنی میں آتا ہے، غیر عاملہ ہے: نَادَيْتُهُ أَنْ يَا يُوسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے یوسف)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲)

۴۔ أَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے، اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوكَ. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳۔ مَا پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے: ۱۔ حرفیہ اور ۲۔ اسمیہ۔

پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ نافیہ عاملہ ۲۔ نافیہ غیر عاملہ ۳۔ مصدریہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾[1] (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۲۔ مَا نافیہ غیر عاملہ، یہی کثیر الاستعمال ہے: ما زيد قائم. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)

۳۔ مَا مصدریہ، اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (=قبل طلوع الشمس)[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)

۴۔ مَا زائدہ کے معنی نہیں لیے جاتے: عَمَّا (=عَنْ مَا) قَلِيلٍ نكون فائزين.[3] (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ موصولہ ۳۔ ظرفیہ

۱۔ مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۲۔ مَا اسمیہ موصولہ: أَرِنِي مَا عِنْدَكَ. (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)

۳۔ مَا اسمیہ ظرفیہ: أَقُومُ ما قام الأستاذ.[4] یہاں مَا کے معنی ہیں ''جب تک''

---

[1] یوسف: ۳۱ [2] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے، یعنی طلوعِ آفتاب سے پہلے۔

[3] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

[4] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں، اسلیے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۷-۶)

۴۔ لَا (نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:

۱۔ لَا نافیہ غیر عاملہ ہے، عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲۔ لَا ناہیہ عاملہ ہے، فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ. (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)

۳۔ لَا بمعنی لَيْسَ عاملہ ہے، لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لا رجلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۴۔ لَا لِنَفْيِ الجِنْسِ عاملہ ہے، اسم کو فتحہ (ـَ) دیتا ہے: لَا رَجُلَ في الدّار (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔د)

۵۔ لَا عاطفہ غیر عاملہ: رأيتُ زَيدًا لَا عَمْرًا. یہاں لَا حرفِ عطف ہے اس لیے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶۔ لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے، غیر عاملہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۳)

۷۔ لَا زائدہ بھی ہوتا ہے، اس وقت اسکے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ مصدریہ۔

۱۔ لَوْ شرطیہ: لو أَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَراحَ القاضِي.[۱] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۲۔ لَوْ مصدریہ: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ (= أُحِبُّ نجاحَكَ).[۲] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

---

[۱] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

[۲] میں چاہتا ہوں کاش! کہ تو کامیاب ہو جاتا، یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔

تنبیہ ۱: لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں ''اگرچہ'': السخيّ حبيب اللّٰه ولو كان فاسقًا.[۱]

۶۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱۔ تخضیضیہ ۲۔ شرطیہ

۱۔ تخضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِيْ مَعَنَا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲۔ شرطیہ: لَوْلَا القراٰنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ في الظُّلُمَاتِ.[۲] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۷۔ لام (لِـ یا لَـ) چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ لام جارہ ۲۔ لام الامر ۳۔ لام كَي ۴۔ لام تاکید پہلی تین قسم کے لام مکسور[۳] پڑھے جاتے ہیں، لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱۔ لام جارہ اسم کو جر دیتا ہے، کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۴)

۲۔ لام الامر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَأْ وَلْيَكْتُبْ.[۴] (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳۔ لامِ كَي کے معنی ہیں ''تاکہ'' یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: أَسْلَمْتُ لِأُفْلِحَ. (دیکھو سبق ۲۰۔ ۴)

۴۔ لام تاکید اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: إِنَّ زيدًا لقائمٌ، ﴿لقد يَسَّرْنا القُراٰن﴾[۵] لَأَكْتُبَنَّ مكتوبًا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۸۔ واو کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ واو عاطفہ ۲۔ واو قسمیہ ۳۔ واو رُبّ ۴۔ واو حالیہ ۵۔ واو معیہ ۶۔ واو اِستیناف۔

۱۔ عاطفہ ''اور'' کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے، غیر عاملہ ہے۔

---

[۱] سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ [۲] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔

[۳] لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا فا آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۴)

[۴] اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔ [۵] قمر: ۱۷

۲۔ واوالقسم عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾.[1]

(دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۵)

۳۔ واوِ رُبَّ عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: و بلدةٍ سِرْتُ.[2] (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴۔ واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے: جاء زید وهو راکب. (دیکھو سبق ۴۳۔ ۱۱)

۵۔ واوِ معیہ مَعَ کے معنی میں آتا ہے، عاملہ ہے، اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتُ والشارعَ الجديدَ. (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ (دیکھو سبق ۴۴۔ ۷)

۶۔ واوِ استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): ﴿لِنُبَيِّنَ لكم وَنُقِرُّ في الاَرْحامِ[3] ما نشآءُ﴾.[4] اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَيِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا، بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلّق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۹۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جارہ ۲۔ ناصبۃ المضارع ۳۔ عاطفہ۔

۱۔ حتّٰی جارہ (تک): أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حتّٰی رأسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲۔ حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ) مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰی أَفْهَمَ القرآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔

(دیکھو سبق ۲۰)

---

[1] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ (تین: ۱)

[2] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔

[3] أَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْم کی یعنی بچہ دانی، یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

[4] تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کی) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ (حج: ۵)

۳۔ حتّٰی عاطفہ (تک، یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: أَکَلْتُ السَّمَکَةَ حتّٰی رأسَهَا (میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی) اس مثال میں حتّٰی حرفِ عطف[۱] ہے۔ اسی لیے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آ گیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حتّٰی جارہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کرلو۔

[۱] دیکھو سبق ۵۰ تنبیہ ۳۔

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

بقیہ چند حروف

ا۔ اَلْ (حرف التعریف)

ا۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے:

ا۔حرف التعریف ۲۔اسم موصول ۳۔زائدہ۔

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہوتو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے۔

۳۔معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:

ا۔ **لَامُ الْعَهْدِ الخارجي**: جس لام کا مدخول متکلّم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: **جاء الأمير**[1] جب کہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلّم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۲۔ **لام العهد الذهني**: جس لام کا مدخول صرف متکلّم کے ذہن میں ہو: **جاء الأمير**[2] جب کہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلّم کو ہو۔

۳۔ **لام الجنس**: جب اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: **اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ من المرأة**[3] یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے اس میں افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

---

[1] اور [2] دونوں جگہ انگریزی میں The لگایا جاتا ہے۔

[3] اس جگہ The نہیں آئے گا Man is better than woman۔

۴۔ **لام الاستغراق**[1]: جب کہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں ہو: ﴿اِنّ الانسان لفی خسرٍ اِلّا الذین اٰمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ﴾[2] (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

تنبیہ ا: لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لیے اس میں استثنا (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلُ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

(دیکھو درس ۴۲-۶)

۵۔ جو اَلُ اسم علم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیوں کہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے، لیکن ہر ایک اسم علم پر اَلُ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: **الحسن، الخَليل، الفضل، العبّاس، النُّعمان، الحارث** کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اہلِ زبان سے ایسا سنا گیا ہے، مگر **المحمّد، المحمود** نہیں کہا جاتا ہے۔

اکثر ملکوں کے نام پر اَلُ زائدہ لگایا جاتا ہے: **الشام، الروم، الهند، الباكستان، العرب، اليمن، الفرنسا** وغیرہ، لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلُ آتا ہے: **مكّة، مصرُ، بَغْدادُ، لاهور** وغیرہ پر اَلُ داخل نہیں ہوتا، البتہ **المدينة** پر اَلُ لگایا جاتا ہے کیوں کہ **مَدِيْنَةٌ** تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح **القاهرة** پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

---

[1] لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "All" یا "Every" بولا جاتا ہے۔

[2] عصر: ۲، ۳

۲۔ همزة الوصل و همزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ ہمزۃ الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے، لکھنے میں باقی رہتا ہے اور ہمزۃ القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ہمزۃ الوصل ہے (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں):

۱۔ اَلْ کا ہمزہ۔

۲۔ اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی: ۱۔ اِنْفَعَلَ ۲۔ اِفْتَعَلَ ۳۔ اِفْعَلَّ ۴۔ اِفْعَالَّ ۵۔ اِسْتَفْعَلَ ۶۔ اِفْعَوْعَلَ ۷۔ اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں ۱۔ اِفْعَنْلَلَ اور ۲۔ اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۃ الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ ہمزۃ القطع ہوگا:

باب أَكْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، أَفْعَلُ التفضيل (دیکھو سبق ۲۴) اور أَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ، نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ ہمزۃ القطع ہے۔

تنبیہ ۲: ہمزۃ الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہوجاتی ہے اس لیے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کردیا جائے: اَلْإِسْمُ کو اَلِاسْمُ (=اَلِسْمُ)، فِي الْإِمْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

۳۔ التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تائے مبسوطہ (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کیساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ.

مگر فَعَلَتْ کی تائے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱ تنبیہ ۴)

تائے مربوطہ (ۃ) زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَأَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ.

کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے، ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا، اس (ۃ) کو تائے وحدت کہتے ہیں۔

کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے: علّامة، فَهَّامَةٌ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس کو تائے مبالغہ کہیں گے۔

کبھی صیغۂ منتہی الجموع[1] میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أُسْتَاذٌ کی) زَنَادِقَةٌ (جمع زِنْدِيقٌ کی)۔

کبھی اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی یہ (ۃ) لگائی جاتی ہے: أَشَاعِرَةٌ (جمع أَشْعَرِيٌّ کی) حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

کبھی کسی حرف کے عوض میں (ۃ) بڑھا دی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض (ۃ) آخر میں لگادی گئی ہے، شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض (ۃ) لگادی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: لفظ کے درمیان تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی شکل یکساں ہوجاتی ہے: فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، اِمْرَأَةٌ، اِمْرَأَتَانِ وغیرہ۔

---

[1] منتہی الجموع کے معنی ہیں "جمعوں کی انتہا" اس لیے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی۔ (دیکھو سبق ۵۷-۳)

مشق نمبر ۹۷

تنبیہ۴: ذیل کی عبارت میں ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار الـمَدرسةَ العاليَةَ امروٌ علّامة، ومعه ابْنُهُ ورجلان اثنان وامرأتان اثنتانِ وابـنةٌ صغيـرةٌ اسمها عزيزةُ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقا[1] وأكـرمهـم إكراما بليغا،[2] ثـمّ دار معهم الرئيسُ[3] وأَرَاهُمْ غُرْفةً[4] غرفةً من الـمدرسة، فلـمّا نظروا في جميع شُؤُوْنِ[5] المدرسة[6] بـإِمْعَانِ[7] الـنّظَر اطْمَأَنَّ قلوبهم وازْدادُوا[8] ابْتِهاجًا،[9] وأُعْجِبواْ[10] بحسن الِانتظام إعجابًا.[11] وقُبَيْل الخروج من المدرسة ألقت سيدة منهم خطبةً أَمام التلامذة، قائلةً:[12] أيّهـا التلامذة الأعزّة! اجتهدوا في طلب العلم، فَإِنّه لا ينجح في الِامتحان إِلّا مـن اجتهد قبل الْأَوَانِ،[13] واعـلـمـوا -أسـعـدكـم الله- أَنّه لا سعادة إِلا بـالانقياد للاساتذة والِارْتقاء في العلوم الدّينيّة والعقليّة، وعليكم بتَحْلِيَةِ[14] أنفسـكـم بـالـفضائل والاجتناب عن الرّذائل،[15] وأكـرمـوا أبويكم وأَحِبُّوا إِخـوانَـكم وأَخواتِكم، ولا تباغضواْ[16] ولا تحاسدواْ[17] ولا تنابزواْ[18] بالألقاب، بِئْسَ الِاسْمُ الفسوْقُ[19] بعـد الْإِيمـانِ. والسلام علٰى مَنِ اتّبَعَ القراٰنَ.

---

[1] اونچے درجے کا۔ [2] انتہا درجے کا۔ [3] دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے کیوں کہ اوپر اس کا ذکر ہوجانے سے مخاطب سمجھ لے گا کہ کونسا رئیس ہے۔ [4] کمرہ۔ [5] شُؤُوْن جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔

[6] المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسۂ عالیہ۔ [7] نظرِ غور سے۔

[8] ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَل سے یعنی زیادہ ہونا۔ [9] خوش ہونا۔

[10] أَعْجَبَ خوش کرنا أُعْجِب اس کا مجہول ہے۔اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔

[11] مفعول مطلق ہے۔(دیکھو سبق ۴۳) [12] حال ہے یعنی کہتی ہوئی۔ [13] عین وقت۔ [14] آراستہ کرنا۔

[15] بد خصلتیں۔ [16] باہم بغض نہ رکھو۔ [17] باہم حسد نہ کرو۔ [18] بدلقب نہ رکھو۔ [19] گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸ (الف)

۱۔ عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

۲۔ حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

۳۔ حروفِ جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

۴۔ اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

۵۔ وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۶۔ واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

۷۔ فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

۸۔ إِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے، ہر معنی کے لیے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

۹۔ أَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟

۱۰۔ مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

۱۱۔ ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

۱۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

۱۴۔ حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

۱۵۔ اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۶۔ لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

۱۷۔ تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَأَقْسَامُهَا

إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

ا۔دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تامّ یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مسند الیہ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مسند کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملۂ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں، اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔
اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جَالِسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مسند۔اسی طرح جَلَسَ الولدُ جملۂ فعلیہ ہے، اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ)، پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملۂ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملۂ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہوسکتا ہے اور مسند بھی، دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جَالِسٌ بھی اسم ہے۔مگر فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند ہونے کی۔

أَقْسَامُ الْجُمَل

۴۔ تم نے حصہ اول سبق (٦) میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو۔　　　۲۔ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔

یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: **المدرسةُ مفتوحةٌ** یا **فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ**. دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ، دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچّی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ انشائیہ جسکا مفہوم تصدیق وتکذیب کے قابل نہ ہو: **اِقْرَأْ یا وَلَدُ، لا تجلسي یا بنتُ**. ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب کیوں کہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ **(الجملة الإنشائية)** کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ امر: ﴿اقیموا الصَّلٰوةَ﴾[1]

۲۔ نہی: ﴿لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾[2]

۳۔ استفہام: ﴿ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ یوسفُ﴾[3]

۴۔ تمنی (آرزو): **لَیتَ الشَّبابَ یعود.**

۵۔ ترجی (امید): ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾[4] (اُمید ہے کہ اللہ

---

[1] بقرہ: ۴۳　　[2] لقمان: ۱۳　　[3] یوسف: ۹۰　　[4] طلاق: ۱

اس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)۔

٦۔ندا: يا تلامذةُ! فُزْتُمْ إِنِ اجْتَهَدْتُمْ.

٧۔عرض: یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِيْدَ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

٨۔قسم: ﴿تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾[1] (واللہ! میں تمہارے بتوں پر داؤ چلاؤں گا)۔

٩۔تعجب: مَا أَحْسَنَ فاطمةَ (فاطمہ کتنی خوب صورت ہے!)۔

١٠۔عقود:[2] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہوجاتے ہیں: بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةً (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کردیا) قَبِلْتُ (میں نے قبول کرلیا)۔

١١۔شرط: إِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام عَليك.

مشق نمبر ٨٠

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

١۔ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(لَا تَنْسَوُا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متّصل، أنتم کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اسلیے محلاً مرفوع ہے۔

---

[1] انبیاء: ۵۷ [2] عُقُوْد جمع ہے عَقد کی یعنی گرہ، گانٹھ۔

(الفَضْلَ) مصدر ہے، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔

(بَيْــنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۴-۴) ہے، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے، متعلق فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(كُمْ) ضمیر مجرور متّصل، مضاف الیہ ہے، محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوْسُفُ؟

یہ جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام، حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔

(كَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، إِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ كَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے، پہلی ضمیر کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے اس لیے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائے گا کیوں کہ تاکید کا اعراب مؤکد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)۔

(یوسفُ) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے، غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ قَالَ أَنَا يُوْسُف.

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متّصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر

ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(أَنَا) ضمیر واحد متکلّم مرفوع منفصل، مبنی ہے، مبتدا ہے اس لیے محلاً مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا، اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:

مكتوبٌ في تَهْنِئَةِ العِيد

بسم الله الرحمٰن الرحيم

إلٰى حضرة الوالدِ المكرّمِ،

السَّلام عليكم ورحمة الله وبركاتهُ،

بِعيدِ الفطرِ ذي البَركاتِ أُهْدِيُ
لِحَضْرَتِكَ الهَنَاءَ[1] مع السَّلام
وأَرْجُو أن يعودَ بِكُلِّ عزٍّ
وإِقْبالٍ عَليك بكلّ عام

وبعدُ، فَإِنّي لَوِاسْتَعَرْتُ[2] من حسّانَ[3] فصاحته ومن بديعِ[4] الزّمان بلاغتَه

---

[1] مبارک بادی، خوش گواری۔　[2] اِسْتَعَارَ: عاریت لینا۔

[3] حسان بن ثابت المتوفی سنہ ۵۴ھ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

[4] بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشا پرداز ہے جس کی کتاب ''مقامات ہمدانی'' مشہور ہے۔

لَـمَـا قَـدَرْتُ عـلٰـى وصف مـا في الفُؤاد[1] مـن عـظيـم الشوق وعواطف[2] الاحتـرام، كيف لا؟ ولسـان البـلاغة يَعْـجِـز عن شكـر أَيَـادِيْكَ[3] التي غَمَرَتْني[4] سِجَالُها،[5] واتّسع[6] في ميدان الكرم مَجَالُها.[7]

يـا مولاي! مـع اعْتـراف الـعَـجْـزِ والتقصير أرفع[8] لـمِـعَـاليكم[9] عـريضة التهانئ[10] بإقبال[11] العيد السّعيد. أعاده الله عـليكم بالـمَسَرّات والعيش[12] الرغيد.

يـا ليت لو كنتُ اليـوم أمـامَ حضرتكم في البيت، وقبّلتُ[13] أيدي الوالدَين الـمـعـظّمَين الّتي بِظِلّها تربَّيْتُ[14] وتـلقّيت[15] مـا تلقّيتُ. فـما أَطْيَبَ عيدًا تتـضـاعف[16] فيــه الـمســرّات بــرؤيةِ الـوالدَيْن ولَثْمِ[17] خـدود الإِخْوَانِ والأَخَوَات، لعلّ اللهَ يُقرِّبُ أيّام لِقائِنَا، ويُحقّقِ في القريب رَجائَنا.

هٰذا، وأُهْـدِي تَـحِيّةَ السّـلام والتَّهـنِـئَة لِأُمِّي الشـفوقِ وإخوتي وأَخَواتي والأعمام المحترمين. أطال اللّٰه بقاءكم وبقاءهم للعبد المهجور.

خادمُكم عَبد الشكور

تنبیہ: جملۂ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے۔

---

[1] فُؤَادٌ (جـ أَفْئِدَةٌ) دل۔ [2] جمع ہے عاطفة کی: جذبہ، شفقت۔ [3] احسانات۔
[4] غَمَرَ (ن): ڈبو دینا۔ [5] سَجْلٌ (جـ سِجَالٌ) بڑا ڈول۔ [6] اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا۔
[7] جولانگاہ، جولانی۔ [8] رَفَعَ (لَهُ): پیش کرنا۔ [9] مَعَالِيْ بلندیاں، ادب کیلئے بولا جاتا ہے۔
[10] تہنیت، مبارک بادی۔ [11] سامنے آنا۔ [12] بافراغت زندگی۔
[13] قَبَّلَ: بوسہ دینا۔ [14] تَرَبّي: پرورش پانا۔ [15] تَلَقّي: حاصل کرنا۔
[16] تَضَاعَفَ: دوچند ہونا۔ [17] بوسہ دینا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْإِعْرَاب

تنبیہ۱: اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصّے کے سبق (۱۰) اور (۱۱) میں اور فعل کا اعراب سبق (۲۰) میں لکھا جاچکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ۲: اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کی جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے، مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہوگیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکۃ　۲۔ اعراب بالحروف۔

۱۔ اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع (ـُ) یا (ـٌ)، نصب (ـَ) یا (ـً)، جر (ـِ) یا (ـٍ). یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع (ـُ) ، نصب (ـَ) اور جزم (ـْ) ہے۔

تنبیہ۳: یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے، نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللّام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمّہ (ـُ)، فتحہ (ـَ)، کسرہ (ـِ) اور سکون (ـْ) بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور

درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا، ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

۲۔ اعراب بالحروف یہ ہیں: ـَا، ـِيْ، ـَانِ، ـَيْنِ، ـُوْنَ، ـِيْنَ، نِ اور نَ.

تنبیہ۴: ـُوْ، ـَا، ـِيْ وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُوْ کو أُوْ، ـَا کو اَا اور ـِيْ کو إِيْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ا)

الف: ـُوْ، ـَا، ـِيْ یہ أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلّم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: أبـوك (حالت رفعی) أبـاك (حالت نصبی) أبيك (حالت جری)، لیکن جب مذکورہ اسما (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، قلت لِأَبِيْ. (دیکھو سبق ۱۱-۲)

تنبیہ۵: لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے، ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ۶: فَمٌ کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ.

تنبیہ۷: مذکورہ اسمائے ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغر) ہوں اس لیے یہ اسمائے ستہ مکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرف رفع، نصب اور جر سے ہوگا: أُخَـيٌّ، أُخَيًّـا، أُخَـيٍّ وغیرہ۔ (مکبّر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۶ میں)

ب: ـَانِ، ـَیْنِ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ.

ج: ـُوْنَ، ـِیْنَ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

د: نِ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ، تفعلانِ.

ہ: نَ مضارع جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ.

تنبیہ ۸: مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں، حالت نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کردیے جاتے ہیں: لَنْ یَفْعَلَا، لَنْ یَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِيْ. اسی طرح لَمْ تَفْعَلَا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)

تنبیہ ۹: تثنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے اسی لیے نون اعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰: اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیّر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں، ان میں کبھی تغیر نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون اعرابی نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیّر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں، لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے: مُوسٰی اور عصًا اسم مقصور ہیں کیوں کہ آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی[1]

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِيُ، جارٍ یا الجارِيُ اسم منقوص یا ناقص ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

ان پر حالت رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا، صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علٰی قاضٍ[2] اسی طرح جاء القاضيُ، رأیت القاضيُ، مررت علَی القاضيُ.

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

۱۔ اعراب کی تعریف کرو۔

۲۔ اعراب کا مقام کہاں ہے؟

۳۔ لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟

۴۔ علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

۶۔ اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

۷۔ اسمائے ستہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟

۸۔ نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

۹۔ یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسلِمانِ اور مُسلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

---

[1] موسیٰ کو لے آیا۔　　[2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

۱۰۔ يَفعلْنَ اور تَفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

۱۱۔ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۲۔ عیسیٰ اور صغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۳۔ ماضٍ، رامٍ، القاضي جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

إِعْرَابُ الفِعْلِ

تنبیہ ا: چوں کہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اس لیے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

ا۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع (جب کہ نونِ جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، أَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ (ـُ) سے، نصب فتحہ (ـَ) سے اور جزم سکون (ـْ) سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں، بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے، نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے، لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (أَنْ، لَنْ، كَيْ [یا لِكَيْ] اور إِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہوجاتا ہے۔

تم نے درس (۴۹) میں پڑھا ہے:

ا۔ أَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: ﴿أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾[1] یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

---

[1] بقرہ: ۱۸۴

تنبیہ۲: اکثر أَنْ کا ترجمہ اردو میں ''کہ'' کیا جاتا ہے: جِـئـتُ أَنْ أَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

۲۔ لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَـنْ نَـعْبُـدَ غَيْـرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

۳۔ كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لیے آتا ہے: أَسْلَمْتُ كَيْ أُفْلِحَ.

۴۔ إِذَنْ[۱] (إِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا أَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے: إِذًا تُفْلِحَ.[۲]

۳۔اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں أَنْ مقدر[۳] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:

۱۔ لام الجحود یعنی جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: ﴿مَا كَانَ اللّٰـهُ لِيُعَـذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ﴾[۴] (اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں ''لِيُعَذِّبَ'' لِأَنْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲۔حتی کے بعد: ﴿لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ﴾.[۵]

۳۔ أَوْ کے بعد جب کہ وہ إِلٰی یا إِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْـزَمَـنَّكَ أَوْ تُـعْطِيَنِي حَـقِّـيْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں أَوْ تُعْطِيَ کے معنی إِلٰی أَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

۴۔لامِ كَيْ کے بعد، یعنی وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو: جِئتُكَ لِأُكَـلِّمَكَ

۱۔ إِذَنْ کے معنی ہیں ''تب'' یا ''تب تو''
۲۔ تب تو تو فلاح پائے گا۔
۳۔ مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے، لیکن اس کے معنی لیے جائیں۔
۴۔ انفال: ۳۳
۵۔ میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔ (یوسف: ۸۰)

یعنی (میں تیرے پاس آیا، تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِأُكَلِّمَ کے معنی ہیں: كَيْ أَنْ أُكَلِّمَ.

۵۔ فـ[1] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جب کہ وہ:

☆ امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

☆ نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ۳: اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فـ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)، لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر، شرمندہ ہوگا)۔

☆ یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ؟

☆ یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

☆ یا عرض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

☆ یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

۶۔ واو معیّت کے بعد جب کہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معاً فلاح پائے گا) لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ۴: عَلِمَ اور اسکے مشتقات کے بعد أَنْ آئے تو اسے أَنَّ کا مخفّف سمجھا جائے، وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى﴾[3] (دیکھو سبق ۴۹)

---

[1] اس فـ کو فاء السببيّة کہتے ہیں۔ [2] نَادِي: مجلس، جماعت۔ [3] مزمل: ۲۰

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) رياضت کرنا، ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
أَسِيَ (ی،س) غمگین ہونا	جَادَ (و،ن) سخاوت کرنا
أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی،ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	خَيْطٌ (ج۔ خُيُوْطٌ) تاگا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و،ن) قریب ہونا
أَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	الرِّيَاضَةُ الجِسْمَانِيَّة ورزش
أَنْقَضَ (۱) توڑنا	زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا	سَادَ (و،ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِيْلٌ کمزور، ناتواں
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا	نَظَمَ (ض) پرونا
عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا	

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵: ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

١. اللّٰهُمَّ إِنّي أعوذ بك مِن أَنْ أُشرِك بك شيئًا.

٢. لا تكسل كي لا تخيبَ في مرادك.

٣. هل تُضيع أوقاتك فإذًا تكونَ من الخاسرين.

٤. صُم حتّى تغيبَ الشمسُ.

٥. ثابِرْ على الاجتهاد حتى تحصلَ في مستقبَلِك منزلةً واعتبارًا؛ لأنّ الكَسَلَ ما كان لِيُنْجِحَ أحدا.

٦. ما كنتُ لِأُخلف الوعدَ ولم تكن لِتنقضَ العهد.

٧. كن زاهدا في الدنيا لِتذوقَ حلاوة الجنّة.

٨. تاجِرْ[1] فتَرْبَحَ.

٩. جُودوا فتَسُودوا.

١٠. لا تتعرّضوا لتغيّرات الجوّ فتَمْرَضُوا.

١١. متى تسافرُ فأُسافرَ معك.

١٢. هلّا تتعلَّمُ أيّها الولد فيتهذّبَ عقلُك ويتمهّد لك سبيلُ التّقدُّم؛ لأنّ نجاح المرء بقدر علمه.

١٣. قال صديقي: إنّي أقرأ ليلًا في نورٍ ضَئِيْلٍ، فقلت: إِذَنْ تؤْذِيَ عَيْنَيْكَ فاجتنب المطالعة ليلًا ما استطعتَ لئلّا يضعُفَ بصرُك.

١٤. قال رسول اللّٰه ﷺ: والّذي[2] نفسُ محمّد بيده لا تؤمنون حتّى تحابُّوا.[3]

١٥. لَيْتَ الكواكبَ تَدْنُوْ لِيْ فأَنْظِمَهَا

١٦. لَأَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أُدْرِكَ الْمُنٰى
فما انْقادتِ الآمالُ إلّا لِصَابِرِ

---

[1] تَاجَرَ (۳) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تاجِرْ امر ہے۔

[2] واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

[3] یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . لن تنالوا البِرَّ حتّٰی تُنفقوا ممّا تُحِبّونَ.

٢ . كَيْ نُسبِّحَكَ كثيرا ونذكُرَكَ كثيرا.

٣ . لِكَيْلا تَأْسَوْا على ما فاتكم ولا تفرحوا بِمَا اٰتٰكُمْ.

٤ . كلوا واشربوا حتّى يَتَبيّن لكم الخيطُ الابيض من الخيط الاسود من الفجر.

٥ . ولا تتَّبِع الهوٰى فيُضِلَّك عن سبيل اللّٰه.

٦ . من ذا الّذى يقرض[1] اللّٰهَ قرضًا حسنًا فيضٰعِفَه له اَضْعافًا كثيرةً.

مشق نمبر ۸۴

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔اے ہمارے رب،ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔

۲۔اپنے اوقات ضائع نہ کرو تاکہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔

۳۔کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔

۴۔کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے۔

۵۔تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔

۶۔ہم اپنے وطن کی آزادی کے لیے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (أَوْ) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔

۷۔نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا، نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

---

[1] أَقْرَضَ (۱۰) قرض دینا۔

۸۔متفق ہو جاؤ تا کہ مستقل (آزاد، خود مختار) ہو جاؤ۔

۹۔کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔

۱۰۔تم اہلِ مغرب کے تسلّط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم و فنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لیے ایثار کرنے لگو۔

۱۱۔قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔

۱۲۔خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

ا۔تم نے درس (۲۰) اور (۴۹) میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور إِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لیے انہیں اسماء الشرط یا کلم المجازاۃ[۱] کہا جاتا ہے۔وہ حسب ذیل ہیں:

ا۔مَنْ (جو شخص) ۲۔مَا (جو چیز، جو کچھ) ۳۔أَنّٰى (جس طرح، جہاں کہیں)

۴۔متٰی (جب کبھی) ۵۔أَيَّانَ (جب کبھی) ۶۔أَيْنَمَا (جہاں کہیں)

۷۔كَيْفَمَا (جب بھی) ۸۔مَهْمَا (جو کچھ) ۹۔حَيْثُمَا (جہاں کہیں)

۱۰۔أَيٌّ (جو کوئی-مذکر) ۱۱۔أَيَّةٌ (جو کوئی-مؤنث)۔

تنبیہ ا: مذکورہ الفاظ میں نمبر (۱) سے (۵) تک، نیز أَيْنَ، كَيْفَ، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ يَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) هٰذا مَنْ يُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط إِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جب کہ دونوں مضارع ہوں:

ا۔ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهٖ﴾[۲] (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اسکا بدلہ دیا جائیگا)۔

---

[۱] باہمی جزا و معاوضہ دینے کے کلمے۔ [۲] نساء: ۱۲۳

۲۔ ﴿مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾[۱] (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

۳۔ مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

۴۔ مَتٰى تَسْعَيَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

۵۔ ﴿اَيْنَمَا تكونوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ﴾[۲] (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

۶۔ كَيْفَمَا تكونوا يَكُنْ قُرَنَاؤُكم (جیسے تم رہو گے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

۷۔ أَيَّةَ سورةٍ تقرأْ تَسْتَفِدْ منها (تو کوئی سی سورت پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیہ ۲: مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول[۳] کے لیے ہے۔ اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لیے، مَتٰى اور أَيَّانَ زمان کے لیے، أَيْنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لیے، أَنّٰى مکان اور زمان دونوں کے لیے آتا ہے۔ أَيٌّ اور أَيَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ ۳: أَنّٰى کبھی كَيْفَ اور مَتٰى کے معنی میں آتا ہے: ﴿قَالَ اَنّٰى يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾[۴] (اس نے کہا: اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا؟)

---

[۱] بقرہ: ۱۹۷ [۲] نساء: ۷۸

[۳] یعنی عقل والے۔ انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔ [۴] بقرہ: ۲۵۹

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا) یہ جزم اس وقت ہوگا جب کہ جملے کے شروع میں إِنْ (اگر) کے معنی پیدا کیے جاسکتے ہوں، چناں چہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں: إِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جب کہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَد یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَيْسَ، عَسٰی وغیرہ، تو اُس جواب پر فَـ[۱] داخل کرنا ضروری ہے:

۱۔ إِنْ يَمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (جواب میں جملہ اسمیہ ہے)

۲۔ ﴿ان كنتم تُحِبّون الله فاتّبِعو ني﴾[۲] (جواب میں فعل امر ہے)

۳۔ ﴿فَاِنْ تَوَلَّيتم فما سَأَلْتُكم من اَجْرٍ﴾[۳] (جواب میں مائے نافیہ داخل ہے)

۴۔ وما تفعلوا من خير فَلَن تُكْفَرُوه.[۴] (جواب میں لَنْ داخل ہے)

۵۔ ﴿اِنْ يَسْرِقْ فقد سرق اَخٌ لَهُ﴾[۵] (جواب میں قد داخل ہے)

۶۔ ﴿ان خِفْتم عَيْلَةً[۶] فسوف يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ﴾[۷] (جواب میں سَوْفَ داخل ہے)

۷۔ ﴿اِنْ تَرَنِ[۸] اَنَا اَقَلَّ منك مالًا وولدًا ○ فعسٰى ربي اَنْ يُؤْتِيَنِ خيرا

---

[۱] اس فـ کو حرفِ تعقیب کہتے ہیں۔ [۲] آل عمران: ۳۱ [۳] یونس: ۷۲

[۴] تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

[۵] یوسف: ۷۷ [۶] افلاس۔ [۷] توبہ: ۲۸

[۸] تَرَنِ دراصل تَرَانِي ہے۔ تریٰ کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے متکلّم کا حذف کرنا =

مِنْ جَنَّتِكَ﴾[1] (جواب میں فعل جامد داخل ہے)

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اسمیةٍ طَلَبِيّةٍ و بِجَامِدٍ　　　وبما وَلَنْ وبِقد وبالتسويف[2]

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور مَا، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ ہو (تو جواب پر فـ داخل ہوگا)۔

۶۔ جب کہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر فـ لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

﴿اِنْ يَكُنْ منكم اَلْفٌ يَغْلِبُوا اَلْفَيْنِ﴾[3] ﴿ومَنْ عاد فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ منه﴾[4]

تنبیہ ۴: تم نے درس (۳۳) میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرٰی سے لَمْ تَرَ، أَدْعُوْ سے لَمْ أَدْعُ، تَرْمِيْ سے لَمْ تَرْمِ.

مشق نمبر ۸۴
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِه.

۲. إن لم تغلب عدوَّك فَدارِ.[5]

= کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح يُؤْتِيَنِ = يُؤْتِيَنِيْ سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔

[1] کہف: ۳۹، ۴۰　　[2] کسی فعل پر سَوْفَ داخل کرنا

[3] اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ (انفال: ۶۶)

[4] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ (مائدہ: ۹۵)

[5] دارِ امر ہے، مُدَارَاةٌ سے یعنی خاطر مدارات کر۔

۳. مَاۤ[1] تَفْعَلُوا من خيرٍ فلن تُكْفَرُوْهُ.

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیوں کہ مبتدا ہے۔

(یَعْمَلْ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے، اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلا مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے، اس لیے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(یُجْزَ) (=یُجْزٰی= یُجْزَيُ) فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے، جس کی علامت آخر سے حرفِ علت کا اسقاط ہے، اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع۔

(بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متّصل، جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کر لو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷

أَصَابَ (ا-و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا، تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا، پہنچنا	سَدِيْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط، درست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	ضَرَّسَ (۲) چبانا

[1] مَا اسم الشرط ہے، جازم فعل ہے، محلاً منصوب کیوں کہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

خَفِيَ (س) چھپنا (ا) چھپانا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَلِيقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ پیشوا، رہنما
دَارٰى (ی-۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن، به) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِكْرٰى یاد، نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر، ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	وَطِئَ (س) روندنا
سَيِّئَةٌ (جـ سَيِّئَاتٌ) برائی	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا
نَابٌ (جـ أَنْيَابٌ) سُولا، دانت	

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵: ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ فـ لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

۱. من لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ. (الحديث)

۲. من لا يرحمْ صغيرَنا ولا يُوَقِّرْ كبيرَنا فليس مِنّا. (الحديث)

۳. من لا يُكْرِمْ ضَيفَه فليس مِنَّا. (الحديث)

٤. متٰى تَحْسُنْ أخلاقُك يَكْثُرْ أحبابك.

۵. حيثُما يدخلْ نور الشّمس يَصْعُبْ دخول الطّبيب.

٦. اجتهدوا أيُّها الآباء! في أن تكونوا قُدْوةً حسنةً لأولادكم؛ لِأَنَّكم كيفما تكونوا يَكُنْ أولادكم.

۷. اِرحموا من في الأرض يرحَمْكم مَن في السماء. (الحديث)

۸. قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ ومنزِلِ

اشعار

٩. وَمَنْ لَم يُصَانِعْ في أمور كثيرة — يُضَرَّسْ بِأَنْيَابٍ ويُوطَأْ بِمَنْسِمِ

١٠. وَمَنْ يَغْتَرِرْ، يحسِبْ عدوّا صديقَه — ومن لَم يُكَرِّم نفسه لَم يُكَرَّمِ

١١. ومهما يكن عند امرئٍ مِن خليقةٍ — وإنْ خَالَهَا تَخْفٰى على الناس، تُعْلَمِ

١٢. ولا تَغْتَرِرْ تَنْدَمْ ولا تَكُ حاسدا — تُذَلَّ، ولا تَحْقِرْ سِواكَ تُحَقَّرِ

١٣. وَأَكْثِرْ من الشورٰى فإنّك إن تُصِبْ — تجدْ مادحا أو تُخْطِئِ الرأيَ تُعْذَرِ

تنبیہ ٦: چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں، مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنسِمٍ کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنْسِمِ پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق نمبر ٨٦

من القرآن

١. فليَضْحَكوا قليلا ولْيَبْكُوا كثيرا.

٢. قالتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا، قل لم تؤمنوا ولٰكِنْ قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا يدخُلِ الْإيمانُ في قلوبكم.

٣. قل ان تبدوا ما في انفسكم او تُخْفوه يُحَاسِبْكم به اللّٰه.

٤. ومن يطعِ اللّٰهَ ورسوله فَقَدْ فاز.

٥. وقالوا مهما تأتنا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنا بها، فما نحن لك بمؤمنين.

٦. اِتّقوا اللّٰه وقولوا قولا سديدا يُصْلِحْ لكم اعمالكُمْ.

٧. ان تُصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيِّئةٌ يَفْرَحُوا بها.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم (ألف)

۱۔ اسم بہ لحاظِ اعراب کے تین قسم کا ہے:

۱۔ مبنی: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ، رأيت هٰؤلاءِ، قلت لِهٰؤلاءِ.

۲۔ معرب منصرف: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جر تنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں: جاء رجلٌ، رأيت رجلًا، قلت لِرَجُلٍ.

۳۔ معرب غیر منصرف: جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، قلت لعُمَرَ.

۲۔ اسمائے مبنیہ بہت کم ہیں، جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ضمائر۔ (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱)

۲۔ اسماء الاشارة۔ (دیکھو سبق ۱۲)

۳۔ اسماء الاستفهام۔ (دیکھو سبق ۱۳)

۴۔ اسماء الموصولة۔ (دیکھو سبق ۴۲)

۵۔ اسماء الشرط۔ (دیکھو سبق ۵۶)

۶۔ اعداد مرکبہ یعنی أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ (دیکھو سبق ۴۴)

۷۔ اسماء الکنایہ: كَمْ،[۱] كَأَيِّنْ،[۲] كَذَا،[۳] كَيْتَ[۴] وَذَيْتَ (سبق ۶۵)۔

۸۔ اسماء الصوت، آواز کے نام: غَاق غاق،[۵] بخ[۶] وغیرہ۔

۹۔ اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنیٰ میں فعل ہیں: هيهاتَ[۷] (سبق ۷۵)۔

۱۰۔ فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنیٰ بتلائے:

حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنیٰ اِحْذَرْ)۔

تنبیہ ۱: اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ معرب ہوتا ہے: هٰـذَانِ، هٰـذَيْـنِ، ذَانِكَ، ذَيْنِكَ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ.

اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر منصرف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:

ا۔ اسمِ علم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا متحرک الوسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمةُ، زَينَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

ب: یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو، اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: إِدْرِيْـسُ، إبراهيمُ. اسی لیے نُوْحٌ منصرف ہے یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ، مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

ج: یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكَّ[۸] (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مزجی یا امتزاجی کہتے ہیں۔

---

[۱] بہتیرے۔　[۲] کئی، بہتیرے۔　[۳] اتنا، ایسا۔　[۴] ایسا ایسا۔

[۵] کوّے کی آواز۔　[۶] اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔　[۷] دور ہوا۔

[۸] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔

د: یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف ونون زائد ہوں: عُثْمَانُ.

ھ: یا فعل کا ہم وزن ہو: أَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بروزن يَبِيْعُ)۔

و: یا وہ اسمِ علَم فُعَلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ، اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے صفت کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: أُخَرُ جمع أُخْرٰى[1] کی، جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[2] کی، لیکن اسمِ تفضیل کی مؤنث جو فُعْلٰى کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: كُبْرٰى کی جمع كُبَرٌ، صُغْرٰى کی جمع صُغَرٌ. (دیکھو سبق ۱۴-۳)

۲۔ اسمِ صفت اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَكْرَانُ[3] عَطْشَانُ[4] ان کا مؤنث سَكْرٰى اور عَطْشٰى ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[5] منصرف ہے کیوں کہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

ب: یا وہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو: أَحْمَرُ، أَحْسَنُ وغیرہ۔

ج: یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دہرائے جاتے ہوں: أُحَادُ (ایک ایک) مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰى (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک۔

(دیکھو سبق ۴۶-۵)

۳۔ جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) [یعنی الف سے پہلے زبر اور بعد میں ہمزہ] زائد آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: أَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسْنَاءُ (بڑی خوب صورت) حَمْرَاءُ وغیرہ، خواہ وہ

---

[1] دوسری۔ [2] سب اکٹھا۔ [3] نشہ میں مست۔ [4] پیاسا۔ [5] ہم نشین، نادِم۔

لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: أَسْمَاءٌ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے، کیوں کہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لیے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔

مگر لفظ أَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزۂ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: ﴿لا تسئلوا عن أَشْيَاءَ﴾[1]

۴۔ وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، أَفَاعِلُ، أَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، تفَاعِيْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيْرُ، أَكَابِرُ، أَكَاذِيْبُ[2] مساجدُ، مصابِيْحُ، تماثِيْلُ (جمع تِمْثَالٌ[3] کی) دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[4] کی)۔

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: أَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیوں کہ انکی اور جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ اگر چہ جمع سالم بن سکتی ہے: أَكَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جری میں اسے کسرہ دیا جائے گا: في مدارسِ مِصْرَ و مساجدِها مُقَامٌ لِلْأَغنِياءِ والفقراءِ والأبيضِ والأسودِ. دیکھو رنگین شدہ اسما غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

---

[1] مائدہ: ۱۰۱
[2] أکاذیب جمع ہے أُكْذُوْبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔
[3] مورت۔
[4] دائرة = دائرہ یعنی گول لکیر، آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

اسی طرح کسی اسمِ علَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جر پڑھ سکتے ہیں: رأیتُ عُثمانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ وجمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا: أَحْمَرُ، أَحْمَرَانِ، أَحْمَرَيْنِ، أَحْمَرُوْنَ، أَحْمَرِيْنَ.

تنبیہ ۴: ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو، وہ یہ ہے۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے:

۱۔ علمیت (عَلَم ہونا) ۲۔ صفت ۳۔ تانیث ۴۔ وزن الفعل

۵۔ عدل ۶۔ الف نون زائدہ ۷۔ عجمہ (غیر عربی ہونا)

۸۔ ترکیب مزجی ۹۔ الف ممدودہ زائدہ ۱۰۔ جمع منتہی الجموع۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد ’’کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کرلینا ہے۔‘‘ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی)، جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلَاثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیّت ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چوں کہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلَاثُ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں، لیکن ان میں علمیت کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کرلیا گیا کہ یہ

دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے اوراب عمر اور زفر کی صورت اختیار کرلی ہے، ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ علمیت کے ساتھ وصفیت جمع نہیں ہوسکتی، اگر کسی اسمِ صفت کوعلَم بنادیا جائے تو وصفیت باقی نہیں رہے گی: حَـامِـدٌ دراصل اسمِ صفت ہے کیوں کہ اسمِ فاعل ہے، جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسمِ علَم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یادرکھو کہ عربی کا اسمِ صفت نہ عجمی ہوسکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔

چوتھے یہ یادرکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۂ منتہی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ.

اچھا تو اب علمیت کے ساتھ نمبر (۳) سے (۸) تک کوئی ایک سبب جمع ہوجائے تو وہ اسم غیر منصرف ہوجائے گا: فاطمة (علمیت اور تانیث) أحمدُ (علمیت اور وزن الفعل) عُمَرُ (علمیت اور عدل) عُثمانُ (علمیت اور الف نون زائدہ) إبراهيمُ (علمیت اور عجمہ) بَعْلَبَكُّ (علمیت اور ترکیب مزجی)۔

اور صفت کیساتھ نمبر (۳) سے (۶) تک کوئی سبب جمع ہوجائے تو وہ اسم غیر منصرف ہوجائیگا، لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث[1] (ة) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰى حَسْنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے، أَحْمَرُ (صفت اور وزن الفعل) ثُلَاثُ یا مَثْلَثُ (صفت اور عدل) عَطْشَانُ (صفت اور الف نون زائدہ)۔

---

[1] تم نے عربی کا معلّم حصّہ اوّل میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ تائے تانیث (ة) ۲۔ الف مقصورہ (ى) اور ۳۔ الف ممدودہ (ـَاءُ)۔

۶۔ أمثلة للأسماء الغير المنصرفة

۱۔ لِلْعَلَمِ المؤنث: سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد) خُدَيْجَةُ.

۲۔ للعلم العجميّ: آدَمُ، إسماعيلُ، يعقوبُ، يُوْنُسُ.

۳۔ للعلم المركّب: قاضي خانُ، محمد خانُ، مَعْدِيْكَرِبُ، أَرْدَشِيْرُ.

۴۔ للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ: شَمَّرَ، أَشْهَبُ، يَعْلَى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔

۵۔ للعلم على وزن فُعَلُ: مُضَرُ (قبیلے کا نام) هُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ.

۶۔ للعلم مع الألف والنّون: عَفّانُ، حَسّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ.

۷۔ للصفة مع الألف والنون: شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْآنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔

۸۔ للصفة الموازِنة لِأَفْعَلُ: أَعْظَمُ، أَكْثَرُ، أَكْبَرُ، أَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔

۹۔ للعدد المكرَّر في المعنٰى: رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔

۱۰۔ لما فيه الألف الممدودة الزائدة: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

۱۱۔ لصيغة المنتهى الجموع: مَسَائِلُ (جمع مَسْأَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۸

أَبَدٌ (جـ آبَادٌ) زمانہ، عرصہ	سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بدنما بنا دینا
أَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا	شَدِيْدٌ (جـ شِدَادٌ) مضبوط، سخت
تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا، بن جانا	شَمِيْلَةٌ (جـ شَمَائِلُ) فطرت، خصلت
اِرْتِيَاحٌ (۷-و) آرام پانا، رحمت	طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا

بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی رنگ	طَافَ (ن،و) پھیرے لگانا
إِبْرِيْقٌ (ج۔ أَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو، بدھنا (لوٹا)	عَكَفَ (ن) عبادت کے لیے ٹھہرے رہنا
تَحَلّٰى (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا	عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا
جِدٌّ کوشش، چستی	قَوْسٌ (ج۔ أَقْوَاسٌ و قِسِيٌّ) کمان
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا (أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان	قَوْسُ قُزَحَ[1] رنگ بہ رنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔
جَمِيْلٌ احسان، خوب صورت	كَأْسٌ (ج۔ كُؤُوْسٌ) گلاس
حُلَّةٌ (ج۔ حُلَلٌ) لباس	كُوْبٌ (ج۔ أَكْوَابٌ) پیالہ
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا	لَا غَرْوَ کوئی عجب نہیں
رُكْنٌ (ج۔ أَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت کا ایک فرد، ممبر	مَجْدٌ عزت، بزرگی
	مَعِيْنٌ آبِ رواں، چشمے سے بہتی ہوئی شراب
مَدٰى انتہا، درازی	وَافٰى (يُوَافِي) اچانک آپہنچنا، حق ادا کرنا

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

۱. الخُلَفَاءُ الراشدون أربعةٌ: أبو بكرٍ وعُمَرُ وعثمانُ وعَلِيٌّ رضی اللہ عنہم.

۲. خُلَفَاءُ بَنِي أُمَيَّةَ أربعةَ عشرةَ، أوّلهُم مُعاويةُ بنُ أبي سفيانَ وآخِرُهم مَرْوانُ بنُ محمّدٍ، ومُدّةُ خلافتِهِمْ اثْنَتَان وتسعونَ سنةً.

---

[1] قُزَحَ جمع ہے قُزْحَةٌ کی یعنی رنگ بہ رنگ لکیریں، غیر منصرف ہے۔

٣. هِراةُ مدينة عظيمة بِخُراسانَ، فُتِحَتْ في زَمَنِ عثمانَ بنِ عفّانَ رضي الله عنه.

٤. قوسُ قُزَحَ قوسٌ عظيم يَظْهُر في السّماء في أيّام المطر وهو يتكوّنُ من سبعة أَلْوانٍ: أَحْمَرَ وبُرْتُقالِيٍّ وأَصْفَرَ وأَزْرَقَ ونِيْلِيٍّ وبَنَفْسَجِيٍّ وَأَخْضَرَ.

من القراٰن

٥. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ من النّساء مَثْنٰى وثُلاثَ ورُبَاعَ.

٦. ووهبنا لهٗ اِسْحٰقَ ويعقوبَ كُلًّا هدينا ونوحًا هدينا من قبلُ ومِن ذُرِّيّتهٖ داوٗدَ وسليمانَ واَيُّوْبَ ويوسفَ وموسٰى وهٰرُوْنَ وكذٰلك نَجْزِى المحسنِين وزَكَرِيّا ويحيٰى وعيسٰى واِلْيَاسَ كلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيل وَالْيَسَعَ ويُوْنُسَ ولُوْطًا وكُلًّا فَضَّلْنَا على العٰلمين.

٧. يٰاَيّها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياءَ اِنْ تُبْدَ لكم تَسُؤْكم.

٨. اِنْ هى اِلّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰبائكم.

٩. ما هذه التّماثيلُ الّتى انتم لها عاكفون.

١٠. يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ[1] بِاَكْوَابٍ واَبَارِيْقَ وكأسٍ من مَعِينٍ.

مكتوب من الوالد إلٰى ولده النجيب

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

ولدي المكرّم!

وعليك السّلام ورحمة اللّٰه وبركاته

وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك، أُنَبِّئُكَ أَنّهٗ وصلتنا

[1] خَلَّدَ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

رسالتك في التَّهنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ اللّٰه بكثير من أمثال هٰذا العيد).
لقد سُرِرْنا سرورا عظيما بحسن تخيّلك في إِبْداءِ معرفة جميلنا عليك.
فما كان أشدَّ ابتهاجَنا بقراءتها، وما أعظم ارتياحَ إخوتِك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِيٍّ بسماعتها وأُخْتَيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها.
وافت رسالتك تُقرِّر ما تحلّيْتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشمائل وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلك وبلوغ أَمَلِكَ، فحمدنا اللّٰهَ علٰى عنايتهٖ بِك.
بُنيَّ! إِنّي أُكْرِمُكَ، فقال نبيُّنا ﷺ: أكرموا أولادكم، وأمثالُك أحق بالإكرام.
أرجو من اللّٰه أَنَّك ستصير رَجُلًا ماهرا في الإنشاء وركنا شديدا لِأُسْرَتك وتزيدها مجْدًا على مجدها وتُبْقِي مع الأيّام ذِكْرَها، ولا غَرْوَ إِذْ:

نِعَمُ الْإِلٰهِ على العباد كثيرةٌ　　　وأجَلُّهنّ نجابة الأولاد
فَلَرُبَّ مولودٍ أقام لِوَالِدٍ　　　شَرَفًا يَدُوْم على مدى الْاٰبادِ

فَدَاوِمْ يا بُنَيَّ علٰى جِدِّكَ
تَرَ ما يَسُرُّك في يومك وغَدِكَ

والسّلام

طالب خيرك

أبوك عبد الغفور

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم

المرفوعات

۱۔ حصّہ اول سبق (۱۰) میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔

اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے، کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جب کہ ۱۔ فاعل ہو ۲۔ یا نائب الفاعل ہو ۳۔ یا مبتدا ہو ۴۔ یا خبر ہو۔

ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جب کہ ۱۔ مفعول بہ ہو ۲۔ یا مفعول مطلق ہو ۳۔ یا مفعول لہ ہو

۴۔ یا مفعول فیہ ہو ۵۔ یا مفعول معہ ہو ۶۔ یا حال ہو

۷۔ یا تمیز ہو ۸۔ یا مستثنیٰ ہو ۹۔ یا منادیٰ ہو

۱۰۔ یا لا لنفي الجنس کا اسم ہو ۱۱۔ یا إِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم

۱۲۔ یا کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جر الاسم

جب اسم ۱۔ کسی حرف جر کے بعد واقع ہو ۲۔ یا مضاف کے بعد، یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

المرفوعات

۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: أَكْـرَمَ زيـدٌ خـالدًا اور أُكْرِمَ زيدٌ.

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائیں گے ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ)۔ چناں چہ زید أکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا، اس طرح:

زيدٌ			مبتدا	مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا۔
أَكْرَمَ	فعل، اس میں ضمیر هُوَ فاعل	جملہ فعلیہ ہوا	خبر	
خالدًا	مفعول			

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الوالدُ، الولدانِ، الأولادُ. حضرتِ المرأةُ، المرأتانِ، النّساءُ. (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶۔ تم نے سبق (۱۸) میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حَضَرَتِ الرّجالُ بھی، حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا حَضَرَتْ نہیں کہیں گے، لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار أَبْنَاءٌ (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں: ﴿اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَائِیلَ﴾ [1] (دیکھو سبق ۱۱)

تنبیہ ۱: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنَوٌ ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم بَنَوُوْنَ ہوئی جسے مخفّف کر کے بَنُوْنَ بنالیا۔

۷۔ فاعل مضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر اور تانیث میں فعل اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے: حضر الأولاد وجلسوا، حضرتِ البِنْتانِ وجَلَسَتَا مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے، کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ یا حَرَسْنَ بَیْتِي. اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ [2] الغِلْمانَ [3] فَحَرَسُوْا بَیْتِي کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے اس کے بعد مفعول کا مقام ہے، اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں، کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل

---

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (یونس: ۹۰)

[2] اِسْتَأْجَرَ (۱۰) نوکر رکھنا، مزدوری پر لگانا، کرایہ سے لینا۔

[3] جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا۔

بھی آسکتا ہے: قرأ الیوم عليٌّ کتابا. کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کردیتے ہیں: قرأ کتابا عليٌّ، کتابا قرأ عليٌّ، لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کرسکتے، مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معریٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: أَکْرَمَ یحییٰ عیسیٰ (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی) اگر عیسیٰ کو مقدم کردیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلّم کا مقصد فوت ہوجائے گا، البتہ أَکَلَ یَحْییٰ کُمَّثْریٰ (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے، کیوں کہ کُمّثریٰ کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْییٰ کو کھاجائے۔

۲۔ جب کہ مفعول إِلّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: مَا أَکْرَمَ زیدٌ إِلّا علیًّا یا غیرَ عَلِيٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کردیں اور کہیں ما أکرم علیًّا إلّا زیدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہوجائے گا۔ إِنَّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: إنما أکرم زیدٌ علیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں، اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو: أکرم خالدًا

قومُہ[1] اس مثال میں قوم فاعل ہے، اس کے ساتھ (ہٗ) کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدا کہیں تو اِضمار قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں، لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو (ہٗ) کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظاً و رتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں، البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: أکرم قومَہٗ خالدٌ[2] کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خالدا اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے، لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رتبۃً مقدم ہے۔

۲۔ جب کہ فاعل إلّا کے بعد واقع ہو: ما أکرم علیًّا إلّا زیدٌ[3] یا غیرُ زَیْدٍ.
اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

۳۔ یا مفعول فعل کے ساتھ متّصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَكَ زیدٌ. اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متّصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس (۱۷) میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں، مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامدًا غنیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول

---

[1] خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔　[2] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

[3] زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

بنائیں تو کہیں گے: عُلِمَ حامدٌ غنیًّا.

تنبیہ۳: تم نے سبق (۱۴، ۱۵ اور ۲۵) میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسمائے مشتقّہ کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے (دیکھو سبق ۲۲) اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زیدٍ (وہ آیا جسکا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا ''فرس'' السّابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السّابق کا مطلب اَلَّذِيْ سَبَقَ ہے۔ (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسمائے مشتقّہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۷-و) مبتلا ہونا، آزمانا	بَیْضَةٌ (جـ بَیْضٌ) انڈا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا، اُچک لینا	بِیْعَةٌ (جـ بِیَعٌ) گرجا، عیسائیوں کا معبد
اَلْهٰی (۱-و) غفلت میں ڈالنا	بَغْتَةً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا	جِلْدٌ (جـ جلود) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا، بچہ سنبھالنا	حِیْنٌ (جـ أَحْیَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَةٌ (جـ زُمَرٌ) ٹولی، گروہ
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (جـ سَحَرَةٌ) جادوگر
قَطَعَ (عَنْ-ف) تعلّق کاٹ دینا	سَاحَةٌ میدان، صحن

لَامَ (ن، و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (ج۔ شُحُوْمٌ) چربی
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کردینا	شَمْعٌ (ج۔ شَمَعَاتٌ) موم بتی، چراغ
وَثَبَ (يَثِبُ) حملہ کرنا، چھلانگ مارنا	صَحِيْحٌ (ج۔ أَصِحَّاءُ) تن درست
هَدَمَ (ض) ڈھادینا	صَوْمَعَةٌ (ج۔ صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
أَعْرَابِيٌّ (ج۔ أَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (ج۔ طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ) پرندہ
بَعْرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا، چالاک آدمی
فَأْرَةٌ (ج۔ فِيْرَانٌ) چوہا، چوہیا	لَبُوْسٌ لباس
فَرْخٌ (ج۔ أَفْرَاخٌ اور فُرُوْخٌ) چوزہ، پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳-مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (ج۔ فَرْسٰی) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (ج۔ نِعَالٌ) جوتا
فَتًى (ج۔ فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (أَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
وَقُوْدٌ ایندھن	

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ۴: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت وعدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

۱. جاء یا جاءت أَحِبَّتي وجلسُوا عندي ليسألوا عن أحوال السّفر.

۲. وَلَوِ ارْتفع المتكبّرون حِينًا يَسْقُطون أَخِيرًا.

۳. لا يَعْرِفُ يا لا تَعْرِف الأَصِحّاءُ قيمةَ الصّحّة حتّى يُبْتَلَوا بِالْمَرَضِ.

٤. جاء يا جاءت نِسْوَةُ القَرْية يَشْتكِيْنَ غفلةَ الحكومة عن تعليم أولادِهِنَّ وصِحّتِهِم.

٥. تحضِنُ الطّيْرُ بَيْضَها وتَحْفَظُ يا يحفظن فروخَها.

٦. أَحْسِنْ إلٰى أقارِبك ولو قطعُوا عنك.

٧. الأمراء يسافرون في الطيّارات بتمام الرّاحة وتطير بهم وتوصلهم إلى منازلهم سريعًا مع السلامة، وتَقْطَعُ السّبيلَ الفقراءُ يمشون بِأَرْجُلِهِم حِيْنًا ويسافرون بالقِطار أو السّفينة حِيْنًا ويَبْلُغُوْن منازلَهم بتمام المشقّة، مع هٰذا نرى المساكين ينسَوْن المشقّة إذا بلغوا منازلهم ويحمدون اللّٰه بخلاف الأمراء؛ فإنهم ما داموا في الطيّارة يذكرون اللّٰه خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسَوْن ما أعطاهم ربُّهم من نِعَمائِهٖ لا يشكرون اللّٰه بل يشتكون التّعَبَ ثم يَشْتَغِلون في اللّهو واللّعِب، فلا تكن منهم، أيّها المسلم العاقل! بل كن شاكرا علٰى ما أعطاك ربُّك من نعمة الحياةِ والصِّحّةِ والإيمان.

مشق نمبر ۸۹

مِنَ القراٰنِ

۱. قال نِسوةٌ فى المدينة امْرَاَةُ العزيزِ تُرَاوِدُ فَتٰها عن نفسه.

۲. قالت فَذٰلِكُنّ الّذى لُمْتُنَّنِىْ فيه.

۳. قالتِ الاَعْرَابُ اٰمَنَّا قل لم تؤمنوا ولٰكِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا يدخلِ

الایمانُ فی قلوبکم.

٤. اذا جاءك المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّك لَرسولُ اللّٰه وَاللّٰهُ یعلم اِنّک لَرسولُه واللّٰه یشهد اِنَّ المنافقین لَکٰذبون.

٥. اذا جاءك المؤمنٰت یُبایِعْنَكَ علٰی اَن لا یُشْرِکْنَ باللّٰه.

٦. یٰاَیُّها الّذین اٰمنوا لا تُلْهِکُم اموالُکم ولا اولادُکم عن ذِکْرِ اللّٰه.

٧. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ ساجدین.

٨. وسِیْقَ الذین اتَّقَوْا ربَّهم الی الجنّة زُمَرًا.

٩. ولولا دَفْعُ اللّٰه الناسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ وبِیَعٌ وصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ یُذکَرُ فیها اسمُ اللّٰهِ کثیرا.

١٠. واِذِا ابْتَلٰی ابراهیمَ ربُّه بِکَلِماتٍ فَاَتَمَّهُنَّ.

مشق نمبر ٩٠

اردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (إِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (في الأكثر) رات کو شکار کے لیے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (كما أَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِأَنَّهُ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (كما أَنَّهُ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لیے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائے گا؟

۳۔ أَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْرًا اور زَيْدٌ أَكْرَمَ عَمْرًا کی تحلیل کرو۔

۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا اور مضمر ہو تو کیا تغیّر ہوگا؟

۵۔ جمع مذکر سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنادیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

١. يخدع العرّافون الجهلاءَ ويَسْتَنْزِفون أموالَهم.

٢. يستخدمُ[1] الإنسانُ الخيلَ لِجَرِّ العَرَبَاتِ ومُباغَتَةِ العدوّ في ساحة القتال.

٣. يأكل العربُ لَحْمَ الجَمَلِ ويصنعون من وبره اللبوس ومن جلده النِّعالَ ومن شَحْمه الشمعَ ومن بَعْره الوَقودَ.

٤. أعطينا السائل درهمين.

٥. أعطيت أخاك كتابًا.

٦. رزقكم اللّٰه علمًا نافعًا.

---

[1] اِسْتَخْدَمَ (۱۰) خدمت لینا، کام میں لگانا۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات

۳. المبتدأ ٤. الخبرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ ۱: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: إِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ، كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا.

۲۔ مبتدا مفرد[۱] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے، مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہوسکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ الولد طیّب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔

۲۔ الولد المطیعُ طیّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ کتاب الولدِ طیّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زیدٌ رجل صالحٌ خبر مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔

۶۔ المجتهدُ سَیَفُوْزُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔

---

[۱] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع۔

۷۔ حامدٌ أبوہ[1] عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔

۸۔ الکتابُ فوق المِنْضَدَۃ[2] خبر ظرف ہے۔

۹۔ الدنانیز في الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے، اس لیے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتھد) کی۔

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں أبوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ أَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ﴿ھو الغفور الودود ذو العرش المجیدُ﴾[3] اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔
کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم وراکب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا

---

[1] لفظی معنی ہوں گے: حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

[2] مِنْضَدَۃ = میز۔　　[3] بروج: ۱۴، ۱۵

کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ خبر اسم استفہام ہو: أَیْنَ زیدٌ؟ کیف أبوك؟

ان مثالوں میں أَیْـنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیوں کہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ مبتدا نہیں بن سکتے، ان کو مؤخر اس لیے نہیں کر سکتے کہ اسمائے استفہام ہمیشہ صدرِ کلام (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں، چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲: أَیْنَ، أَنّٰی، مَتٰی، أَیَّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَا وغیرہ بقیہ اسمائے استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

۲۔ یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متّصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو:

في الدّار صاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں صاحبها مبتدا مؤخر ہے اور في الدّار خبر مقدم ہے، کیوں کہ مبتدا کے ساتھ خبر (دار) کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی ہے، اگر مقدم کریں تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔

۳۔ جب کہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو:

عندي ثَوْبٌ، في الدّارِ رَجُلٌ. ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

۴۔ جب کہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا إِلّا کے بعد واقع ہو:

ما خاسِرٌ إِلّا الکسلانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الکسلان ہے، مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. اللّٰہُ یعلم الغیبَ.

(اللّٰہُ) مبتدا مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (الغیبَ) مفعول بہ منصوب ہے۔
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

۲. إِنّ من البیان لَسِحْرًا.

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل ناصبِ اسم ہے (مِنْ) حرف جر (البَیَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے، محلاً مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیوں کہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔
مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳. کیف حالُكَ؟

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدم ہے اس لیے محلاً مرفوع سمجھا جائے گا۔ (حَالُكَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اسلیے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (ا) غصّہ میں لانا	خَیِّرٌ سخی
اٰنِیَۃٌ (جـ أَوَانِ) برتن	رَائِحَۃٌ (جـ رَوَائِحُ) بو
إِطْنَانٌ (ا۔ مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا

بَدْرٌ ماہِ کامل، پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَةٌ سستی، بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِيدةُ الْحُسْن یکتائے حسن، مصری شاعرہ عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	كَدٌّ مشقت، تکلیف
تحريكة (۲-مصدر) ہلانا، حرکت	لَهْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا، چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا، منہ چھپا لینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْكِيْنَةٌ (۲-مصدر) سکون، ٹھہرنا	مِسْكٌ مشک
جَفْنٌ (جـ أَجفانٌ) پلک	وَرٰی مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

١. المسلم لا يخافُ الموتَ.

٢. خير الناس من ينفع الناسَ.

٣. الأٰنيةُ تُمْتَحَنُ بِالإطنان والإنسان بالمنطق.

٤. أَمَانِيُّ الكَسْلانِ تقتله فإنّ يديه تَأْبَيانِ العملَ.

٥. لكلّ فرعونٍ موسٰى.

٦. عند التّلميذ كتابٌ.

٧. لِي حاجةٌ.

٨. إِنّ لي حاجةً.

٩. متٰى نَصْرُ اللّٰهِ؟

١٠. أَفِي اللّٰهِ شكٌّ؟

١١. لنا علمٌ وللجُهّال مالٌ.

١٢. في البُسْتان أَزْهارُها.

١٣. كلامُ الملوك ملوكُ الكلام.

١٤. أمّ العيوب البطالة.

١٥. البطالة أُمّ الاختراع.

١٦. حاملُ المسك لا تَخْفٰى روائِحُه.

١٧. الجملة المركبة من الفعل والفاعل تُسمّٰى جملةً فعليّةً.

١٨. إنّ مع العسر يُسْرًا.

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو:

١. ولِلّٰه في كلّ تحريكةٍ　　وفي كلّ تسكينة شاهدٌ
وفي كلِّ شيءٍ له اٰيةٌ　　تدلّ علٰى أَنَّهُ واحدٌ

٢. سُتِر السَّنا و تَحَجَّبَتْ شمس الضّحٰى[1]　　وتَنَقَّبَتْ بعد الشُّروق بُدُوْرُ

٣. لَهْفي على توحيدة الحُسْن الّتي　　قد غاب عنّي بدرُها المَسْتُوْرُ

---

[1] یہ تین اشعار (نمبر ۲، ۳، ۴) اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرۂ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (متولدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا۔

٤. قلبِي و جَفنِيَ و اللسَانُ و خالقِيّ　　راضٍ و بَاكٍ، شَاكِرٌ و غفورٌ[1]

٥. إنّ الأكابِرَ يحكمون على الورىٰ　　وعلى الأكابر تَحكُمُ العُلَماءُ

٦. يجود علينا الخَيّرون بِمالِهِم　　ونحن بمال الخَيّرِينَ نَجُودُ

٧. بِقَدْر الكَدِّ تُكتَسب المعالي　　و مَنْ طَلَب العُلىٰ سَهِرَ اللّيالي

سوالات نمبر ۲۰

۱۔ مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

۲۔ فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

۳۔ جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

۴۔ کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔ فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّرات ہوں گے؟

۶۔ ذیل کے جملوں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے، اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:

يُعْرَفُ الإنسانُ بالمنطِق.[2]

لا يَنفع العلمُ بغير العملِ.

لا يُكْرم البُخَلاءُ ولا يُهان الأسخياءُ.

حَضَرت الشهودُ و شَهِدوا بالحقّ.

الحديد يوجد في المعدنِ مخلوطا بالتُّراب.

---

[1] پہلے مصراع میں چار مبتدا ہیں، دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

[2] گفتگو

أُعْطِيَ السائلانِ دينارَيْنِ.

الأحمق لا يجد لذّة الحكمة.

۷۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

أين المنزل؟

ما اسم ولدك؟

المرأة الصالحة تَسُرُّ زوجَها.

الولد الذي يُحْسِن القراءةَ فله الجزاء.

في الدّار (جـ دُوْرٌ) صاحبُها وعلى الشجرة ثمرها.

الابنُ الفاقدُ الأدبِ[1] عارٌ[2] لأبيه.

۸۔ پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

---

[1] بے ادب　　[2] عارٌ کی جمع مکسر أَعْيَارٌ ہے یعنی عیب۔

الدَّرْسُ السِّتُّوْنَ

المنصوبات

١. المفعول به

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں: عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور أَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ عليًا عالمًا . أَعْلَمَ حامدٌ محمودًا عليًّا عالمًا . (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳۔ مفعول بہ کے لیے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: يُكْرِمُ زيدٌ أُمَّهُ وأباه وأَخَوَيْه وعَمّاتِهِ والأقربين.

۴۔ مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: أرشدني العلم وإيّاك وإيّاهم. اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلّم منصوب متّصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے، لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶۔ ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

ا۔ جب کہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: **أَکْرَمَ الأستاذَ تِلمیذُہ.**

۲۔ جب کہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متّصل ہو: **أَکْرَمَنِيَ الأمیرُ.**

۳۔ جب کہ فاعل پر حصر کیا جائے: ﴿انّما یخشی اللّٰہَ من عبادہ العلماءُ﴾[1] (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے: **لا یخشی اللّٰہَ من عبادہ إِلَّا العلماءُ.**

۴۔ جب کہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لیے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسمائے استفہام، اسمائے شرط اور کم خبریہ ہیں: **مَنْ رأیتَ؟ ما تُرِیْدُ؟ ما تَفْعَلُ مِنْ خَیْرٍ تُجزَ بِہٖ** (دیکھو سبق ۵۶-۲) **کَمْ کتابًا قرأتَ؟ کَمْ کتابٍ قرأتُ** (اس میں کم خبریہ ہے): اس صورت میں مفعول کو صدارتِ کلام کے لیے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷۔ ذیل کے تین مقاصد میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

ا۔ تَحْذِیْرٌ (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: **اَلْکَسَلَ الکَسَلَ** (سستی سے سستی سے، یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل **اِحْذَرِ الْکَسَلَ** ہے۔ پس **اِحْذَرْ** جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔

اسی طرح **إِیَّاكَ وَالْکَسَلَ** (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں **اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْکَسَلِ**

---

[1] فاطر: ۲۸

وَالْكَسَلَ منك. اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔ إِغْرَاءٌ (اُکسانا) کے موقع پر: اَلِاجْتِهَادَ اَلِاجْتِهَادَ (کوشش کو کوشش کو، یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا دراصل اِلْزَمِ الاجتهادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اِلْزَمْ جو کہ فعل بافاعل ہے مقدر ہے۔

۳۔ اِخْتِصَاصٌ (مخصوص کرنا، مراد لینا): نَحْنُ– مَعَاشِرَ[1] الأنبياء– لا نَرِثُ ولا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ أَخُصُّ[2] یا أَعْنِي[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ معاشر کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ وغیرہ کہا جائے گا۔

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں، جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحبِ خانہ کہتا ہے: أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا (= أَتَيْتَ[4] أَهْلًا وَوَطِئْتَ سَهْلًا وصَادَفْتَ مرحبًا) اِمْرَءًا و نفسَه[5] (=اُتْرُكِ امْرءًا و نَفْسَهُ) غُفْرَانَكَ رَبَّنَا[6] (= نَطْلب غُفْرانَكَ).

---

[1] مَعْشَرٌ (ج۔ مَعَاشِرُ) گروہ، جماعت۔ [2] میں مخصوص کرتا ہوں۔ [3] میں مراد لیتا ہوں۔

[4] آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا، یعنی بلا تکلف بہ آرام تشریف رکھیے۔

[5] مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو، یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

[6] غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش، یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْل

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتابَ قَرَأْتُهُ، ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغول عنہ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں، کیوں کہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ا: یہ مسئلہ مفعولِ مقدم کا نہیں ہے، بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التخصیص (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: إِنِ الْعلمَ حصّلتَه نفعك (اگر تو علم حاصل کرلے تو وہ تجھے نفع دے گا) هَلّا وَلَدَكَ تُعلّمُهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)۔

۲۔ اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أَ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے لازم نہیں: ما زیدًا لقیتُه و لا عمرًا رأیتُهُ. هل الرجلین تعْرِفُهُمَا؟[1] مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

۳۔ جب وہ اسم "إِذَا" الفُجَائِیّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: دخلتُ البیتَ فإذا الغلامُ یُوَبِّخُه أبي۔[2]

---

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟

[2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ [ایک لڑکا ہے] اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسمائے موصولہ، لام الابتدا، مَا نافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: **العلمُ إنّ خدمتَه رَفَعَك**[1]، **الولدُ الذي رأيتَهُ ذَكِيٌّ.**

۴۔ مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: **الكتبُ النافعةُ أَقْرَؤُها دائما.**

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسِّر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں۔ چناں چہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے:

مشق نمبر ۹۳

۱. إِنِ الْعِلْمَ حصَّلْتَهُ نَفَعَكَ.　　۲. اَلْعِلْمُ إِنْ حصّلته نفعَكَ.

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(إِنْ) حرفِ شرط

(العلمَ) مفعول بہ ہے فعل مقدر حصَّلْتَ کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مُفَسَّر ہے۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسِّر ہے پہلے جملے کا۔ مُفَسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب، اس میں ضمیر مستتر ہے جو علم کی طرف راجع ہے، وہی فاعل ہے۔

---

[1] اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کردے گا۔

(كَ) مفعول بہ، محلاً منصوب، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔
شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

العِلْمُ			مبتدا مرفوع	مبتدا اور خبر
إِنْ حَصَّلْتَهُ	جملہ فعلیہ ہوا	شرط	خبر محلاً	مل کر
نَفَعَكَ	فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوا	جزا	مرفوع	جملہ اسمیہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱

أَقْبَلَ (ا) سامنے آنا، متوجہ ہونا	زَبُوْنٌ (ج۔ زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں
أَنَارَ (ا-و) روشن کرنا	شَاهِقٌ بہت اونچا
إِفْرَاطٌ (ا-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا	عُرْيَانٌ (ج۔ عُرَاةٌ) ننگا
تَفْرِيْطٌ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا، غصہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج۔ بَضَائِعُ) مال تجارت، پونجی	كَسَا (ن، و) پہنانا
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا، حاصل کرنا	لُقْطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ (ج۔ جِيَاعٌ) بھوکا	اَلْمُتَنَبِّئُ مدعیٔ نبوت، عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے
جَلِيْسٌ (ج۔ جُلَسَاءُ) ہم نشین	مَخْزَنٌ (ج۔ مَخَازِنُ) گودام، دکان
دِيْوَانٌ (ج۔ دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ، کچہری	نَهَرَ (ف) جھڑکنا
مَحَا (ن، و) مٹانا	

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو، یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں، کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

١. كَافَأَنا أخانا الصغيرَ.
٢. كَافَأَنا أخونا الكبيرُ.
٣. ما رَأَى موسٰى عيسٰى.
٤. بَنَى المحراب زَكَرِيَّا.
٥. أَلْقَى العصا موسٰى.
٦. أَكْرَمَ أخي أبي.
٧. قرأ كتابي صَديقي.
٨. أيّ رجلٍ لقيتَ؟
٩. كم رُمَّانَةً أَكَلْتَ؟
١٠. كم تُفَّاحةٍ أَكَلْتُ؟
١١. مَنْ علّمتَ ومِمَّنْ تعلّمتَ؟
١٢. أَصاحباً[1] لا عيبَ فيه تريدُ؟
١٣. فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ.
١٤. مَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ.
١٥. إيّاكم والشِقاقَ.
١٦. إيّاك وجليسَ السُّوْءِ.
١٧. الاتّحادَ الاتّحادَ.
١٨. الطّريقَ الطّريقَ.
١٩. اللّٰهَ اللّٰهَ عِبادَ اللّٰهِ! (يا عباد الله).

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

---

[1] أ ہمزۂ استفہام ہے۔

۲۰. هل ديوان المتنبِّي قرأته؟

۲۱. حَيْثُما المحسن وجدتموه فَعَظِّمُوْهُ.

۲۲. لا الإِفراط أُريده ولا التّفريط أَبْتَغِيْه والِاعتدالُ هو مَذْهَبِي.

۲۳. النّاس تَغُرُّهم الدُّنيا فَيَهْلِكُون.

۲٤. أبوك يا أباكَ أَعْرِفه فقد كان رجلا صالحًا.

۲٥. الجائع أَطْعِمُوه والعريان اكْسوه.

۲٦. اللُّقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم ردُّها إلى صاحبها.

۲۷. الكتاب الذي نقرؤه نافع جِدًّا.

۲۸. البضائع الجيّدة هل استجلَبْتَها لمخزنك حتى تشتهرَ بين التّجار ويكثر عليك إقبالُ الزبائن؟

۲۹. وأين الوعدُ قلت لها، فقالت:
كلام الليل يَمْحُوه النَّهارُ

مشق نمبر ۹٦

۱۔ کون سی کتاب تم نے خریدی؟

۲۔ کتنے روپے تم نے مزدور کو دیے؟

۳۔ تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟

۴۔ میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔

۵۔ تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔

٦۔ صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔

۷۔حامد جہاں بھی مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو، میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔
۸۔لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

خرج صباح الجمعة أَخَوان للتفرج إلى الضاحية وأخذا معهما أختهما رُقَيَّةَ، فدخلوا في بستان فرأوا هناك أشجارا شاهقة وأزهارا طيّبة الرائحة وأثمارا مختلفة الألوان والأشكال، فطمعت البنت في تفّاحة ناضجة وأرادت أن تقطفها فصاح أخواها: إياكِ والثمر، يا رقيّة! لا تمسّي شيئا من الأزهار والأثمار دُون[1] إجازة البستانيّ، إنّما يسرق الأثمار الأولاد الشّرار فلا تكن منهم ولنكن من الكرام. فإن طابت لك ثمرة فاشتريها ولا تسرقي.

فثلاثة من التفاح اشترتها رقيّة بستّ آنات وباقة[2] من الورد بآنة. أما أخواها فاشتريا ثماني رمّانات بروبية واحدة. ثمّ خرجوا على شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا في الماء وسُرّوا مسرّة عظيمة.

ثم رجعوا إلى بيتهم وقصّوا علٰى أمّهم فتبسَّمت وفرحت على قصّة الأثمار.

---

[1] دُوْنَ = سوا۔ [2] بَاقة = گل دستہ۔

الدَّرْسُ الحَادِي والسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٢. المفعول المطلق

١۔ ﴿كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾[1] ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا[2] سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ[3] دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[4]

٢۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہوگے: تكليمًا، ضربا شديدًا اور دَقَّتَيْن میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے، کیوں کہ تم نے حصّہ سوم سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعولِ مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

٣۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

٤۔ نوعیت صفت سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافت سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

٥۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطيبُ وقوفًا،[5] جَلَسْتُ قعودًا.

٦۔ کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے:

---

[1] اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (نساء: ۱۶۴)　　[2] چور کو سخت مار ماری گئی۔

[3] میں چلا قاصد کی چال۔　　[4] گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔

[5] قیام اور وقوف مترادف ہے، اسی طرح جلوس اور قعود.

خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ. (خِطَاب مصدر ہے خَاطَب کا)

۷۔ لفظ كُلٌّ اور بَعْضٌ، نیز صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مَالَ كُلَّ الْمَيْلِ[1] تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ[2] ﴿اذكروا الله كثيرا﴾[3] (= ذكرا كثيرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَةً عَشْرًا يا عَشْرَ جَلْدَاتٍ).

دیکھو مَيْل مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور كُلّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصّہ محذوف ہوتا ہے: هَنِيْئًا لك (هَنَأَ هَنِيْئًا)[4] عَجَبًا لَكَ (=عَجِبْتُ عجبا لكَ)، شُكْرًا لَكَ (= أشكرك شكرًا لك)، رَعْيًا (=رعاك[5] الله رعيا)، سَمْعًا وطاعةً (= اِسْمعوا سَمْعًا وَأَطِيْعُوْا طاعةً) أَيْضًا (= آضَ[6] أَيْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. لَبَّيْكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں أُلِبُّ لَكَ إِلْبَابَيْنِ فعل حذف کر دیا گیا اور إِلْبَابَيْن کو ضمیر مخاطب ك کی طرف مضاف کر دیا گیا، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا، إِلْبَابَيْكَ ہو گیا پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّيْكَ کہہ دیا گیا۔

معنی ہیں: میں آپ کی خدمت کے لیے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔

---

[1] مائل ہوا پورا مائل ہونا، یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔　[2] کسی قدر متاثر ہوا، یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔

[3] جمعہ: ۱۰　[4] تجھے خوش گوار ہو، مبارک ہو۔　[5] رَعٰى يَرْعٰى رَعْيًا: حفاظت کرنا، چرنا۔

[6] آضَ يَئِيْضُ أَيْضًا: لوٹنا، دوبارہ وہی کام کرنا، اسی مناسبت سے ''بھی''، ''پھر وہی'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح سَعْدَیْكَ دراصل أُسْعِدُكَ إِسْعَادَیْن ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اسکو بھی إِسْعَادَیْكَ سے مخفّف کر کے سَعْدَیْكَ بنالیا گیا۔

تنبیہ: اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے، اس لیے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

٤. المفعول له یا لِأَجْلِه

۹۔ المفعول لہ یا المفعول لأجلہ (یعنی جس کے لیے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصّہ سوم سبق (۴۳) میں ہو چکا ہے۔

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے، مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لیے ہوتا ہے: قُمْتُ إكرامًا للأستاذ، ضربتُ الولد تأديبًا. ان جملوں میں إكرام اور تأديب مفعول لہ کہلاتے ہیں، مگر مصدر پر لامِ جارّہ لگا دیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضربتُ الولد للتّأديب.

ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

۱. أَدَّبْتُ	ولدي	تأديبًا.
فعل بافاعل	مفعول بہ	مفعول مطلق

۲. ضربتُ	ولدي	تأديبًا.
فعل بافاعل	مفعول بہ	مفعول لہ

۳. أَدَّبْتُ	ولدي	للتّأديب.
فعل بافاعل	مفعول بہ	جار مجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تأديب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلقِ فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲

أَبٌّ چارہ، گھاس وغیرہ	ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا
اِبْتِغَاءٌ (۷-ی، مصدر) چاہنا	جَائِزَةٌ انعام
أَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا، گرفت	جَزُوْعٌ بے صبر، آزردہ
اِكْتَشَفَ (۷) کھوج لگانا، معلوم کر لینا	خَشْيَةٌ (ض، ی، مصدر) خوف، ڈرنا
إِمْلَاقٌ (۱) مفلسی	شُعَاعٌ (أَشِعَّةٌ) شعاع، کرن
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا	شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی، ساجھا
تَدْخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا، دھونی دینا	شَهْمٌ ہوشیار، تیز فہم، سردار
تَشْجِيْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا	شِيْمَةٌ (جـ شِيَمٌ) خصلت، فطرت
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا	كَادَ (يَكِيْدُ) تدبیر و حیلہ کرنا، داؤ چلنا
صَاحِبٌ مصاحب، دوست، آقا	مَتَاعٌ (جـ أَمْتِعَةٌ) فائدہ، اسباب
صَبٌّ (ن، مصدر) گرانا، اُنڈیلنا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
صِلَةٌ (جـ صِلَاتٌ) انعام، میل جول	مَرْضَاةٌ مرضی، رضامندی
طَبْعٌ (جـ طِبَاعٌ) طبیعت	مُقْتَدِرٌ صاحبِ اقتدار، قدرت والا
عَاقَبَ (۳) سزا دینا، پیچھا کرنا	مُقَاسَاةٌ (۳-مصدر) تکلیف اُٹھانا
عَصْرٌ (جـ عُصُوْرٌ، أَعْصَارٌ) زمانہ	نَعَمٌ (جـ أَنْعَامٌ) چوپائے، پالتو جانور
عُنْوَانٌ پتہ، نشان	نَعْمَةٌ آسودگی

غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے	نَكَالٌ عذاب، سزا
قَضْبٌ اونچا شاخ دار درخت، بانس	هَجَرَ (ن) جدا ہونا، چھوڑ دینا
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر	

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ: ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

۱. لقد سرّني سرورًا عظيما كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرض شديد.

۲. أشكرك شكرا قلبيّا من إرسالك لي عنوانَ صاحبك.

۳. يضرّ التدخين مُستَعْمِلِيْه إِضْرَارًا بليغا، فإذا شئتَ السّلامة من مضارّه فاتركه تركًا أبديّا.

٤. اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً.

٥. نأكُلُ في النهار أَكْلَتَيْنِ ما عدا أَكْلَةَ الصّباح.

٦. إذا أكرمت اللئيم بعضَ الإكرام ظنّ أَنَّك في احتياج إليه.

۷. وَقَفَ أَعرابي بين يَدَيِ المِلك فخاطبه أَفْصَحَ خطابٍ، فأعجبه وأَمَرَ له بصلةٍ.

۸. ينبغي أن نصبر كُلّ الصبر على حوادث الأيّام.

۹. يُعطَى الأولادُ النّاجحون في العلم جائزةً تشجيعا لهم على تحصيل العلم.

۱۰. عيّنت شركة السكة الحديديّة أحدَ شركائها رئيسا على قلم الحسابات اعتمادا على خِبرته وثِقةً بأمانته ونَشاطه.

۱۱. يُعاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً على إِثمِه وعِبرةً لأمثاله.

۱۲. تُشْعَل القناديل ليلا في المُدُن إنارةً للشوارع وهداية للمارّين.

۱۳. كُلّما يدعوني أَبِيْ: "يا سَعِيْدُ" أقول: "لبّيك وسعديك يا سيدي" وأقوم لِامْتثال أمره قيامَ الخادم الوفيّ.

۱٤. فصبرا جميلا يا بُنيّ ولا تكن جزوعا فَإِنّ الصبر من شيمة الشّهم

۱٥. هنيئًا لِأَرْباب النّعيم نعيمُها وللعاشق المسكين ما يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القرآن

۱. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا.

۲. اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا واَكِيْدُ كَيْدًا.

۳. واصْبِرْ على ما يقولون واهْجُرْهم هَجرًا جميلا وذَرْنِى والمكذِّبِينَ أُولِى النَّعْمةِ ومَهِّلْهم قليلًا.

٤. فَلْيَنظرِ الانسانُ الٰى طعامه اَنّا صَبَبْنَا الماء صبّا ثمّ شققنا الارض شَقًّا فَاَنْبتْنَا فيها حَبّا وعِنَبًا وقضبا وزيتونًا ونخلا وَحَدائِقَ غُلْبًا وفاكهةً وابًّا متاعًا لكم ولاَنعامكم.

٥. ولا تقتلوا اولادكم خشيةَ اِمْلَاقٍ، نحن نرزقُهم واِيّاكم.

٦. ومَنْ يفعل ذٰلك ابتِغَاءَ مرضاتِ اللّٰهِ فسوف نُؤتيه اجرًا عظيمًا.

۷. والسّارقُ والسارقةُ فاقطعوا اَيْدِيَهُما جزاءً بما كسبا نَكالًا من اللّٰه.

۸. فَاَخَذْنا هم اَخْذَ عزيزٍ مُقْتَدِرٍ.

مكتوب من تلميذ إلىٰ أخته الكبيرة ذاتِ[1] الثّرْوَة يطلب منها بعضَ ما يلزَمه[2]

أختي المحترمةَ زينةَ السيِّدات!

السّلام عليك ورحمة الله وبركاته،

جميلُ صُنعكِ[3] مَعِيَ قد عوّدني[4] أَنْ أَلجأَ[5] إليكِ في جميع أموري. وإنّي أراني اليوم في حاجةٍ إلىٰ شِراءِ[6] بعضِ أشياءَ تَلْزَمُنِي في المدرسة. فَقَصَدْتُكِ راجيًا من مكارمكِ أن تُرسلي إِلَيَّ لَدٰى[7] أوّلِ فرصةٍ ما تسْمَحُ[8] به نفسُكِ من النّقود لِأَقْضِيَ بها حاجتي وأَحفظَ الباقِيَ تحت يد اللُّزوم،[9] وبذلك يزداد شكري لفضلكِ وتتضاعف محبّتي لك، دُمْتِ لأخيكِ.

أخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

سوالات نمبر ۲۱

۱۔ منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ مفعول بہ کی تعریف کرو۔

---

۱ صاحبِ ثروت، مال دار۔ ۲ لَزِم (س) لازم ہونا، ضروری ہونا، کسی کے ساتھ لگے رہنا۔

۳ جَمِيْلُ صُنْعِكِ تیرا اچھا سلوک۔ ۴ مجھے عادی بنادیا ہے۔ ۵ لَجَأَ (ف) التجا کرنا۔

۶ شِراءٌ: خریدنا، خرید وفروخت۔ ۷ لَدٰى: پاس، بوقت۔

۸ سَمَعَ بِهٖ: اجازت دینا، مناسب جاننا۔

۹ تَحْتَ يَدِ اللُّزومِ: ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کام کے لیے۔

۳۔مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیّرات ہوتے ہیں؟

۴۔کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

۶۔اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

۷۔اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

۸۔مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

۹۔مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

۱۰۔بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لیے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لیے ہو، اور چار میں عدد بتانے کے لیے ہو۔

۱۱۔ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

١. سَجَد المصلّي سَجدتَيْن.

٢. يَمِيلُ الصّالِحُ إلى الفضيلة كُلَّ الْمَيْلِ.

۱۲۔مفعول لہ کی تعریف کرو۔

۱۳۔دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کیے گئے ہوں:

ثِقَةً	تَعْلِيمًا	احترامًا	إِعانَة	إِفادةً
مُكَافَأَةً	طَلَبًا لِلْغِنٰى	رَغْبَةً في العلم	تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ	

۱۴۔ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

١. يتصدّقون ابتِغَاء مَرْضَاةِ اللّٰهِ.

٢. نُتاجِرُ أَمَلًا بِالرِّبح.

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٤. المفعول فيه

۱۔ قرأت الدّرس صباحًا أَمَامَ المعلِّم.

تم نے سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لیے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لیے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور أَمَام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیوں کہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ، یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لیے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسمائے ظرف اکٹھا لکھ دیے جاتے ہیں۔

ظرف زمان:

ثانِية (سیکنڈ)	دقيقة (منٹ)	ساعة (گھنٹہ)	يوم	أُسْبوع
سَنَة	عام (سال)	قَرْن (صدی)	دَهْر (زمانہ، ہمیشہ)	حِين[1]
بُكْرَة (صبح سویرے)	أَصِيْل (شام)	صَبَاح	مَسَاء	لَيْل
نهار	أَبَد (ہمیشہ)	وغیرہ۔		

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذكروا الله بكرةً وأصيلًا.

---

[1] حِيْنَ (ج۔ أَحْيَانٌ) وقت

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مبہم (غیر معین) ہوں:

فَوْق	تَحْت	أَمَام	قُدَّام (آگے، سامنے)	
خَلْفَ (پیچھے)	وَرَاءَ[1] (پیچھے)	قَبْلَ (پہلے)	قُبَيْلَ (ذرا پہلے)	بُعَيْدَ (ذرا پیچھے)
بَعْدَ	إِزَاءَ (مقابل)	حِذَاءَ (مقابل)	تُجَاهَ (طرف، مقابل)	
تِلْقَاءَ (طرف)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ	لَدُنْ[2] (پاس)	لَدٰى (پاس)
بَيْنَ (درمیان)	بَيْنَ يَدَيْ (سامنے، آگے)		يَمِينًا (دائیں طرف)	
شِمَالًا (بائیں طرف)		يَسَارًا (بائیں طرف)		شَرْقًا
غَرْبًا	جَنُوبًا	شَمَالًا[3]	فَرْسَخًا (تین میل)	
مِيلًا	بَرِيدًا (تقریباً بارہ میل کا، ٹپہ، ڈاک، قاصد)۔			

تنبیہ ۱: عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لیے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لیے کہا جاتا ہے، مثلاً هٰذا القول عندي صواب کہہ سکتے ہیں لَدُنِّي صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندي كتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي كتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰى اور عِنْد میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُنْ اور لَدٰى کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور علٰى کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّيْ اور لَدُنَّا تک اور لَدَيْهِ سے لَدَيَّ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۱۱-۴)

---

[1] وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

[2] لَدُنْ اور لَدٰى پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔

[3] شَمَال فتحہ شین سے = اُتر کی جہت اور شِمَال کسرہ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف۔

۳۔ مذکورہ اسمائے ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یَسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کیساتھ استعمال ہوتے ہیں:
فَوْقَ الْجَبَل، تَحْتَ الشَّجَرةِ، جَلَسْتُ یسارَهُ، جَرَیْتُ[۱] مِیْلًا لا فرسخا.

۴۔ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِیْن اور شِمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِيْ لگاتے ہیں: ﴿عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ[۲]﴾[۳] ﴿تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الانهٰرُ﴾[۴] البحر في غَربِ الهند.

۵۔وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بیْت، مسجد، مدرسة، مكّة وغیرہ عموماً فِيْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صلّیتُ في المسجد، سكنت في مكّةَ.[۵]

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسمائے ظروف اکثر بغیر فِيْ کے بولے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجدَ، نزلت قريةً، سكنتُ مَكّةَ.

۶۔بعض اسمائے ظرف مبنی ہیں:

الف: قَطُّ (کبھی) زمانۂ ماضی کے لیے، عَوْضُ (ہرگز، کبھی) زمانۂ مستقبل کے لیے، یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمّہ پر مبنی ہیں: ما شرِبت الخمر قطُّ ولا أَشْرَبُها عَوْضُ.

---

[۱] جرَیٰ (ض) دوڑنا، بہنا

[۲] بیٹھا ہوا۔ [۳] ق: ۱۷ [۴] بقرہ: ۲۵

[۵] مكة غیر منصرف ہے، اس لیے حالتِ جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

ب: حَيْثُ (جہاں، جب کہ، اسلیے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے۔ ضمّہ پر مبنی ہے، یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا[1] مِنْ حَيْثُ[2] اَفَاضَ النَّاسُ﴾[3].

ج: قَبلُ اور بَعْدُ دراصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمّہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾[4] یعنی قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

لَا غيرُ بھی جب مقطوع الاضافت ہو تو ضمّہ پر مبنی ہوتا ہے اگر چہ یہ ظرف نہیں ہے: أنا اٰكُلُ الفواكِهَ لا غيرُ = لا اٰكلُ غيرَها.

تنبیہ۳: بعض اوقات بَعْدُ کے معنی ''اب تک'' ہوتے ہیں: لَمْ يُقْضَ الأمرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

د: هٰهُنا (یہاں) هُنَاكَ اور هُنَالِكَ (وہاں، اس وقت) ثَمَّ یا ثَمَّةُ (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسمائے اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف بھی ہیں: ﴿اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾[5] مَنْ جَالِسٌ هُناكَ؟ ﴿هُنالِكَ دَعا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ﴾[6] ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾[7].

تنبیہ۴: مِنْ ثَمَّ ''اسی لیے یا اسی وجہ سے'' کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمرُ تُزِيلُ العَقلَ ومِنْ ثَمَّ حُرِّمت فِي الإِسْلَامِ.

---

[1] أفاض من المكان: چل پڑنا، یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَيْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔

[2] حیث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے، اس وقت اسکے بعد أَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے: حيث إنه جاهل لم أخاطبه.

[3] بقرہ: ۱۹۹　[4] روم: ۴　[5] مائدہ: ۲۴　[6] آل عمران: ۳۸　[7] بقرہ: ۱۱۵

ھ: أَیْنَ[1] أَنّٰی[2] أَیَّانَ[3] اور مَتٰی[4] یہ الفاظ استفہام کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ أَیْنَ ظرف مکان ہے، أَنّٰی زمان اور مکان دونوں کے لیے آتا ہے۔ أَیَّانَ اور مَتٰی زمان کے لیے آتے ہیں۔ کبھی أَیْنَ اور مَتٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر أَیْنَمَا اور مَتٰی مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ۵: أَیَّان اور مَتٰی کے معنی ایک ہیں لیکن أَیَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: ﴿أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟﴾[5] (جزا سزا کا دن کب ہے؟) أَیَّان ذاهبٌ أنت نہیں کہیں گے۔

و: کُلَّمَا (جب کبھی) رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصۂ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہوجاتے ہیں: ﴿کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نارًا لِلْحَرْب اَطْفَأَها اللّٰهُ﴾[6] (جب کبھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلام رَیْثَمَا صَلَّیْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنّا نَنْتَظِرُك (عرصۂ دراز سے ہم آپ کا انتظار کررہے تھے) قَلَّمَا رأیناه (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

ز: إِذا شرطیہ (جب) إِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ إِذَا عموماً زمانۂ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: ﴿اِذَا السَّماءُ انشقّت﴾[7] (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور إِذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو:

---

[1] کہاں، جہاں۔ [2] کہاں سے، جہاں، جب۔ [3] کب، جب۔ [4] کب، جب۔

[5] ذاریات:۱۲ [6] مائدہ:۶۴ [7] انشقاق:۱

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ ابراهيمُ القواعدَ من البيت واسمٰعيلُ﴾[1] (اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵: إذَا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: ﴿اِذْ هُمَا فِي الغارِ﴾[2] مگر إِذَا[3] فُجائية کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طلعتُ الجبلَ وإذا أسدٌ نائمٌ في الغار[4] کبھی إِذْ بھی مفاجات کیلئے آجاتا ہے۔[5]

تنبیہ ۶: قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إِذْ آیا ہے وہاں اُذْکُرْ یا اُذْکُرُوْا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: ﴿واِذْ يرفع﴾ کے معنی کے لیے جاتے ہیں "یاد کرو جب کہ ابراہیم الخ۔"

تنبیہ ۷: إِذْ کے معنی "اس لیے" بھی ہوتے ہیں: أكرمته إِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ[6] یعنی لِأَنَّهُ، ایسے إذ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ يَوْمَ اور حِيْنَ جب إِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے يَوْمَئِذٍ = يَوْمَ إِذٍ (اس روز، جس روز) حِيْنَئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں إِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگادی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: يَوْمَ إِذْ كان كذا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

---

[1] بقرہ: ۱۲۷

[2] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (توبہ: ۴۰)

[3] إِذَا بعض اوقات مفاجات (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔

[4] میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔

[5] إِذْ فجائية کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَيْنَمَا أنا جالسٌ إِذْ جاء زيدٌ.

[6] میں نے اس کی تعظیم کی اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

تنبیہ ۸: یَوْمَ إِذٍ کو یَوْمَئِذٍ، حِینَ إِذٍ کو حِینَئِذٍ اور وَقْتَ إِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مصدر، کم، اسم عدد، اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جئتُ طلوعَ الشمس (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) کَمْ لَبِثْتَ؟ (=کم یَوْمًا یاکم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ، وقفتُ هذه النَّاحِيَةَ[1] مَشَيتُ كلَّ النّهار یا طُوْلَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّيْلِ.

تنبیہ ۹: تیسری مثال میں کم اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیوں کہ مبنی ہیں۔ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

۵. المفعول معه

۹۔جو اسم واو معیّت (دیکھو سبق ۵۱-۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) سافرتُ وأخاك (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلّمنا عليه وأباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جب کہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہوسکتا۔

پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے ''میں نے اور سڑک نے سیر کی'' یہ ایک مہمل بات ہوجائے گی۔

---

[1] ناحِيَة (ج نواحٍ) جانب

دوسری مثال میں اس لیے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متّصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں: سافرت أنا و أخوك تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیّت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لیے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جب کہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سلّمنا علیه وعلٰی أبیه تو واو عطف ہوگا نہ کہ واو معیّت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق (۶۷) میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیّت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قَدِمَ الأمیرُ وجُنْدُهُ یا وَجُنْدَهُ.

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو:

دخلتُ المدرسةَ وَأَخَاكَ یومَ الأربعاءِ[1]

(دَخَلْتُ) فعل با فاعل، (المدرسة) ظرف مکان، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے (وَ) واو معیّت مبنی برفتحہ (أخا) مفعول معہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متّصل مضاف الیہ، محلاً مجرور (یوم الأربعاء) ظرف زمان، مفعول فیہ۔

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا، دین سے پھر جانا	خَرِیْطَةٌ، خَارِطَةٌ نقشہ (جـ خَرائط)
أَرْضَعَ (ا) دودھ پلانا	دُبُرٌ (جـ أَدْبَارٌ) پیٹھ، چوتڑ، پیچھے
أَسْرٰی (ا-ی) رات کے وقت سیر کرنا (بِـ کے ساتھ) سیر کروانا	رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

اٰلٰی (یُؤْلِيْ) قسم کھانا، عہد کرلینا	شَبَکَةٌ (جـ شِبَاكٌ) جال
بَارَكَ (۳) برکت دینا	عَامِلٌ (جـ عَمَلَةٌ) کام کرنے والا، مزدور، حاکم
بَأْسٌ خوف، مضائقہ	قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
تَفَرَّعَ (۴) شاخ درشاخ ہونا	لَعُبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
حَبَّبَ (۲) محبوب بنادینا، پسندیدہ بنادینا	المسجِدُ الحرام حرمت والی مسجد جس میں خانۂ کعبہ ہے
حَیَّةٌ (جـ حَیَّاتٌ) سانپ	المسجدُ الأقصٰی بیت المقدّس کی مسجد
مَأْرَبٌ (جـ مَآرِبُ) مقصد، غرض، آرزو	

مشق نمبر ۱۰۰

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

۱. إذا أردت أن تعرف الجهاتِ الأربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوع الشّمس، فما كان أَمَامَك فهو الشّرقُ، وما كان خَلْفَك فهو الغَرْبُ، وإلٰى يمينك الجَنوبُ، وإلٰى يسارك الشَّمالُ.

۲. ترٰى خليجَ البنغالِ في الخارطة شرقَ الهند و بحر العرب في غربها.

۳. ترٰى السِّكَكُ الحديديّة في الخريطة كالشَّبَكة متفرِّعةً شرقًا وغربًا وجَنوبًا وشَمالاً.

۴. يشتغل العَمَلةُ طولَ النّهار ويعودون إلى بيوتهم غِيَابَ الشمس وينهضون قُبَيْلَ طلوعِ الشمس ثم يذهبون ثانيًا إلى أعمالهم.

۵. قُرْبَ الحيّة نَمْ وقربَ العقرب لا تجلِس. [مَثَلٌ]

۶. كُلْ بيتَ اليهوديّ ونَمْ بيت النّصرانيّ. [مَثَلٌ]

۷. اللّٰهمّ احفظني بين يَدَيَّ ومن خلفي وعن يَمِيِنيْ وعن شِمالي ومن فوقي ومن تحتي.

۸. كُنْ وجَارَك مُتَوافِقَيْنِ.

۹. مَا لَكَ أيّها التّاجر والمباحثَ الفلسفيّةَ؟

۱۰. كيف حالُك والحوادثَ؟

۱۱. ما لَكَ وإيّاه؟

۱۲. أَمَا تُقيمين وأخاكِ؟

اشعار

وَلِيْ وَطَنٌ آلَيْتُ أَنْ لا أَبِيْعَهُ ... وَأَنْ لَا أَرٰى غيري لهُ الدَّهْرَ[۱] مالِكَا[۲]

وحَبَّبَ أَوْطَانَ الرِّجالِ إِلَيْهِمْ ... مَآرِبُ قَضّٰها الشَّابُ[۳] هُنالِكَا[۴]

فعل مفعول فاعل یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

أَحْسِنْ إِلى النّاس تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ
فَطَالَمَا استعبد الإنسانَ إحسانُ[۵]

---

[۱] الدّهر: مفعول فیہ ہے اسلیے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔

[۲] مالِكَا: وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔

[۳] جوانی۔

[۴] هنالِكا = هُنالِكَ الف زائد ہے۔

[۵] پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابوالفتح البُستی (۴۰۱ھ) کا ہے۔

مشق نمبر ۱۰۱

مِنَ القراٰن

۱. يَعْلَمُ مَا بين ايديهم وما خلفَهم.

۲. سبحٰن الذى اسرٰى بعبده ليلًا من المسجدِ الحرام الى المسجد الاقصى الّذى بٰركنا حَوْلَهٗ.

۳. قال كم لَبِثْتَ قال لبثتُ يومًا او بَعْضَ يَوْمٍ.

٤. والوالداتُ يُرْضِعنَ اولادَهنّ حَوْلَيْنِ كامِلَين.

۵. يا قومِ ادخلوا الارضَ المقدّسةَ الّتى كتب الله لَكم ولا ترتدّوا علٰى اَدْبارِكُم.

٦. قالوا يا موسٰى اِنّا لن ندخلَها ابدًا ما دامُوا فيها فاذْهبْ انت وربُّك فقاتِلا اِنّا هٰهُنا قاعدون.

۷. واذا لَقُوا الّذين اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خَلَوْ إِلٰى شَيَاطِينِهِم قالوا اِنّا مَعَكُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُوْنَ.

مشق نمبر ۱۰۲

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو (جہت) اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔

۲۔ ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔

۳۔ میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔

۴۔ ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نمازِ عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں۔

۶۔ اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔

۷۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لیے ضروری ہے۔

۸۔ میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الْجواب من أختٍ إلٰى أخيها

أَخِي الحبيبَ!

وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته،

بَيْنَما[1] أَنَا في شوقٍ إلٰى أَخبارِكَ وناضِرِ[2] أزهارك إذْ[3] وفدتْ[4] عَليَّ رسالتك المؤرّخة بكذا التي أبدت ما في قلبك المخلصِ من حسن الظّنّ إلٰى أختكَ.

---

[1] بَيْنَما: درمیان اس حالت کے لیے۔

[2] نَاضِرٌ: تروتازہ۔ زھر: پھول یعنی تیری تروتازہ صحت وعافیت کی خبریں۔

[3] إِذْ: اس جگہ مفاجات کے لیے ہے۔

[4] وَفَدَ: آنا۔

يا أُخَيَّ![1] لقد سُرِرتُ على طلبك مِنّي ما أنت محتاج إليه. وحيثُ إنَّكَ نَشِيطٌ في دروسك، حريصٌ على واجباتك، قد بعثت إليك بكذا وكذا من النقود. وإذا[2] بلغني عنك ما يسرّني أَجَزْتُكَ بِأَكْثَرَ ممّا تريد.

هذا، وأرجو أَلّا تؤَخِّرَ عنّي رسالتك، حتّى أكونَ دائما على بَيِّنَةٍ[3] من أمرك، أرشدك الله إلى ما فيه كمالُك. والسّلام

أختكَ

راشدة

سوالات نمبر۲۲

۱۔مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

۲۔کون سی قسم کے اسمائے ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

۳۔ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

۴۔دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:

ذراعَينَ، مِيلَينِ، جَنُوبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،
حَوْلًا كَامِلًا، نصفَ النّهارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

۵۔ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

١. قُمْتُ نصفَ اللّيل.

٢. نِمْتُ بَعْدَ العِشاءِ إِزاءَ الشُبّاكة (کھڑکی) فوقَ السّرير.

---

[1] أُخَيَّ: أخي کا مصغّر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔

[2] إذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لیے جاتے ہیں۔　[3] بَيِّنَة: معلومات۔

۶۔مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۷۔واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

۸۔ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

١. كُلْ مِن هذا الطعامِ وأخاك.

٢. سافرت إلى الشام أنا وأخوك.

٣. ما لكم وإيّاه؟

٤. سافَرَ إبراهيمُ وخالدٌ.

٥. سلّمت عليه وأقاربه.

٦. سلّمنا عليك وعلى عمك.

۹۔مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی (۱) اور (۵) کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٦. الحال

۱۔ ﴿اُذکُروا اللّٰهَ قیامًا[1] وقعودًا[2]﴾[3] شربنا الماءَ صافیًا، کَلَّم زید عَمْرًا راکِبَیْنِ، دخلتُ المسجدَ مُمْتَلِئًا من الناس، اغتسلتُ في الحَوض مملوءً من الماء.

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیًا، راکبین وغیرہ کس لیے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اسلیے منصوب ہیں، کیونکہ تم نے سبق (۱۰-۲) اور سبق (۴۳-۹) میں پڑھا ہے کہ جو ''اسم'' فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ مُمْتَلِئًا ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوْءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲۔ صاحبِ حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (أنتم) ذوالحال ہے، دوسری میں الماء، تیسری میں زید اور عَمرو، چوتھی میں مسجد اور پانچویں میں حوض ذوالحال ہیں۔

---

[1] کھڑے کھڑے۔ [2] بیٹھے بیٹھے۔ [3] نساء: ۱۰۳

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ ''کس حالت میں'' یا ''کس طرح'' کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴۔ حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اٰمنتُ باللّٰہ وحدَہٗ[۱] اس مثال میں وحدَہٗ لفظ جلالۃ (= اللّٰہ) کا حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحد اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: کَرَّ عليٌّ أسدًا.[۲] یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخلوا رجلًا رجلًا.[۳] یا اسم عدد ہو: جاؤوا مَثْنٰی وثُلاثَ ورُباعَ[۴] یا نرخ بتلائے: بِیعَ الزّیتُ رطلا بدرھمٍ[۵] یا وہ موصوف ہو: ﴿اِنّا انزلنٰہ قراٰنًا عَرَبِیًّا﴾[۶] یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: بِعْتُ القَمْحَ یَدًا بِیدٍ.[۷]

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واو حالیہ ہوتا ہے: اُطْلُبِ العِلَم وأنت فَتًی، یا ضمیر غائب: جاء رشید یضحك،[۸] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وھو یَضْحَكُ. (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

---

۱ میں ایمان لایا اللہ پر جب کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

۲ علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا۔　　۳ اندر آؤ ایک ایک آدمی۔

۴ وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر۔　　۵ تیل فی رطل ایک درھم میں بیچا گیا۔

۶ ہم نے اس (کتاب) کو قرآنِ عربی کی صورت میں نازل فرمایا۔ (یوسف:۲)

۷ میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے۔

۸ یضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ھُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

تنبیہ ۱: اگر جَاءَ رَجُلٌ يَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں يَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہوکر) رجل کی صفت ہوگا اسے حال نہیں کہا جائے گا کیوں کہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے، مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ﴿رجع موسٰی الٰی قومه غضبانَ اَسِفًا﴾.[۱]

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں، چناں چہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں: سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْهَبْ سالِمًا وَارْجِعْ غانمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

مشق نمبر ۱۰۳

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. ﴿اٰتيناه الحكمَ صبيًّا﴾.[۲]

(اٰتَيْنَا) فعل بافاعل (هُ) مفعول بہ، ذوالحال (الحكم) دوسرا مفعول (صَبِيًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. ﴿جاءوا اباهم عِشاءً يبكون﴾.[۳]

(جَاءُوْا) فعل بافاعل، اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے (أَبَاهُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ (عِشَاءً) مفعول فیہ (يَبْكُوْنَ) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے۔

پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

[۱] اعراف: ۱۵۰ [۲] ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ (مریم: ۱۲)

[۳] وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔ (یوسف: ۱۶)

سلسلہ الفاظ ۵۴

اٰذٰی (یُؤْذِيْ) ایذا دینا	حَلَّقَ (۲) سر منڈانا
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا	فِجَّۃٌ کچا
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا، سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا
قَلَّبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا	

مشق نمبر ۱۰۴

تنبیہ ۲: ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کی اقسام پہچانو:

١. إذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا.

٢. عِشْ عزيزا أو مُتْ كريما.

٣. ولّى العدوُّ مُدْبِرا.

٤. لا تأكل الفواكه فِجَّةً ولا الطّعامَ حارًّا.

٥. ركبنا الفرس مُسْرَجًا.

٦. قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا.

٧. السُّعَداءُ يشاهدون اللّٰه في الجنّة وجهًا إلٰى وجهٍ.

٨. اِصطفّ التّلامذة أربعةً أربعةً.

٩. يموت التّقِيُّ وقلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره، ويموت الشّقي وضميره يُعَذِّبُه والشّقاوة تترصّده.

١٠. لا تخرج لَيْلًا وَحْدَكَ.

١١. رضيتُ باللّٰه ربًّا وبالإسلام دِيْنًا وبمحمّدٍ رسولًا (ﷺ).

اشعار

أنــت الــذي وَلَـدتْكَ أُمُّك بـاكِيًا والـنّـاسُ حولَك يضحكون سُرورا
فاحرِصْ علٰى عملٍ تكون إذا بَكَوْا فـي يـومِ مـوتِكَ ضـاحكًا مسرورا

مشق نمبر ۱۰۵

من القراٰن

۱. يٰاَيّها الّذين اٰمنوا لا تَقْربوا الصّلٰوةَ وانتم سُكارىٰ حَتّٰى تعلموا ما تقولون ولا جُنبًا.
۲. تراهم رُكَّعًا سُجَّدا يبتغون فضلًا من اللّٰه ورِضْوانا.
۳. لَتَدْخُلُنّ المسجدَ الحرامَ اِنْ شاءَ اللّٰه اٰمِنِيْنَ مُحلِّقين رُءُوْسَكم ومُقَصِّرين لا تخافون.
٤. فتَبسَّم ضاحكًا من قولها.
٥. واذا قاموا الى الصّلٰوة قاموا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النّاسَ.
٦. اِهْبِطوا[1] بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ.
۷. ما كان اللّٰه لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وما كان اللّٰه معذِّبَهم وهم يستغفرون.
۸. واذ قال لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يا بُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنّ الشّركَ لَظلمٌ عظيمٌ.
۹. فما لهم عن التّذكرة مُعْرِضِيْن.
۱۰. واذ قال موسٰى لقومه يا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِي وقد تعلمون اَنّي رسولُ اللّٰه اليكم.

---

[1] هَبَطَ (ض) اُترجانا

۱۱. وَلَا تَمُوتُنَّ اِلّا وانتم مسلمون.

۱۲. واذ قال عیسٰی ابنُ مَریَم یا بنی اسرائیل اِنّی رسول اللّٰہ الیکم مصدّقًا لما بین یدیّ من التّوراۃ ومبشّرًا برسول یأتِی مِن بعدی اسمُہٗ اَحمَدُ.[1]

مشق نمبر ۱۰۶

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔

۲۔ گرم گرم چائے مت پی، کیوں کہ وہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔

۳۔ میں مدرسہ میں داخل ہوا حالاں کہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔

۴۔ میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جب کہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔

۵۔ منافق نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریا کار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۶۔ میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علومِ دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔

۷۔ میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔

۸۔ اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالاں کہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جب کہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

---

[1] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام احمد بھی ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۷. التَّمْيِيْز

١. اشتريت رطلا سَمْنًا. ٢. زَكَاةُ الفطر صَاعٌ[1] شعيرا.[2]

٣. بعت عشرةَ ذراعٍ حريرا. ٤. عندي عشرون فَرَسًا.

٥. على التّمْرة مثلُها زُبْدا.[3] ٦. ما في السماء قَدْرُ راحةٍ[4] سحابا.

.....☆.....☆.....☆.....

١. اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبَنًا. ٢. طاب المكانُ هواءً.

٣. خيرُ النّاس أَحْسَنهم خُلُقا. ٤. أنا أَكْثَرُ مِنْكَ مالًا.

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمیز یا ممیّز کہا جائے گا۔

کیوں کہ تم نے حصّہ سوم سبق (۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اسے تمیز یا ممیّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیَّز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں ممیّز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چناں چہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے، صاعٌ کیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذِراعٌ مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے، عِشرون ایک عدد ہے، مثل اور قدر کسی قسم کی مخصوص مقدار کے

---

[1] صَاعٌ: پالی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ [2] شعیر = جو۔ [3] زُبْدٌ = مکھن۔ [4] رَاحَةٌ = ہتھیلی، آرام۔

نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمیز کے بغیر دور نہیں ہوسکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الإناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب کی تعیین ہوگئی۔

۳۔ کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جب کہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ حدیدًا[۱] (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ممیّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اسکے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگایا ہو یا مضاف ہو، مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵۔ ممیّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے، مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرف باللام ہوسکتا ہے: رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ.

۶۔ وَزْن، کَیْل اور مِساحة کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے کبھی اضافت سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبتُ رطلًا لَبَنًا - رِطْلَ لَبَنٍ - رطلا من اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ.

اشتریتُ کِیسًا[۲] قَمْحًا - کِیْسَ قمْحٍ - کِیسًا من القمح یا من قَمْحٍ.

عندي فَدّانٌ[۳] أَرْضًا - فَدّانُ أَرْضٍ - فَدَّانٌ من الأرض یا من أَرْضٍ.

۱۔ خَاتَمٌ: انگوٹھی، مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے، معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

۲۔ کِیْسٌ (ج۔ أَکْیَاسٌ) تھیلا، بوری۔ ۳۔ پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے۔

۷۔عدد کی تمیز کا مفصّل بیان سبق (۴۴) اور (۴۵) میں لکھا جا چکا ہے۔

۸۔تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز میں سے'' یا ''کس حیثیت سے'' یا ''کس لحاظ سے'' کے جواب میں واقع ہو۔

كنایاتُ العددِ

۹۔ كَمْ (کئی، بہتیرے) كَأَيِّنْ (بہتیرے) كَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔اس لیے ان کو اسمائے کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ان الفاظ میں بھی ابہام ہے۔جس کو دور کرنے کے لیے ممیّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کم استفہامیہ کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: كم كتابًا قرأت؟ اور کم خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: كم كتابٍ قرأتُ کبھی جمع: كَمْ كُتُبٍ قرأتُ. (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جب کہ کم استفہامیہ خود ہی حالت جری میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہوسکتی ہے: بِكَمْ[1] درهمٍ اشتريتَ؟[2] اگرچہ بِكَمْ درْهمًا بھی کہہ سکتے ہیں۔

كَأَيِّن کی تمیز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لیے وہ مجرور ہی ہوسکتی ہے: ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ﴾.[3]

كذا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: أَنْفَقْتُ كذا درهما، عندي كذا دينارا، اشتريتُ الكتاب بِكذا رُبِّيةً.

---

[1] اس جملہ میں (بِ) کی وجہ سے کَمْ حالت جری میں ہے۔　[2] کتنے درہم میں تو نے خریدا۔

[3] بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔(آل عمران:۱۴۶)

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: أَنْفَقْتُ كَذا و كَذا دِرْهَمًا۔[1] كَمْ اور كَأَيِّنْ ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں، مَا کے لیے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ ۱: کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یا قال زَيْدٌ كذا و كذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لیے اکثر كَيْتَ وَذَيْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ یا قال زيدٌ كَيْتَ و ذَيْتَ.

تنبیہ ۲: كَمْ خبریہ اور كَأَيِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا۔

مشق ۱۰۷

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو:

۱. مثقالٌ ذهبًا أرفعُ قيمةً من ثلاثة أَرْطالٍ نُحَاسًا.

۲. زَكَاة الفطر صاعٌ شعيرا أو نصف صاعٍ قمحا.

۳. زَرَعْتُ فَدّانا أَرُزًّا.

٤. خمسةُ أمدادٍ قمحا جيّدا يبلغ ثَمَنُها ثِنْتَيْ عشرةَ قرشا.

۵. شربت فِنجانَ قهوةٍ ورِطْلَي لَبَنٍ.

٦. اللَّيْمُوْنُ البرتقالُ من أَلَذّ الفواكه طُعْمًا وأَحْسنِها منظرا وأطولها بقاء.

۷. اِشرب فنجانا قهوةً بعد الطعام ولا تشربنّ خمرا أبدا فإنّها أقلّ نفعا وأكثر ضَرَرًا وأكبرُ إثما.

۸. جَرَّةٌ[2] ماءً تكفي يوما لِشُرْبِ عَيْلَةٍ[3] صغيرةٍ.

۹. الإنسان أعدل الحيوانِ مزاجا وأكمله أَفْعالًا وأَلْطَفُهُ حِسًّا.

---

[1] میں نے اتنے اتنے درہم خرچ کیے۔ [2] جَرَّةٌ: مٹکا۔ [3] عَيْلَةٌ: کنبہ۔

١٠. صحا[1] الجوُّ فما ترٰی فیه قدرَ راحةٍ[2] سحابا.

١١. عندي ذراعان حريرا وثلاثةُ أذْرُعٍ ثوبًا من الصُّوف.

١٢. فاضَ[3] قلب الوالد سرورا لمّا بلغه أنَّ أولاده ناجحون.

١٣. طاب رئيس المدرسة نفسا إذا رأی التلامذةَ ناجحين.

١٤. خير الأعمال أعْجَلُها عائدةً[4] وأكثرها فائدة.

١٥. بُنَيَّ اقتدٰی بالكتاب العزيز　　فَزِدْتُ سرورا وزاد ابْتِهاجًا[5]

فما قال لي أُفّ في عمره　　لِكَوْنِيْ أبًا ولِكَوْنِي سِراجا[6]

مشق نمبر ۱۰۸

من القراٰن

١. فاللّٰه خَيْرٌ حافظا وهو ارحم الرّاحمين.

٢. فجّرنَا[7] الارض عُيُوْنًا.

٣. لا تَدْرُوْنَ[8] اَيُّهُم اَقْرَبُ لكم نفعًا.

٤. اِنّ الّذين ياكلون اموال اليتامٰى ظُلمًا اِنّما ياكلون فى بُطُونهِم نارًا وسَيَصْلَوْنَ[9] سعيرًا.[10]

---

[1] صَحَا يَصْحُوْ: فضا کا صاف ہوجانا، نشہ اُتر جانا۔ [2] راحَة: ہتھیلی۔

[3] فَاضَ يَفِيضُ: پر ہو کر اُبل پڑنا۔ [4] انجام، نتیجہ۔ [5] اِبتِهاج: خوشی۔

[6] سِـرَاجٌ چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلّص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لیے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔

[7] فَجَّرَ (۲) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ [8] دریٰ يَدْرِيْ: جاننا۔

[9] صَلِيَ يَصْلٰى: جھلسنا، جلنا۔ [10] سعير: دہکتی ہوئی آگ، دوزخ۔

۵. قل هل نُنَبِّئكم بِالْاَخْسَرِين اعمالًا الّذين ضَلَّ[۱] سَعْيُهُمْ فى الحيٰوة الدنيا وهم يَحْسَبُوْنَ اَنّهم يُحْسِنُوْن صُنْعًا.[۲]

۶. فسيعلمون من هو شرٌّ مكانًا واَضْعَفُ جُنْدًا.

۷. والْاٰخرةُ اكبَرُ دَرَجاتٍ واكبر تَفْضِيْلًا.

۸. يٰاَيُّها الّذين اٰمنوا لِمَ تقولونَ ما لا تفعلون كَبُرَ مَقْتًا[۳] عند اللّٰه اَنْ تقولوا ما لا تفعلون انّ اللّٰه يُحِبّ الّذين يقاتِلون فى سبيلهٖ صَفًّا[۴] كَاَنَّهُم بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ.

۹. قل ربِّ زِدْنى عِلْمًا.

۱۰. وَكَاَيِّنْ مِنْ قريةٍ عَتَتْ[۵] عن امر ربِّها ورُسُله فحاسَبْنَاهَا حسابًا☆ شديدًا وعَذَّبْنَاها عذابًا☆ نُكْرًا.[۶]

مشق نمبر ۱۰۹

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔

۲۔ آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔

۳۔ ابھی میں نے دو پیالی[۷] کافی پی ہے۔

۴۔ دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لیے کافی ہے۔

---

[۱] بھٹک جانا، کھو جانا۔　[۲] صُنْعٌ: کام، کاریگری　[۳] مَقْتٌ: سخت ناراضی

[۴] صَفًّا: اس جگہ حال ہے تمیز نہیں　[۵] عَتَا يَعْتُوْ (عَنْ) سرکشی کرنا　[۶] نُكْرًا بہت ناگوار

[۷] فنجانٌ　☆ یہ الفاظ تمیز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

۵۔ محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔

۶۔ اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔

۷۔ ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (أَنْبَهُ) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔

۸۔ میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

۹۔ بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو۔

۱۰۔ یہ گھر طول میں (طُوْلًا) بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

مشق نمبر ۱۱۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. بِعتُ مَنَّيْنِ سُكّرًا.

(بِعتُ) فعل بافاعل (مَنَّيْنِ) مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے، تثنیہ ہے اس لیے اس کا نصب (ـَ) یْنِ سے آیا ہے، ممیّز ہے (سُکّرًا) تمیز ہے اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. خير النّاس أَحْسَنُهم خُلُقًا. (الحديث)

(خَیـرُ) اسم صفت ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے مضاف ہے (الـنـاس) مضاف الیہ مجرور، (أَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے (هُـمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چوں کہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لیے (خُلُقًا) تمیز ہے اور منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ: اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

أَكْمِلِ الْجُمَلَ الآتية بِوَضْعِ ألفاظ التمييزِ المناسِبَةِ في الأماكنِ الخاليةِ.[1]

١. الفِضَّة أَرْفعُ .... من النّحاسِ.

٢. الكُمَّثْرٰى أَلَذُّ مِن التُّفّاحِ ....

٣. الأنبياء أَصدَقُ الناسِ ....

٤. الشمس أكبر .... من القمرِ وأَسْطَعُ ....

٥. دخلتُ حديقة الحَيَوَانات وشاهدت ما فيها من صنوف[2] الحَيَوانِ، فوجدت الزَّرَافَةَ أَطْوَلَها .... والطاؤُوسَ[3] أَجْمَلَها .... والفيلَ أَضْخَمَها .... والأسدَ أشدَّها ....

مشق نمبر ۱۱۲

اِجْعَلْ كُلَّ اسمٍ من الأسماء الآتية تمييزا في جملةٍ مناسِبَةٍ.[4]

سُكَّرًا	بأسًا	طُوْلًا
أَخْلاقًا	رِطْلًا	هَوَاءً
مِنْ بُنٍّ	لاعِبًا	ثَمَنًا
من الكُتُب	مِنْ عَسَلٍ	تِلْمِيْذٍ

---

[1] خالی مقامات میں تمیز کے لیے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو۔

[2] صِنْفٌ (جـ صنوف اور أَصْنافٌ) قسم۔　[3] طاؤوس (جـ طواوِيس) مور۔

[4] آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمیز بناؤ۔

مشق نمبر ١١٣

غَيِّرِ التّمييزَ في الجُمَلِ الآتِيَةِ مِنْ صُوْرَتِه الّتي جاء عليها إلٰى كلِّ صورةٍ أُخرٰى مُمْكِنَةٍ لهُ، وراعِ[1] ما يَسْتَدْعِيهِ[2] ذٰلك من التغيير في المميَّز.[3]

١. رأيت البنت تحمِلُ جَرَّةَ ماءٍ.

٢. مثقالٌ ذهبًا خير من رطل نحاسا.

٣. اشتريت مِائَتَيْ ذِراعٍ كَتّانًا.[4]

٤. هل اشتريت سَلَّتَيْ عِنَبٍ؟

٥. باع التاجرُ قِنطَارًا صابونا.[5]

٦. زكاةُ الفطر نصفُ صاعٍ بُرًّا.

مشق نمبر ١١٤

مَيِّزِ[6] الأَعْدَادَ المذكورةَ في الجُمل الآتِيَةِ بِمعدودات تُنَاسِبُها.

١. في السنة اثنا عشر .... وفي الشهر ثلاثون .... وفي اليوم أربع وعشرون ....

٢. طول الطريق مِائَةُ .... وعرضُهُ عشرون ....

٣. في المدرسة خمسة وستون ومِائتا .... وتسعةَ عَشَر ....

---

[1] راعِ امر ہے رَاعٰی یُرَاعِيْ (٢) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ [2] اِسْتَدْعٰی (١٠) تقاضا کرنا، چاہنا۔

[3] آئندہ جملوں میں ہر ایک تمیز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیّز میں جس تغیّر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔

[4] کتانٌ: لینن سے بنا ہوا کپڑا۔ [5] سو رطل کا ایک وزن ہے، بہت سا مال۔ [6] یعنی تمیز بیان کرو۔

٤. يقطع القطار في الساعة خمسين ....

٥. يشتمل المنزل علىٰ بَهُوَيْنِ[1] وتسع ....

مشق نمبر ۱۱۵

١. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء الكيل.

٢. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء الوزن.

٣. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء المساحة.

٤. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها جمعا مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٥. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مفردا منصوبا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٦. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٧. كوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون المميّز فيها ملحوظا في الجملة.

---

[1] بَهْوٌ (جـ أَبْهَاءٌ، بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لیے جو جگہ بنائی جائے۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۸. المستثنٰی بِـ إِلَّا (إِلّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

ا۔ حصّہ سوم سبق (۴۳-۸) میں مستثنٰی بِـ إِلّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: أكلتُ الفواكه إلّا عِنبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھایا) ما أكلت الفواكه إلّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے)۔

۳۔ مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مستثنٰی متّصل جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو: جاءَ القومُ إلّا زيدًا.

۲۔ مستثنٰی منقطع جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو: جاءت الأفراس إلّا حِمارا.

تنبیہ ا: مستثنٰی منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنٰی بِـ إِلّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے، مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ مستثنٰی منہ مذکور ہو اور إِلَّا سے پیشتر کلام موجب تامّ[1] ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور

---

[1] کلامِ موجب یعنی کلام مثبت اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

استفہام نہ ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائے گا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر إِلَّا سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لم تَتَفَتَّحْ[1] الأزهارُ إلّا وَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ مَا سَلَّمتُ على القادِمِينَ[2] إلَّا الأوّلَ یا إلّا الأوّلِ.

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ إِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں إلّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ما جاء إلّا زيدٌ، ما رأيت إلّا زيدًا، لم أُسافِرْ إلّا مَعَ زيدٍ. ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

۵۔ إِلَّا کے علاوہ الفاظِ استثنائیہ بھی ہیں: غَيْـر، سِوٰى، خَلَا، عَدَا، ما خلا، ما عدا اور حاشا. ان سب کے معنی ہیں ’’مگر‘‘ یا ’’سوا‘‘۔

۶۔ غیر اور سِوٰی اسم ہیں، انکے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ خود لفظ غَيْر کا اعراب مستثنیٰ بِـ إِلَّا کی مانند تین طور سے ہوگا:

١. اِتَّقَدَتِ المصابيحُ غيرَ واحدٍ.

٢. سلَّمتُ على القادمين غيرَ سعيدٍ.

٣. ما عادَ[3] المريضَ عائدٌ غيرَ الطبيب يا غيرُ الطبيب.

٤. لا تعتمِدْ علٰى أحدٍ غيرَ اللهِ يا غيرِ اللهِ.

---

[1] تفتح (۴) کِھلنا، کُھل جانا۔ [2] قادِمٌ سفر سے آنے والے۔

[3] عَادَ (ن) عیادت کرنا، بیمار پرسی کو جانا، لوٹنا۔

٥. لا ينالُ المجدَ غيرُ العاملينَ.

٦. لم يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ غيرَ شاذّةٍ.[1]

٧. لا تَعْتَمِدْ عَلٰى غيرِ اللّٰهِ.

۷۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلامِ عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لیے نحویوں نے ان کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خلا اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لیے ان کے بعد مستثنٰی ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

١. قَطَفْتُ الأزهارَ خلا الوردَ يا الْوردِ.

٢. زُرْتُ مساجدَ المدينة عَدَا واحدًا يا واحدٍ.

٣. قطعت الأشجار حاشا النخيلَ يا النخيلِ.

٤. قرأت الكتاب ما خلا (يا ما عَدَا) صفحةً.

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَيِّءٌ برا
أَعْيٰى (يُعْيِيْ) تھکا دینا، عاجز کردینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَكَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ (مصدر، ض) گمراہی
جَرِيْحٌ (ج جَرْحٰى) زخمی	عَمِهَ (ف) بے راہ بھٹکنا، متحیر ہونا

[1] گلہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی بھیڑ بکری۔

حَاقَ (يَحِيقُ) گھیر لینا، لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (يَخْلُوْ) خالی ہونا، تنہائی میں ملنا	لَا مُحَالَةَ ضرور
دَاوٰى (٣) علاج کرنا	نَيِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (جـ أَدْوَاءٌ) مرض، بیماری	نَيِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۶

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

١. قَدِمَ الجُنودُ إلّا القائد، فَإِنَّهُ مشغول في تَدارُكِ المَرْضٰى والجَرْحٰى وَسَيَقْدَمُ غَدًا وبعد الْغَدِ.

٢. يعيش الناسُ براحة إلّا الكسلان وسَيِّءَ الأخلاقِ.

٣. اِنْتَبَهَ المسلمون إلّا المنافقين منهم، الذين يتّخذون الكفّارَ أولياء بعد ما هم أَظْهروا ما في قلوبهم من العَدَاوَةِ والبَغْضَاءِ وقتلوا كثيرا من المُسلِمِيْنَ ويأبَوْنَ[1] إلّا استعبادَ المسلمين وتذليلَهم.

٤. صادقتُ كُلَّ الجِيرانِ[2] إلَّا المتكبّرين.

٥. لم يَصْحَبْكَ عند موتك إلَّا عَمَلُكَ.

٦. لا يَقَعُ الحالُ إلّا نكرةً مشتقّةً إلّا في بعض الأمثلة يكون الحال معرفة واسما جامدًا.

---

[1] أَبٰى يَأْبٰى: انکار کرنا، (تمام باتوں سے) انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے، یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔

[2] جمع ہے جَارٌ کی، یعنی پڑوسی۔

٧. لم تَخْلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَلِ سِوى ديوانِ ابنِ العَتَاهِيَةِ والخَنْسَاءِ.

٨. ما لي أنيسٌ سوى الكتاب.

٩. ما ساد إلّا ذو العزم (يا ذا العزم) المُجِدُّ المُخَيِّرُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل، وما ذَلَّ إلّا الجاهلُ الكسلانُ البخيلُ ابنُ الغَرَضِ.

١٠. لا يأكُلُ مالَكَ إلّا تقِيٌّ ولا تأكُلُ إلّا مال تَقِيٍّ.

١١. لن أَتّبِعَ غَيْرَ الحقِ ولَنْ أَخْشٰى غيرَ اللّٰهِ.

اشعار

لِكلّ داءٍ دواءٌ يُسْتَطَبُّ بِهٖ إلّا الحَمَاقَةَ أَعْيَت مَنْ يُداويها

.....☆.....☆.....☆.....

أَلَا كلُّ شيء ما خلا اللّٰهَ باطلُ وكلّ نعيمٍ لا مُحَالَةَ زائِلُ

مشق نمبر ۱۱۷

من القرآن

١. وإذْ قلنا لِلْمَلٰئِكة اسجدوا لِأٰدم فَسَجَدُوْا اِلّا اِبْلِيْسَ.

٢. ما هٰذهِ الحيٰوةُ الدُّنْيا الّا لَهْوٌ ولَعِبٌ.

٣. لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلّا بِاَهْلِهٖ.

٤. فما وجدنا فيها غيرَ بيتٍ من المسلمين.

٥. فما ذا بعدَ الحقِّ الّا الضّلالُ.

٦. لا يعلم مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ والْاَرْضِ الغيبَ الّا اللّٰهُ.

٧. هل جزاءُ الاحسانِ اِلّا الاحسانُ.

مشق نمبر ۱۱۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ سب لڑکے کامیاب ہوگئے مگر سست لڑکا۔

۲۔ مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ۔

۳۔ میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی۔

۴۔ مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے۔

۵۔ میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبّر سے۔

۶۔ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے۔

۷۔ آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود۔

۸۔ سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کردیے تھے۔

مشق نمبر ۱۱۹

أَكْمِلِ الجُمَلَ الآتية بِوَضْعِ مستثنیٰ بِـ إِلَّا في الأماكن الخالية وَاشْكُلْه[1] وبَيِّن ما يجوز وجهان في إعرابه.[2]

۱. قدِمَ الحاجّ ....

۲. قرأت الكتابَ ....

۳. لم يَنْجَحْ أَحَدٌ ....

---

[1] شَكَلَ (ن) اور أَشْكَل اعراب لگانا۔

[2] خالی جگہوں میں مستثنیٰ بـ إِلَّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کردو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔

٤. لا تَنْمُوْ[1] الثَّرْوةُ ....

٥. صام الغلام رمضانَ ....

٦. لم يُسَلِّمْ أخوك على أحد ....

٧. لا ينفع الإنسانَ ....

٨. أكلت الفواكِهَ ....

اِسْتَثْنِ بِـغَيْر من الجُمَل الاٰتية واشْكُلِ المستثنٰى وأَدَاةَ[2] الاستثناء.[3]

٩. ما قطعتُ الأزهارَ ....

١٠. لا يبقٰى للإنسان بعد الموت ....

١١. تَصْدَأُ[4] المعادنُ ....

١٢. لم يَصِد الصيّادُ ....

١٣. حضر الوليمةَ[5] جميعُ الأصدقاء ....

١٤. عاد الجنودُ ....

أَتْمِمِ الجُمل الاٰتية بِوَضْع المحذوف منها في الأماكن الخالية.

١٥. .... على غير نفسك.

١٦. .... إلّا قَلَمًا.

١٧. .... إلّا العاملون.

١٨. .... غير اللَّبَن.

---

[1] نما يَنْمُوْ: بڑھنا، ترقی کرنا۔ [2] أَدَاةٌ (جـ أَدَوات) حرف، لفظ، آلہ۔

[3] ذیل کے جملوں میں لفظ غَیـر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنٰی پر غَیـر لگا کر خالی جگہ کو پُر کردو اور مستثنٰی اور لفظ استثنا (یعنی غَیْر) کو اعراب لگاؤ۔ [4] صَدَأَ (ف) زنگ کھانا۔ [5] ولیمة خوشی کا کھانا۔

۱۹. .... ما عدا قائدهم.

۲۰. .... خلا اثنين.

مشق نمبر ۱۲۰

اجعل كُلَّ اسمٍ من الأسماء الأتية مستثنًى منه في جملةٍ مفيدةٍ.[۱]

الأبواب	التُّجّار	المُدُن	الأشجار	البُقُول[۲]
الأزهار	التلاميذ	الطيور	الليل	المُسَافرون

مشق نمبر ۱۲۱

۱. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إِلّا في كُلٍّ منها واجبًا نَصْبُهُ.[۳]

۲. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إِلّا في كُلٍّ منها يجوز صورتين في الإعراب.

۳. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إِلّا في كُلٍّ منها مُعْربًا عَلٰى حسبِ ما يَقْتَضِيهِ مَوْقِعُهُ في الجملة.[۴]

---

[۱] آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنٰی منہ بناؤ۔

[۲] بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی)۔

[۳] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بِـ إِلّا واجب النصب ہو۔

[۴] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بِـ إِلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اسکے اقتضا کے مطابق ہو۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۹. المُنادٰی

۱۔ حصّہ سوم سبق (۴۳-۹) میں تم نے منادیٰ کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے، لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، يَا سَاكِنَيْ مَكَّةَ، يَا سَاكِنِي الْمَدِيْنَةِ یا وہ مشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصود ہو: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ ۱: طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے، لیکن معنی میں طالع الجبلِ کے ہے۔ اس لیے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ يَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے، جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادیٰ مفرد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ، يا رَجُلُ، يا رَجُلَانِ، يا مُسْلِمُوْنَ.

تنبیہ ۲: لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ غیر مرکب ۳۔ غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لیے آیا ہے۔

زيد بنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادیٰ ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں:

۱۔ زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی، لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدَ بْنَ

عَمْرٍو اور یَا زیدُ بْنَ عَمْرٍو.

۲۔اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے، لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیوں کہ وہ مضاف ہے۔

۳۔ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزۂ وصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۳۔کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: ﴿یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾[1]، ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا﴾[2]، یَا رَبِّيْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ﴾[3]

۴۔تم نے سبق (۱۱-۵) میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرف باللام ہو تو یَـا کے بعد لفظ أَیُّهَـا یا أَیَّتُهَـا بڑھانا چاہیے۔کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: ﴿یَـا ایّهـا الـرسولُ بَلِّغْ﴾[4]، ﴿یا ایّتها النفس المطمئنة﴾[5] یا هٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰه. کبھی یَا کے بغیر ہی کہتے ہیں: أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ.

مگر لفظ جلالة یعنی لفظ اللّٰـه کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے، لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یا اَللّٰه کہتے ہیں، اس کی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۵۔منادیٰ یائے متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یَـا غُلامِيْ، یا غلامِيَ، یا غلامِ، یا غلامَا، یا غلامَاه.

یَا أَبِيْ اور أُمِّيْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں: یـا أَبَتِ، یا أَبَتَ، یا أَبَتَا، یا أُمَّتِ، یا أُمَّتَ اور أُمَّتَا.

۶۔ أُمِّيْ اور عَمِّيْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں: یَا ابْنَ أُمَّ (اے میری

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔(یوسف:۲۹) [2] آل عمران:۱۴۷ [3] اعراف:۱۵۱
[4] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔(مائدہ:۶۷) [5] فجر:۲۷

ماں کے بیٹے)، يَا ابْنَ عَمَّ. یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۷۔ تم نے سبق (۴۳) تنبیہ (۷) میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں، منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔

(دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳)

ترخیم

۸۔ کبھی تخفیف کے لیے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: يَا مَالِكُ سے يَا مَالِ یا مَالُ، أَ فَاطِمَةُ سے أَ فَاطِمَ یا أَ فَاطِمُ کہا جاتا ہے، اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادیٰ کو منادیٰ مرخم۔

تنبیہ۳: سبق (۴۹-ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: (۱) يَا (۲) أَيَا (۳) هَيَا (۴) أَيُ اور (۵) أَ. ان میں سے يَا قریب و بعید دونوں کے لیے، أَيُ اور أَ قریب کے لیے، أَيَا اور هَيَا بعید کے لیے آتا ہے۔

ندبہ

۹۔ میت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَة کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر يَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا أُمَّاه، وَابِنْتَاه (اے میری بیٹی)۔

توابع المنادیٰ

۱۰۔ منادیٰ مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَلْ سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: يَا خالدُ صاحبَ الشّجاعةِ، يا زيدُ بْنَ خالِدٍ. اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف

ہو خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: يا رشيدُ الكريمُ الأبِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشيد الظّريفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادیٰ پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادیٰ کی مانند ہوگا، لیکن معطوف پر الْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: يا عبدَ اللّٰه وأَمَتَهُ[1] يا جِبالُ أَوِّبِي مَعَهُ والطَّيْرَ[2]

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶

أَبْشَرَ (ا) خوش خبری پانا، خوش خبری دینا	تَغَانٰی تَغَانِيًا باہم بے نیاز ہوجانا
إِسْفَارٌ (ا۔مصدر) صبح کا اُجالا، کھل جانا	تَكَلَّفَ تَكَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
أَفْتٰی (ا۔و) فتویٰ دینا	جَدٌّ عزت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا
بَغِيٌّ بدکار عورت، باغی	خَلْفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا	دَنَا يَدْنُوْ دُنُوًّا قریب ہونا
رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْيَةٌ (ج۔ لِحًی اور لُحًی) ڈاڑھی
رَفَثٌ گالی گلوچ، ہم بستری	اِمْرَؤُ سَوْءٍ برا مرد
سَمِيْنٌ (ج۔ سِمَانٌ) فربہ، موٹا۔ مؤنث سَمِيْنَةٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	مَهْلًا (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمْهَلْ مَهْلًا) ٹھہر جا، چھوڑ دے
سُنْبُلَةٌ (ج۔ سَنَابِلُ) خوشہ	نَأٰی يَنْأٰی نَأْيًا دور ہونا
صَفْوٌ صاف دلی، صفائی، اخلاص	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا

[1] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔

[2] اے پہاڑو اور پرندو! اس (داود علیہ السلام) کے ساتھ (تسبیح وتہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ (سبا:۱۰) أَوِّبِي امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیوں کہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

ظَلَامٌ اندھیرا، اندھیرا چھا جانا	نَجَا (ن، و) نجات پانا
عَنَّ (ض) پیش آنا، آڑے آنا	نَزَعَ (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا
عَجْفَاءُ (جـ عِجَافٌ) دبلی، کمزور	وِدَادٌ (مصدر-س) دوستی، محبّت کرنا
فاتِحةُ الكتاب سورۃ الحمد (قرآن کا دیباچہ)	وِدٌّ (جـ أَوْدَادٌ) دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور اسم صفت بھی ہے)
فُسُوقٌ گناہ کا کام، بدکلامی	يَابِسٌ خشک

مشق نمبر ۱۲۲

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادیٰ اور لا لنفي الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

۱. يا عبد الرحمٰنِ! احْفَظْ درسك واسْعَ دائما أَنْ تكون أوّلًا في فَصْلِك.[۱]

۲. يا أبا سعيدٍ! هلّا تُعَلِّمُ ولدَكَ اللّغة العربية كَيْ يَسْهُلَ له فهم القراٰن.

۳. أَ يَا ساعيًا في الخير! أَبْشِرْ بِالفَوز العظيم.

٤. هَيَا اٰخِذًا بِيَد الضَّعِيف! سَتُجْزٰى بما يُرْضِيك.

۵. أي زينبُ! تَعَلَّمي القراٰنَ وعلِّميه بَناتِكِ وأولادِكِ.

٦. أَ فاطِمَ! مَهْلًا بعضَ هذا التدلُّلِ.

۷. يا أيّها الشُّبّان من المسلمين! تخلَّقوا بأخلاق الرّسول واهتدوا بهَدْيِ الخلفاء الراشدين، فإنّكم لَمْ تكونوا صالحين للسِّيادة والحكومة ما[۲] لم تُحْسِنوا أخلاقكم.

---

[۱] فَصْلٌ کے معنی جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں۔ [۲] ما ظرفیہ ہے یعنی جب تک۔

۸. السلام عليك، أَيُّها النّبي، ورحمة الله وبَرَكاتُهُ.

۹. لا طاعةَ لمخلوقٍ في معصيةِ الخالق.

۱۰. لا صلاةَ إِلَّا بفاتحة الكتاب.

۱۱. اَللّٰهُمَّ لا مانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، ولا مُعْطِيَ لما مَنَعْتَ، ولا يَنفع ذا الجَدِّ منك الجَدُّ.

اشعار

فصبرا جميلا مُعينَ[1] الملك إِنْ عَنَّ حادثٌ	فعاقبة الصبر الجميل جميلُ
ألم تر أَنَّ الليلَ بعدَ ظَلامِهِ	عليهِ لِإسفار الصَّباح دليلُ[2]

☆.....☆.....

إذا المرء لا يرعاك إِلّا تَكَلُّفًا	فَدَعْه ولا تُكْثِر عليه التأسُّفا[3]
إذا لم يكن صَفْوَ الوِداد طبيعةً	فلا خيرَ في وِدٍّ يجيء تكلُّفَا[4]

☆.....☆.....

فَإِنْ تَدْنُ[5] منّي تَدْنُ مِنْك مَوَدَّتي	وإِنْ تَنْأَ عنّي تَلْقَنِي عنك نائِيَا
كِلَانا غنيٌّ عن أخيه حَيَاتَهُ[6]	ونحن إذا مِتْنا أَشَدُّ تَغَانِيا[7]

---

[1] معينَ الملكِ منادیٰ ہے، حرف ندا محذوف ہے، دراصل یا معينَ الملكِ ہے۔

[2] یہ اشعار طغرائی (المتوفی ۵۲۴ھ) کے ہیں، معین الملک کو تسلّی دے رہا ہے۔

[3] الف زائد ہے جو ترنم کے لیے بڑھایا گیا ہے۔

[4] یہ اشعار حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

[5] پہلا تَدْنُ، دَنا يَدْنُوْ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مؤنث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لیے آخر کا حرفِ علت گرادیا گیا ہے۔

[6] حَيَاتَهُ مفعول فیہ ہے یعنی في مدة حياتِهِ.

[7] ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہوجائیں گے۔

مشق نمبر ۱۲۲۳

من القراٰن

۱. ربَّنا اٰتِنا فی الدُّنیا حسنةً وفی الاٰخرة حسنة وقِنَا عذابَ النّار.

۲. قُلِ اللّٰهمّ مالكَ الملك تؤتی الملكَ مَن تشاء وتَنْزِعُ الملك مِمّن تشاء وَتُعِزُّ مَنْ تشاء وتُذِلُّ من تشاء، بِيَدِك الخيرُ، انّك على كلّ شیء قدير.

۳. يا بَنِی اسراءيل اذْكُروا نِعْمتیَ الّتی اَنْعَمتُ عَليكم.

٤. يٰاَيَّتُها النّفس المطمئنةُ ارْجعِی الٰی ربّكِ راضيةً مرضيّةً.

۵. قلنا يا نارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وسلامًا على ابراهيمَ.

٦. يوسفُ ايّها الصِدّيقُ اَفْتِنَا فی سبعِ بَقَراتٍ سِمَانٍ ياكُلُهُنَّ سبعٌ عجافٌ وسبع سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ واُخَرَ يابساتٍ.

۷. يا اُخْتَ هٰرونَ ما كان ابوكِ امرءَ سَوْءٍ وما كانت اُمُّكِ بغِيًّا.

۸. قال يا ابْنَ اُمَّ لا تاخُذْ بِلِحْيَتِیْ ولا بِرَأسی.

۹. قال يا اَبَتِ افْعَلْ ما تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ إِنْ شاء اللّٰه من الصابرينَ.

۱۰. ذٰلك الكتابُ لا ريبَ فيه.

۱۱. قالوا سُبْحٰنَكَ لا عِلْمَ لَنَا إِلّا ما علّمتنا انّك انت العليمُ الحكيمُ.

۱۲. فلا رَفَثَ ولا فُسوقَ ولا جِدال فی الحجّ.

مشق نمبر ۱۲۴

اردو سے عربی

۱۔اے عبدالکریم! تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔

۳۔اے حاجی اسماعیل کے بیٹو! [يا بَنِي الحاجّ إسماعيلَ] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ۔

۴۔نو جوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔

۵۔اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف ونحو میں تیرے لیے کافی ہوگی۔

۶۔کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔

۷۔میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔

۸۔اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ نجات نہیں ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المجرورات

١. المجرور بالحروف ٢. المجرور بالإضافة

۱۔ کسی اسم کو جر دو ہی صورتوں میں آتا ہے:

۱۔ یا تو وہ کسی حرف جارہ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ من فِضّةٍ۔[1]

۲۔ یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲۔ حروف جارہ کی تفصیل درس (۴۹) میں لکھی جاچکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس (۷) اور درس (۱۱) میں لکھا جاچکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں:

اقسامِ اضافت

۳۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظیّہ　۲۔ معنویہ

اضافتِ لفظیہ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسمائے صفت (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفتِ مشبہ) میں سے کوئی لفظ ہو: سالكُ الطريقِ،[2] مقطوعُ اليدِ،[3] حَسَنُ الوجه[4] اور اضافتِ معنویہ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف اسمائے صفت کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طريق السّالك، وَجْهُ الْحَسَنِ (یہاں حسن خاص نام ہے یعنی حسن کا منہ)۔

---

[1] ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔　[2] چلنے والا۔

[3] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا۔　[4] منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا۔

۴۔ اضافتِ معنویہ میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لیے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اضافتِ لفظیّہ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لیے اس میں بوقت ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے۔ جب کہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جب کہ اس کا مضاف الیہ معرف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: **اَلْـمُتَّبِـعُ الْـحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السّالكُ طريقِ الباطل مخذولٌ، الفاتحا بلاد الشام خالدٌ وأبو عبيدةَ (رضي الله عنهما)، السّاكنو مَكَّةَ والحُجّاجُ كُلُّهم اٰمِنُوْنَ**[1] **اليوم في عهد السلطان ابن السّعود (أيّده اللّٰه بنصره المبين ما دام مُتَّبِعَ السُّنَّة و مُحافِظَ حرمة البلد الأمين).**

مذکورہ بیان کے مطابق **الناصِرُ الرّجلِ** تو کہہ سکتے ہیں مگر **الناصِرُ زيدٍ** نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے **الناصِرُ زيدٍ** کے **الناصِرُ زيدًا** کہیں گے: **خالدٌ الناصِرُ زيدًا** (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس (۷۰) میں ملے گی۔

تنبیہ ۱: اسم صفت کی اضافت کا بیان درس (۲۳) میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵۔ یائے متکلّم (يْ) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو (ي) کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: **كتابِيْ** یا **كتابِيَ**، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ (ه) بھی بڑھا دینا جائز ہے: ﴿كتابِيَهْ﴾ (میری کتاب) ﴿حسابِيَهْ﴾ (میرا حساب)۔
اگر یائے متکلّم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس (ي) کو فتحہ ہی پڑھا جائے گا: **عَصَايَ، قاضِيَّ** (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف

---

[1] محفوظ، مامون۔

مضاف ہوتو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابَیْنِ اور محبّونَ، مُحبّینَ کو کتابايَ، کتابَيَّ اور مُحِبُّوِيَ اور مُحِبِّيَّ کہیں گے۔ قاضونَ سے قاضُوِيَ، قاضِينَ سے قاضِيَّ.

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی
أَحْرَقَ (۱) جلانا	جَزَعٌ سخت پریشانی
أَعْوَزَ (۱) حاجت مند ہونا، کسی چیز کی کمی محسوس کرنا	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا، چوکنا رہنا
أَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا	حَدِيْثٌ بات، دلی خیالات، نیا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا، کھل جانا، خوش ہونا	حَلَّ (ن) داخل ہونا، گرہ کھل جانا
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا، ناخوش ہونا	حِجَّةٌ (جـ حِجَجٌ) برس
اِنْفَرَدَ الگ ہوجانا (ـ لَهٗ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا (ـ بِهٖ) یکتا ہوجانا	حَمِيْمٌ (جـ أَحِمَّاءُ) گہرا دوست، رشتہ دار
اِنْكَبَّ (علٰى شيء) کسی کام میں منہمک ہوجانا	خُيِّلَ (إِلَيْهِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا	دَخَلٌ اُپرا اُپری طور پر
تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ وخواہشات ترک کردینا	رَاهِبٌ (جـ رُهْبَانٌ) تارکِ دنیا
رَوْحٌ رحمت، مدد، راحت	الرُّبَا جمع ہے رَبْوَةٌ کی ٹیلہ، اونچی زمین

سَكَبَ (ن) اُنڈیلنا، بہانا	مُبْتَذَلٌ حقیر چیز، حقیر آدمی
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ، حکومت	مَسْعَاةٌ کوشش
شَوْطٌ (جـ أَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ	مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا	مُقْمِرٌ چاندنی رات
صَاغَ (يَصُوْغُ) بنانا، گھڑنا	مَلِيٌّ طویل عرصہ۔ مَلِيًّا کافی عرصہ تک
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا	مَعَاشٌ زندگی۔ زندگی گذارنے کی جگہ، اسبابِ زندگی
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا، تسلّی دینا	نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا
عَنَفَ (س) تشدد کرنا، دباؤ ڈالنا	نَزْغٌ وسوسہ، فاسد خیال
عِيْشَةٌ زندگی	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا، طول دینا
غَابَ (يَغِيْبُ غِيَابًا) غائب ہونا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (ا) نکاح کروادینا
غَالٰى (يُغَالِيْ بِالشَّيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا	نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بِهٖ) اُٹھا دینا
غَدَرَ (س) بے وفائی، وعدہ خلافی کرنا	نَوْرٌ (جـ أَنْوَارٌ) پھول، سفید پھول
فَطَنَ (ن- لِلْأَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا	وَجَّهَ (إِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
قَائِدٌ (جـ قُوَّادٌ) سالارِ لشکر	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز، جانب
لَغِيَ (يَلْغٰى) بیہودہ بکواس کرنا	وَهْدَةٌ (جـ وِهَادٌ) گہرا گڑھا
لَقّٰى (يُلَقِّيْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا	وَلِيْدٌ (جـ وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
هَا (جـ هَاؤُمْ) ہاں یہ لے، ہاں یہ لو	

مشق نمبر ۱۲۵

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات، مجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافت کی قسموں اور مضاف ومضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القراٰن

۱. وقال الَّذین کَفَروا لا تَسْمَعُوْا لِهٰذا الْقراٰن وَالْغَوْا فیه لعلّکم تَغْلِبُوْنَ.

۲. وَمَنْ اَحْسَنُ قولًا مِمَّنْ دَعا الی اللّٰه وعمِل صالحا وقال اِنَّنِی من المسلمینO ولا تَسْتَوِی الحَسَنَةُ ولا السَّیِّئَةُ ط اِدْفَعْ بالّتی هی اَحْسَنُ ط فَاِذاَ[1] الَّذی بَیْنَك وَبَیْنَهٗ عداوةٌ کَاَنَّهٗ ولِیٌّ حمیمٌ[2]O وما یُلَقّاها الّا الذین صَبَرُوا وما یُلَقّٰها الّا ذو حَظٍّ عظیمO واِمّا[3] یَنْزَغَنَّك من الشیْطٰنِ نَزْغٌ فاسْتَعِذْ باللّٰه ط اِنّهٗ هو السمیع العلیمO

۳. فَاَمّا مَنْ اُوْتِیَ کتابه بیمینه فیقول هاءُ مُ اقْرَءُوْا کتابِیَهْ (=کتابِيْ) اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنّی مُلاقٍ حسابِیَهْO فهو فی عِیْشَةٍ راضِیَةٍO

۴. واَمّا مَنْ اُوْتِیَ کتابَه بِشِمالِهٖ فیقول یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کتابِیَهْ ولَمْ اَدْرِ ما حِسابِیَهْ (=حسابِيْ) یا لَیْتَهَا[4] کانتِ الْقاضِیةُ[5] ما اَغْنٰی عَنّی مَالِیَهْ (=مالِيْ) هَلَكَ عَنِّی سُلْطانِیَهْ (=سلطانِيْ).

۵. قال اِنّی اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هاتَیْنِ علٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمانِیَ حِجَجٍ.

---

[1] یہاں اِذَا فجائیہ ہے یعنی ناگہاں۔ [2] حمیم گہرا دوست، گرم پانی۔

[3] اِمَّا = اگر۔ دراصل اِنْ مَا ہے، اس میں مَا زائدہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵-۱۳)

[4] هَا کی ضمیر حَیٰوة الدنیا کی طرف راجع ہے۔

[5] اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہوجاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

٦. يا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوسُفَ وَاَخِيْهِ ولا تَيْئَسُوْا مِن رَّوْحِ اللّٰه. اِنَّهٗ لا يَيْاَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلّا القومُ الْكٰفِرُوْنَ.

مشق نمبر ۱۲۶

كَتَبَ أمير المؤمنين سيّدُنا أبو بكر الصّدّيق رضی اللہ عنہ إلٰى بعض قُوّاده:

إذا سِرْتَ فلا تَعْنَفْ علٰى أصحابك في السَّير ولا تُغْضِبْ قَوْمَكَ، وشاوِرْهم في الأمر واستعمِلِ العدلَ، وباعِدْ عنك الظُّلم والْجَوْرَ، فإنّهٗ ما أَفْلَح قومٌ ظَلَموا ولا نُصِروا علٰى عدوّهم. وإذا نُصِرْتم فلا تقتلوا وَلِيْدا ولا شيخا ولا امرأة ولا طِفلًا وَلَا تقربوا نخلا ولا تُحْرِقوا زَرْعا ولا تقطعوا شجرا مُثْمِرا. وَلَا تَغْدِروا إذا عاهدتم ولا تَنْقُضوا إذا صالحتم. وستَمُرُّون علٰى قومٍ في الصَّوامِعِ رُهْبانٍ تَرَهَّبُوْا لِلّٰهِ فَدَعُوْهم ومآ[1] انْفَرَدُوا له وارْتَضَوْهُ لِأَنْفُسهم، فلا تَهْدِموا صوامعهم ولا تقتلوهم. والسّلام

مشق نمبر ۱۲۷

اشعار

للطُّغرائي ۵۳۱ھ

غالٰى بِنَفْسِي عِرْفاني بِقِيمتِها ... فَصُنْتُها عن رخيص القدرمُبْتَذَلِ
أَعْدٰى عدوِّك أَدْنٰى[2] مَن وَثِقْتَ به ... فحاذِرِ النّاس وَاصْحَبْهُمْ علٰى دَخَلِ

[1] ان کو اور اس چیز کو جس کے لیے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لیے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔ [2] أدْنٰى بمعنی قریب۔

في وصف الربيع لأبي تَمّامٍ حبيبِ بنِ أَوْسٍ ۲۳۱ھ

يا صاحبَيَّ تَقَصَّيا نَظَرَيْكُما تَرَيا وُجوهَ الأرض كيف تُصَوَّرُ
تَرَيا نهارا مُشْمِسًا قد زانَهُ زَهْرُ الرُّبَا فَكَأَنَّما هو مُقْمِرُ
أَضْحَتْ تَصُوْغ بُطُوْنُها لِظُهورِها نَوْرًا تكاد له القلوب تَنَوَّرُ
دُنْيا مَعاشٌ لِلْوَرٰى حتّٰى إذا
حَلَّ الرّبيعُ فَإِنَّما هِيَ مَنْظَرُ

مشق نمبر ۱۲۸

من ابنة إلٰى أُمّها بعد وصولها إلى المدرسة

سيّدتي الوالدةَ

سلامٌ وتحِيَّةٌ طَيِّبَةٌ من ابنتكِ.

وبَعْدُ فأُخبِرُكِ أَنَّ قَلْبي لم يَغِبْ عنكِ بِغِيابي فإنّكِ لم تزالِيْ حَدِيثي ووُجْهَةَ أَفكارِي. يا أُمّاه! لمّا وصلتُ إلى المدرسة ضاق صدري وأَظْلَمَتِ الدّنيا في عيني حتّٰى خُيِّل إليَّ أنّي لن أعودَ انَسُ[۱] بِمُشَاهَدَتِكِ.

فَفَطَنَتْ لِحَالِيَ المعلّماتُ فلاطَفْنَنِيْ ووجّهن إليّ فوائدَ العلوم والآداب وعَرَّفْنَنِيْ أَنّ البنت لا تكمُلُ تربيتها بدونهما فتذكّرتُ أَنَّه لا تبتغي أُمّي إلّا أَنْ تراني ابنةً كاملةً تَسُرُّ النّاظرين. فكان في هٰذا وذاك جميلُ العزاء والسُّلْوانِ[۲] فنَهَضَتْ بي هِمّتي من وَهْدَة الجَزَع والأَحْزان. وانبسط قلبي بعد الانقباض. فسِرت بحمد اللّٰه شَوْطًا بَعِيْدًا في ميدان التعليم

۱؎ أَنِسَ يَأْنَسُ (بہ) اُنس حاصل کرنا، تسکین پانا۔ ۲؎ سلوانٌ: تسلّی۔

والتهذيب. ولم يُعْوِزْنِي سوى أَدْعِيَتكِ الصّالحة، حتى تُقْرَنَ مَسْعاتي بالنّجاح وأكونَ جديرة للقائلِكِ، نَسأَ اللّٰهُ في بقائك.

والسّلام

ابنتكِ فلانةٌ

مشق نمبر ۱۲۹

الجواب

عزيزتي!

عليكِ السلام ورحمة اللّٰه وبركاته.

قد اتّصلت بنا رسالتُكِ الْمُؤَرَّخَةُ في كذا[1] وبها اطْمَأَنَّ قلوبنا بعضَ الاطْمِئْنان فإنّ فراقَكِ كان حَوَّلَ فَرَحَنَا تَرَحًا وهناءنا عَنَاءً. ولا سِيَّمَا أنا وَالِدَتَكِ[2] فإنّي مَكثت مَلِيًّا أَسْكُب الدّموع الغزارَ آناءَ الليل وأطراف النهار ولم نَزَلْ هٰكذا حتّى وردت عَلَينا رسالتكِ تَصِفُ أحوالَكِ السّارَّةَ وتُبَيِّنُ ما صِرْتِ إليه من جميل الصبر والانكباب على أشغالك المدرسيّة. فحمِدنا اللّٰهَ تعالٰى وسألناه أن يُدِيْمَ عليكِ حُلَّةَ العافية ويرزقَكِ حُسْنَ الثَّبات ويُبَلِّغَكِ مقصودَكِ في أقرب الأوقات ويَحْفَظَكِ من جميع الآفات.

والسّلام

أمّكِ فلانة

---

[1] یعنی ایسے یا فلاں دن میں۔

[2] یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر أَخُصُّ یا أَعْنِيْ کا۔ دیکھو سبق ۶۰-۷(۳)

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ

اَلتَّوَابِعُ

تنبیہ ۱: اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

۱۔ توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو، سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ نعت یعنی صفت ۲۔ توکید (یا تاکید) ۳۔ بدل ۴۔ معطوف

۱. النعت (الصفة)

۳۔ نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الكريم (شریف مرد) الرجل الكريم أبوه (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا، مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائے گا۔
پہلی قسم کی نعت کو اَلنَّعْتُ الْحَقِيْقِيُّ اور دوسری کو اَلنَّعْتُ السَّبَبِيُّ کہتے ہیں۔

۴۔ نعت حقیقی: اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وتثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصّہ اوّل کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوت کے

مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع، یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۷ میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تا کہ بخوبی سمجھ لو:

منعوت واحد

حالت	النّعت الحقيقيُّ	النعت السّببيُّ
رفعی	جاء الرّجُلُ المهذَّبُ. حَضَرتِ السيّدةُ العاقلةُ.	جاء الرجل المهذَّبُ أخواه. حضرت السيّدةُ العاقِلُ زَوْجُها.
نصبی	تَسَلَّقْتُ[۱] شجرةً غليظةً.[۲]	تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظًا جِذْعُها.[۳]
جری	تعَلَّمْتُ في المدرسة العالية.	تـعـلّـمتُ في المدرسة المعروف نظامُها

منعوت تثنیہ

حالت	النّعت الحقيقيُّ	النعت السّببيُّ
رفعی	هاتان صورتانِ جَميلتانِ.	هاتانِ صورتانِ جميلٌ إطَارَاهُما.[۴]
نصبی	اشتريتُ بِساطَينِ[۵] شرقيَّين.	اشتريتُ بساطين شرقِيًّا نَقْشُهُمَا.
جری	أَبْصَرْتُ[۶] بِطَائِرَيْنِ غَرِيْبَيْنِ.	أبصرت بطائرين غريبٍ شَكْلُهُمَا.

---

۱ چڑھ جانا۔ ۲ غليظة موٹا، کثیف، گاڑھا۔

۳ جِذْعٌ (ج جُذوعٌ) تنا درخت کا۔ ۴ إطارٌ: فریم۔

۵ بِسَاطٌ: فرش۔ ۶ أَبْصَرَ (ا) دیکھنا، کبھی اس کے بعد (ب) زیادہ کر دیتے ہیں۔

منعوت جمع

حالت	النّعت الحقيقيّ	النعت السّببيّ
رفعی	هٰؤلاء بناتٌ عاقلاتٌ.	هٰؤلاء بناتٌ عاقلٌ اٰباؤُهنّ.
نصبی	عاشرتُ إِخْوَانًا مُوْسِرِينَ.[1]	عاشرتُ إخوانا مُوْسِرًا اٰباؤُهم.

.....☆.....☆.....

النّعت الحقيقيّ مُفْرَدَةٌ	النّعت الحقيقيّ جملةٌ فعليّةٌ
هٰذا عَمَل نافعٌ.	هٰذا عملٌ يَنْفَعُ.
أبصرت رجلا سابِحًا.[2]	أبصرت رجلًا يَسْبَحُ.
نظرت إلٰى عينٍ[3] جاريةٍ.	نظرتُ إلٰى عينٍ تَجْرِيْ.
النعت مُرَكَّبٌ إِضافِيٌّ	النعت جملةٌ اسميةٌ
مضٰى يومٌ شديدُ الحرّ.	مضٰى يومٌ حرُّهٗ شديد.
أَوْقَدْتُ مِصْباحًا قويَّ النّور.	أوقدتُ[4] مصباحًا نورُهٗ قويٌّ.
نَصِيْدُ[5] في بِرْكَةٍ[6] كثيرةِ السَّمَكِ.	نصيد في بركةٍ سَمَكُهَا كثيرٌ.

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفت اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصّہ اول درس ۶ تنبیہ ۱)۔ اسی طرح صفت، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے:

---

[1] مُوْسِرٌ غنی۔ [2] سَبَحَ (ف) تیرنا۔

[3] چشمہ۔ [4] أَوْقَدَ (ا) سلگانا، جلانا۔

[5] صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا۔ [6] بِرْكَةٌ (ج۔ بِرَكٌ) تالاب، حوض۔

حال	نعت	خبر
جاء الولد ضاحكًا.	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ.	هٰذا الولدُ ضاحكٌ.
جاء الولد يَضْحَكُ.	هٰذا ولدٌ يَضْحَكُ.	هٰذا الولدُ يَضْحَكُ.
جاء الولد ضاحكًا أخوه.	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ أخوه.	هٰذا الولد ضاحك أخوه.
أَعْجَبَتْنِيْ هاتانِ الصّورتانِ جميلًا منظرهُما.	هاتان صورتان جميلٌ منظرُهُما.	هاتان الصّورتان جميلٌ مَنْظَرُهُمَا.

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذا الولد اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہوسکتے ہیں۔

تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جَاءَ کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحكا نکرہ ہے۔ اس لیے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں يَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟

ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لیے يضحك اس کی صفت ہوسکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لیے يضحك جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك أخوه اور جميل منظرهما جملہ اسمیہ ہوکر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفت ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ نعت (صفت) کے لیے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، خَالِدُ الْبَرْمَكِيُّ، هٰذا الرجل، زيدٌ هٰذا، ابن الملك هٰذا، أَبْنَاؤُنا هٰؤلاء.

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفت ہے، حالاں کہ وہ اسم جامد ہے۔

مشار الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفت بنایا جاسکتا ہے۔

دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مشار الیہ ہے، اسے اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسمِ علَم کی صفت ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفت ہے۔

تنبیہ ۲: پہلی مثال زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زيدٌ موصوف ہے اور اِبْنُ عَمْرٍو اس کی صفت۔ اس میں دو باتیں تمھیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلا وجہ حذف کردی گئی ہے۔

دوسری یہ کہ اِبْن کا ہمزۂ وصل کتابت سے بھی ساقط کردیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لیے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: تمھیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸

أَبْصَرَ (ا) دیکھنا، کبھی اسکے بعد (ب) زائد کرتے ہیں	إِطَارٌ (جـ إِطَارَاتٌ) فریم
أَدِيْمٌ کسی چیز کی سطح، چمڑا کمایا ہوا	أَطْفَأَ (ا) بجھا دینا، افسردہ خاطر کر دینا
أَرْشَدَ (ا) راہ بتانا	أَطْرَبَ (ا) خوش کرنا
اِزْدَحَمَ (۷- دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا	اِقْتَلَعَ (۷) اُکھڑ جانا۔ (ا) اُکھیڑ دینا
اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ، ہجوم	بَاخِرَةٌ دُخانی جہاز، آگبوٹ
بَاسِلٌ جواں مرد، بہادر	بِرْكَةٌ (جـ بِرَكٌ) تالاب، حوض
بِسَاطٌ فرش	غَنَّاءُ (مؤنث ہے أَغَنُّ کا) گھنا، گھنی
بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا، بکھیر دینا	قَارِسٌ سخت سردی
بَلَّلَ (۲) تر کر دینا	قُبَّةٌ (جـ قِبَابٌ) قبہ، گنبد
ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا	لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا
جَلَبَةٌ شوروغل	لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے
حِذَاءٌ (جـ أَحْذِيَةٌ) جوتا، بوٹ	مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا
اَلْحَانِي (از حَنٰى يَحْنُوْ) محبّت اور پیار کرنے والا	مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گل دان
حَيٌّ (جـ أَحْيَاءٌ) محلّہ، قبیلہ، زندہ	مُمْطِرٌ (از أَمْطَرَ) برسانے والا
سُيَّاحٌ (جمع ہے سَائِحٌ کی) سیر وسیاحت کرنے والے	مُنْعِشٌ (از أَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا
سَبَحَ (ف) تیرنا	مُوْسِرٌ (از أَيْسَرَ) غنی، خوش حال

سُکْنیٰ گھر، رہنے کی جگہ	مُسْرَجٌ (از أَسْرَجَ) زین کسا ہوا
شَعْبٌ (ج شُعُوْبٌ) قوم، قبیلہ، عوام	مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ
صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا	مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت، حد سے زیادہ نہ کم نہ زیادہ
ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا	نَزَحَ (ف) دور جانا، سفر کرنا
ضَوْضَاءُ چیخ پکار	هَابَ (يَهَابُ) ڈرنا
عَالَ (يَعُوْلُ) پرورش کرنا	هَادِئٌ خاموش، پرسکون
هِنْدَامٌ وضع قطع، لباس	

مشق نمبر ۱۳۰

ميِّز النّعتَ الحقيقيَّ مِنَ السَّبَبِيِّ في العبارة الآتية[1]

القاهرةُ مدينةٌ عظيمة تُضارِع كثيرا من المدن الأوربيةِ[2] في جمالها ورَوْنَقِها. وقد زاد سُكّانها في الأيّام الأخيرة زيادة عظيمة. وفيها كثيرة من الميادين الواسعة والحدائق الغنّاء. وإذا طُفْت في أَنْحائها وجدتَ قصورا شامِخا بُنْيانُها ومساجدَ عاليةً قِبابُها وأحياءً مُتّسِعَةً شوارعُها. ووجدت مصانع ومَتاجِرَ وعملا وعُمّالا. وفي كُلّ شِتاء يَنزَحُ إليها السيّاحُ المُوْسِرون من الأقطار القارس بردُها، فيقيمون ما[3] شاؤوا تَحْتَ سَمائِها الصّافي أَدِيْمُها ويتمتّعون بهوائها المُعتدِل الجميل.

---

[1] آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو، یعنی دونوں کو پہچانو۔

[2] یورپین۔　[3] اس جگہ ما ظرفیہ ہے، یعنی جب تک۔

مشق نمبر ۱۳۱

عَيِّنْ في الجُمَلِ الآتية النُّعوتَ والأَخْبارَ والأحوالَ[1]

١. لا تَزُرْ أحدا والسّماءُ مُمْطِرةٌ حتّٰى لا تدخلَ عليه مُبَلَّلَ الثِّيابِ، مُلَوَّثَ الحِذاء، فإنّ ذٰلك عيبٌ كبيرٌ.

٢. الإمام العادل كالأَبِ الحانِيْ علٰى وُلْدِهٖ، يَعُوْلُهم صِغارًا ويُرشِدهم كِبارًا.

٣. البُرتقالُ[2] فاكهة لذيذٌ طَعْمُها، طَيِّبَةٌ رائحتُها، وهو من فاكهة الشِّتاء الطويلةِ البقاءَ.

٤. الأماكن الهادئةُ خير للسُّكْنٰى من المساكن المملوءة بالجَلَبة والضَّوضاء.

مشق نمبر ۱۳۲

ضَعْ في كلّ مكانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا[3]

١. الهواء .... مُنعِشٌ للأجسام.

٢. الماء .... مُضِرٌّ شُرْبُهٗ.

٣. المناظر .... تُشَرِّح النفوسَ.

٤. الأشجار .... تُظَلِّلُ المارّةَ.

٥. يَثِقُ الناس بالتاجر ....

٦. الهواء .... يُشَبِّط القُوَى البدنيّةَ.

٧. الحذاء .... يَضُرُّ القَدَمَ.

---

[1] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو، یعنی ہر ایک کو پہچانو۔ [2] سنگترہ۔

[3] (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو، یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔

٨. يُسَرّ الآباء بالأبناء ....

٩. لا تَسْكُن الأماكنَ ....

١٠. تُكَرِّم الشعوبُ رِجالَها ....

مشق نمبر ۱۳۳

ضَعْ في كلّ مكانٍ خالٍ منعوتا مناسبا

١. .... الباسِلون لا يَهَابون الحربَ.

٢. الذهب .... نفيس.

٣. .... الكثيرُ يُطْفِئُ صاحِبَهُ.

٤. ظهرت في السماء .... كثيفة.

٥. هَبّت .... واقْتَلَعت الأشجارُ.

٦. نزل من السماء .... غزيرٌ.

مشق نمبر ۱۳۴

كَوِّنْ[1] جُمَلًا تكون فيها الأوصافُ الآتيةُ نَعْتا

كريمةٌ طِباعُهم باسقةٌ فُروعها سخيّ مُؤَثِّر كلامُه

نظيفةٌ مَلابِسُه حَسَنٌ هِنْدامُه ساطعٌ نورُه عالياتٌ

مشق نمبر ۱۳۵

كَوِّنْ جُمَلًا تكون فيها الأوصافُ الآتيةُ نَعُوتا سببيّة[2]

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

---

[1] كَوِّنْ (۲) بنانا۔

[2] ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسمائے صفت) نعت سببی واقع ہوں۔

مشق نمبر ۱۳۶

حَوِّلْ[1] النّعتَ المفردَ إلى المثنّٰى والجمع مذكّرا ومؤنّثا في الجُمْلة الاٰتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ.

حَوِّل النعوتَ المفردة في الجُمَلِ الاٰتية إلٰى جُمَل وَصُفيّة

۱. مررتُ بِحَيٍّ مُزْدَحِمٍ بِالسُّكّانِ.

۲. سمعت صوتا مُطْرِبا.

۳. نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً.

٤. سَقَيْت كلبا لاهِثًا.

٥. قليلٌ مُدَبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبَعْثَرٍ.

٦. اِقْبَلْ نُصْحا نافعا مِن أَخٍ مُخْلِصٍ.

حَوِّل الجُمَلَ الوصفيّةَ إلى النعوت المفردة

۱. قابلتُ ولدًا يَصِيْحُ.

۲. سمعت خطيبا يؤثِّر في سامعيه.

۳. أُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتْقِنُ عَمَلَهُ.

٤. شاهدتُ قطارا سَيْرُه سريع.

٥. عَطَفْتُ علٰى فقيرٍ نَفْسُه عفيفةٌ.[2]

٦. رَكِبْتُ باخِرةً غُرَفُها جميلةٌ.

---

[1] حَوَّلَ پھیر دینا۔ [2] عَفِيْفٌ: برائی سے بچا ہوا، پاک دامن۔

حَوِّل الأحوالَ الّتي في الجمل الآتية إلى النّعوت

١. جاءت البنت تضحك.

٢. ركِبتُ الحصانَ مُسْرَجًا.

٣. ظهر النُّورُ ساطِعًا.

٤. أبصرنا البرق يَلْمَعُ.

غَيِّرْ[1] كلّ جملة من الجمل الآتية لتجعلَ الأخبارَ الّتي بها نُعُوتا

١. الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها.

٢. الحديقة ناضرةٌ أزهارُها.

٣. الدرس مفهوم مَعْناهُ.

٤. الزهرة ناصِعٌ[2] بَياضها.

مشق نمبر ۱۳۷

١. كوِّنْ ستَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كلُّ واحدٍ منها على نعت حقيقيٍّ مَعَ اخْتلاف النعوت في التذكير والتأنيث والإِفْراد والتثنية والجمع.

٢. كوِّن ستَّ جملٍ تشتمل كلّ واحد منها على نعت سَبَبِيٍّ مع اختلاف النعوت في التذكير والتأنيث والإِفْراد والتثنية والجمع.

٣. كوِّن ستَّ جُمَلٍ يكون النعت في الثلاث الأولى منها جُمْلةً اسمية وفي الثلاث الأُخرى جملةً فعليّة.

٤. كوِّن ستَّ جمل يكون الحال في الثلاث الأولى منها جملةً اسمية

---

[1] غَيِّرَ (۲) بدل دینا۔ [2] ناصع: خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں۔

وفي الثلاث الأُخرٰى جملة فعليةً.

۵. ركِّبْ[1] سِتَّ جُمَلاتٍ يكون الخبر في الثلاث الأُولٰى منها جملةً اسميةً وفي الثلاث الثانية جملة فعلية.

مشق نمبر ۱۳۸

میرا کمرہ

تنبیہ: ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو، ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے، میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوب صورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں، تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے خوب صورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں، اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ[5] اور بُناوٹ[6] بے حد[7] خوب صورت ہے۔ ایک خوب صورت پلنگ ہے جس کے پائے[8] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُرلطف ہے۔ ایک

---

[1] رَكَّبَ (٢) مرکب کرنا، بنانا۔ [2] ضَيِّقٌ. [3] مُرْتَفِعٌ. [4] مِصْرَاعٌ. [5] صُنْعٌ.
[6] نَسْجٌ. [7] جِدًّا، غايةً. [8] پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمة (ج قوائِمُ) کہتے ہیں۔

طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[۱] سنہری[۲] ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوب صورت گل دان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی[۳] مختلف رنگ کے خوش بو دار پھول[۴] لایا کرتا[۵] اور اس میں سجاتا[۶] ہے۔ لہٰذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا[۷] جنّت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں، پس اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور اسی کے لیے شکر ہے۔

---

۱ إِطَارٌ (ج۔ إِطَارَاتٌ). ۲ مُذَهَّبَةٌ. ۳ اَلْبُسْتَانِيُّ. ۴ رَيْحَان (ج۔ رَيَاحِيْنُ).

۵ یعنی لاتا ہے اور..... ۶ رَتَّبَ، زَيَّنَ. ۷ كَأَنَّهَا.

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

۲. اَلتَّوْكِيد يا التّأكيد

ا۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:

۱. حَادَثَنِي الوزيرُ نَفْسُهُ.[1]
۲. قابلتُ الوزيرَ عينَهُ.[2]
۳. كتبت إلى الوزيرِ نَفْسِهِ.[3]
۴. اِمْتَلأَ الحوضُ كُلُّهُ.[4]
۵. قرأتُ الكتابَ كُلَّهُ.
۶. فرغتُ من الأعمال كُلِّها.[5]

......☆......☆......

۷. نَجَحَ الأَخْوانِ كِلاهُما.[6]
۸. عَظِّمِ الوالِدَيْنِ كِلَيْهِما.
۹. سَكَنّا في المنزلينِ كِلَيْهِما.
۱۰. نَجَحَتْ أُخْتَايَ كِلْتَاهُما.
۱۱. أُحِبُّ أُخْتَيَّ كِلْتَيْهِما.
۱۲. رضِيتُ بِأُخْتَيّ كِلْتَيْهِما.[7]

......☆......☆......

۱۳. رأيتُ التِّمْساحَ[8] التِّمْساحَ.
۱۴. ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلالُ.
۱۵. لا، لا أَخُوْنُ[9] العهدَ.
۱۶. أنت الملومُ[10] أنت الملومُ.

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہا حَادَثَنِي الوزيرُ تو چوں کہ وُزَرا سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لیے سامع کو شک ہوسکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی

---

[1] مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔ [2] میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔
[3] میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ [4] حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ [5] میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔
[6] دونوں بھائی کامیاب ہو گئے۔ [7] میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔
[8] تِمْساح (ج تَماسِيح) مگرمچھ۔ [9] خَانَ (يَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔
[10] مَلُوْمٌ (اسم مفعول از لام يلوم) ملامت کیا ہوا۔

ہوگی، لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہٗ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مؤکد کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ا: نَفْس کی جگہ عَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلٌّ کی جگہ جَمِیْعٌ بھی آ سکتا ہے۔ کِلا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لیے مخصوص ہیں یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرا دیا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے۔

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶۔ ضمیر متّصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

١. قُمتُ أنا بالواجب.[1]	٢. ما رآكَ أنت أحدٌ.[2]
٣. سلّمتُ عليه هُوَ.[3]	٤. أُسْرِجُ أنا الفرسَ.[4]

---

[1] میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ [2] تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔

[3] میں نے اسی کو سلام کیا۔ [4] میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔

۵. اِفْتح أنت النّافذة.[۱] ٦. فريد قرأ هو الكتابَ.[۲]

شروع کی تین مثالوں میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بعد کی تین مثالوں میں ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لیے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷۔ اگر ضمیر متّصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائے گی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قمت أنا نفسِيْ بالواجب.[۳] ۲. قاماهما أَنْفُسُهُما.

۳. جاؤوا هم أنفسهم. ٤. أُسْرِجُ أنا نفسِي الفرس.

۵. اِفْتَحْ أنت نفسُكَ النافذةَ. ٦. فريدٌ قرأ هو نفسُه الكتابَ.

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ۲: یاد رکھو نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان أنفسهما یا أَعْيُنُهُما کہیں گے، نَفْسَاهُما نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳۹

عيِّنْ في العبارات الآتية التوكيدَ والمؤكَّدَ وَاشْكُلْهما و مَيِّزِ التوكيدَ اللّفظيَّ من المعنويّ

۱. يُثْنِيْ[۴] الناسُ جميعُهم على العاملِ[۵] المُجِدّ.[۶]

---

۱ تو ہی کھڑکی کھول دے۔ ۲ فرید نے ہی کتاب پڑھی۔ ۳ میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔

۴ أثنى عليه: تعریف کرنا، یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔

۵ کام کرنے والا، مزدور۔ ۶ دل لگا کر کام کرنے والا۔

٢. الملكُ كلُّه لله.

٣. كنتَ أنتَ الرّقيبَ[1] عليهم.

٤. تَفَقَّدْتُ[2] أنا نفسي أشجارَ البستان كلّها فوجدتها جميعها مُثْمِرَةً.[3]

٥. أَطِعْ والِدَيْك كِلَيهِما واعطِفْ[4] علٰى إخوتك جميعهم.

٦. إِيّاكَ إِيّاكَ والنمِيمةَ.[5]

٧. عاد الرسولُ عينُه يَتَحَمَّلُ[6] البُشْرٰى.

٨. ركبت الزّورقَ[7] عينَه مع صديقَيَّ كِلَيهِما.

٩. أَجَلْ أَجَلْ، سَيَلْقَى الْجانِيْ[8] جزاءَه.

١٠. وَاسَيْتُهُ[9] أنا نفسي أكثرَ مِمّا واساه أَخَوَاه أَنْفُسُهما.

١١. حَذارِ[10] حَذارِ مِن الإهْمالِ.[11]

١٢. قد قامت الصّلاةُ قد قامت الصّلاةُ.

١٣. إِنَّ المعلِّم والطبيبَ كليهِما　　لا ينصحان[12] إذا هما لم يُكْرَمَا

١٤. إذا كان ربُّ الدّارِ بالدَّفِّ ضارِبا　　فَشِيمَةَ أهلِ الدار كُلِّهِمُ الرّقصُ

من القرآن

١٥. فسجد الملٰئكة كُلُّهم اجمعون اِلّا ابليسَ اَبٰى اَنْ يكونَ مع الساجدين.

---

[1] نگہبان۔　[2] تفقّد (۴) جانچنا، تلاشی لینا۔　[3] مُثْمِرٌ: پھل دار۔

[4] عَطَفَ (ض، علیه) مہربانی کرنا۔　[5] نمیمة: چغلی۔　[6] خوش خبری اٹھائے ہوئے یعنی لیے ہوئے۔

[7] کشتی۔　[8] مجرم، گناہ گار۔　[9] وَاسٰی (۳) غم خواری کرنا۔

[10] حَذَارِ (اسم الفعل ہے) بچ، دور رہ۔　[11] وقت ضائع کرنا۔　[12] نَصَحَ (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا۔

۱۶. كَلّا (بیشک) اذا دُكَّتِ الارضُ دَكًّا دكًّا وجاء ربُّك والْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا.

۱۷. وما تُقَدِّمُوْا لِاَنْفسكم من خَيرٍ تجدوه عند اللّٰه هو خيرا واَعْظَمَ اجرًا.

۱۸. فلمّا تَوفَّيتَنى كُنتَ انتَ الرقيبَ[1] عَلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۱۴۰

ضع في كلّ مكان خالٍ توكيدا معنويّا مُناسبًا

۱. بِعتُ ثمر البستان ....

۲. أبوه وأخوه .... يعطفان عليه.

۳. احفظ عينيك .... من وَهُجِ[2] الشمس.

٤. أخوك .... هو الذي نَقَلَ الخَبَرَ.

٥. العقلاء .... يكرهُون الشِقاق.

٦. زارنا المدير ....

ضع في كلّ مكان خالٍ مؤكّدا مُناسبًا

۱. .... أنفسهم لا يُحبّونه.

۲. .... كُلُّها نظيفة.

۳. .... لا أُفْشِيَ[3] سِرَّ الصَّديق.

٤. .... كِلْتاهُما مُلَوَّثتان بالمداد.

٥. .... الصدقَ يا فتىٰ.

٦. أَحْسِن إلٰى .... كِلَيْهِما.

---

[1] نگہبان۔ [2] تیز چمک۔ [3] أَفْشى (ا) ظاہر کرنا۔

٧. عاوَدَ[1] المريضَ .... عينُه.

٨. نُثْنِي .... أنفسُنا على المجدّ.

كَوِّنْ جُمَلًا تجيء فيها الألفاظ الاٰتية مؤكّدةً توكيدًا معنويا بِحَيْثُ[2] تقعُ الألفاظ مرّةً مرفوعةً ومرّةً منصُوبةً ومرّةً مجرُورة

الحاكم	المسافرون	البُسُطُ[3] الشرقيّة	الفتاة المُهذَّبة
الجوَادان	الشجرتان	الرجال الموسرون	القاضي

صُغْ[4] من الجُملة "لا يَنْجحُ الْكَسْلَانُ" أربعةَ أمثلة لتوكيد الاسم والفعل والحرف والجُملةِ توكيدا لفظيّا

مشق نمبر ۱۴۱

أَكِّدْ ما في الجمل الاٰتية من الضمائِر المتصلة البارزة أو المستترة توكيدا لفظيّا

١. اكتبوا ....

٢. اِذهبا .... إلى البستان.

٣. من أَنْبأَكم .... بهٰذا؟

٤. سَأُسافر .... إلٰى لُبْنانَ.

---

[1] عَاوَدَ: بیمار کی خبر لینا۔ [2] بِحَيْثُ: اس طرح کہ۔

[3] بُسُط جمع ہے بِسَاطٌ (=فرش) کی۔

[4] صَاغَ (ن) گھڑنا، بنانا۔ صُغْ یعنی بنالے، گھڑلے۔

٥. رَتِّبْنَ .... المائدة.

٦. أَتَتْنَا .... الأَخْبارُ.

٧. لَمْ يُسَلِّم عليه .... أحدٌ.

٨. دَعْ .... المزاحَ.

مشق نمبر۱۴۲

أَكِّدْ ضمائرَ الرفعِ المتصلةَ البارزة والمستَتِرَةَ توكيدًا معنويًّا بالنفس والعين[1]

١. اِجْلِسْ .... حيثُ أَجْلِسُ.

٢. عُوْدوا[2] .... المريضَ.

٣. تعوّدي .... الحِلْمَ.

٤. اُدْرُسْنَ .... التدبيرَ المنزليَّ.

٥. اشتريت .... أثاث المنزل.

٦. اسرجا .... الخيل.

٧. خرج محمد وعاد .... بعد ساعة.

٨. هل سمعتم .... هٰذه القصّة.

مشق نمبر۱۴۳

١. كَوِّنْ ثلاث جمل يجيء فيها المثنّٰى مؤكّدًا بِـ "كِلا أو كِلْتا" بحيث

---

[1] ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کردو۔

[2] عَادَ يَعُوْدُ: عیادت کرنا، لوٹنا۔

يكون في الأولٰى مرفوعًا وفي الثانية منصوبًا وفي الثالثة مجرورًا.

٢. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كّلٌّ منها علٰى توكيدٍ بالنفس أو العين، ويكون المؤكّدُ في الأُولٰى جمعَ مذكرٍ سالما، وفي الثانيةِ جمعَ مؤنثٍ سالمًا، وفي الثالثة جمعَ تكسيرٍ.

٣. كَوِّنْ ثلاث جمل تشتمل كلّ منها علٰى توكيدٍ بـ "كُلٍّ أو جميع" ويكون المؤكَّدُ في الأولٰى مفردًا وفي الثانية الجَمعَ المُذكّر السّالم، وفي الثالثةِ الجمعَ المؤنثَ السّالَم.

٤. كوِّنْ أَرْبَعَ جمل تشتمل كلّ منها علٰى ضمير رفع مُؤكَّدٍ بـ "النّفس أو العين" ويَكون الضمير في الأُولَيَيْنِ متصلا، وفي الأخِيرتَيْن مُسْتَتِرًا.

مشق نمبر ۱۴۴

أَعْرِبِ[1] الجُمَل الآتية

١. نَظُفَتْ يداه كِلْتَاهُما.

(نَظُفَتْ) "نَظُفَ" فعلٌ ماضٍ، مَبْنِيٌّ على الفتح، و"التاء" علامة التأنيث.

(يَدَاهُ) "يَدَا" فاعلٌ مرفوعٌ بِالْأَلِف؛ لأنَّه مثنًّى وهو مضاف، والضمير مضاف إليه، مَبْنِيٌّ على الضّم، في محلّ جرّ.

(كِلْتَاهُما) "كِلْتَا" توكيدٌ للمثنّى قبلَه، مرفوعٌ بالألف وهو مضافٌ، والضمير بعدَه مضاف إليه، مبنيّ على الألف، في محلّ جرّ.

تنبیہ ۳: عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں۔

[1] أَعْرِبْ: اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

۲. هل زاركَ أنتَ أحدٌ اليومَ؟

(هَلْ) حرفُ استفهامٍ، مبنيٌّ على السكون.

(زَارَ) فعلٌ ماضٍ، مبنِيٌّ على الفتح.

(كَ) ضميرٌ منصوبٌ متصلٌ، مبنيٌّ على الفتح منصوب محلّا؛ لأنّهٗ مفعولٌ بهٖ.

(أَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ، مبني على الفتح منصوب محلّا؛ لأنّه توكيدٌ تابعٌ للضمير المنصوب.

(أَحَدٌ) فاعلُ "زَارَ" مرفوع.

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ؛ لأنّه مفعولٌ فيه لِفِعل "زَارَ".

الدَّرسُ السَّبعُوْنَ

۳. البَدَلُ

۱۔ بدل ایک تابع ہے، جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مبدل منہ) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

بَدَلُ الكُلِّ	بَدَلُ البَعْض
۱. قال الإمام عَلِيٌّ.	۱. قُطِعَتِ الشجرَةُ فروعُها.
۲. عاملتُ التاجر خليلا.	۲. قَضَيْتُ الدَّيْنَ[۱] ثُلُثَهُ.
۳. هٰذا كتاب أخيك حُسَينٍ.	۳. نظرتُ إلى السفينة شِرَاعِها.[۲]
بَدَلُ الاشْتِمالِ	**بَدَلُ الْغَلَط**
۱. تَضَوَّعَ[۳] البستانُ أَرِيْجُهُ.[۴]	۱. قدم الأميرُ الوزيرُ.
۲. سمعت الشاعِرَ إِنْشادَهُ.[۵]	۲. أَعْطِ السائلَ رغيفا دِرْهَمًا.
۳. عجبت من خالدٍ سجاعتِهِ.	۳. اشتريت الكتاب بأربعة قروشٍ ريالاتٍ.[۶]

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود

۱۔ دَیْن قرض۔ ۲۔ بادبان۔ ۳۔ مہک گیا۔ ۴۔ خوش بو۔ ۵۔ شعر سنانا۔

۶۔ ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا تھا۔

بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلے مثال میں اگر صرف **قال الإمام** کہا جائے تو متکلّم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا۔ البتہ اگر **قال عليٌّ** کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ **الإمام** کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لیے آمادہ ہوجاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لیے اس کا بدل بولا جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عینِ متبوع ہے۔ یعنی **علي** اُسی کو کہا گیا ہے جسے **الإمام** کہا گیا ہے۔ اسی طرح **خليل كليةً** وہی ہے جسے **التاجر** کہا گیا ہے۔ **أخيك** وہی ہے جسے **حُسَين** کہا گیا ہے پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لیے اسے بدل الکل[۱] کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مبدل منہ کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں "**فروع**" **شجرَة** کا ایک جزو ہے، لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔ معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلّق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو **تَضوَّعَ البستانُ أَرِيجُه** (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوش بو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوش بو مہک اُٹھی، جو

---

[۱] اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

باغ کا کل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلّق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہیے۔

بدل الغلط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کردی جاتی ہے: **قدم الأميرُ الوزيرُ** میں **الأمير** غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو **قدم الوزير** کہنا تھا، اس لیے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ، اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ہونی چاہیے: ﴿لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۲) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾[۱] اس مثال میں پہلا **النَّاصِيَةِ** مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۴۵

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه وعَيِّن نوعَ البدل في كُلِّ جُملة اٰتيةٍ.

۱. كانت أُمُّ المؤمنين عائشة رضي الله عنها حُجّةً في رواية الحَديث.

۲. كان أبو حامدٍ الغَزَاليُّ من أكبر رجال الدّين في القرن الخامسِ من الهجرة.

۱؎ ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہ گار ہے۔ (علق: ۱۵، ۱۶)

۳. تهَدَّم البِيْعَةُ مَنارتُه.

٤. ذهب السيّاحُ[۱] أكثرُهم لزيارة وادي الملوك مقابِرِه.

٥. أعجبتنا المدينةُ أَبْنِيتُها وسَرّتْنا الشوارعُ نظافتُها.

٦. تَمَزَّقَ الكتابُ غِلافُه.

٧. قَطّعنا الكَرْمَ[۲] عِنَبَه وأغلقنا البستانَ بابَهُ.

من القرآن

١. اِهدنا الصّراط المُستقيمَ صراط الذين انعمت عليهم.

٢. اِنّ المتّقين فی مقامٍ امينٍ فی جنّاتٍ وعيونٍ.

٣. واقيمُوا الصلٰوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرّقوا دينَهم وكانوا شِيَعًا.[۳]

٤. اِلّا مَنْ تاب وآمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئِك يَدْخلُون الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدنٍ[۴] الّتي وَعَد الرحمٰنُ عباده بالغيب.

٥. جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوات والارض وما بَيْنهُمَا الرّحمٰنِ.

مشق نمبر ۱۴۶

ضع بدلا مناسبا في الأماكن الخالية من الجُمَل الآتية

١. بِعْتُ الشجرةَ ....

٢. أَنْعشتنا[۵] القريةُ ....

---

۱ جمع ہے سَائِحٌ کی۔ ۲ کَرْمٌ: انگور کا درخت۔ ۳ شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ۔
۴ ہمیشگی کے باغات۔ ۵ أَنْعَشَ (ا) تازگی پہنچانا۔

۳. شَجَانَا[1] البُلْبُلُ ....[2]

٤. أَعْجَبَنَا البحرُ ....

٥. نَفَعَنا الْواعظ ....

٦. تَمَتَّعْتُ بالبستان ....

٧. تَلأْلَأَتِ[3] السماء ....

٨. لَقِيتُ الشَّيْخَ ....

مشق نمبر ۱۴۷

ضع مُبْدلًا منه مُلائمًا[4] في الأماكن الخالية من الجمل الآتية

١. جَفَّ[5] .... مداده.

٢. جفّت .... مدادها.

٣. خرج .... أكثرهم.

٤. قطعتُ .... فُروعَها.

٥. نَفَعني .... نُصْحُه.

٦. أَعْجَبَنِي .... فَيْضَانُه[6].

٧. اِتَّسَعَتْ .... شوارعها.

٨. سرّتْني .... صفاؤُها.

٩. ضَعُفَ .... نورُهٗ.

١٠. مشيتُ .... نصفَه.

---

[1] شَجَا یَشْجُوْ: خوش کرنا، غمگین کرنا۔ [2] تغرید: بلبل کا گانا۔ [3] چمکنا۔

[4] مناسب۔ [5] خشک ہوجانا۔ [6] فَیْضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔

مشق نمبر ۱۴۸

کَوِّن جُملا تشتمل کلٌّ واحدٍ منها علٰی بدلٍ ومُبدلٍ منه يُختارانِ من الكلماتِ الاٰتية مع مُراعات المناسَبَة في الاختيار

الشُبّاكُ النّخلة الخادمُ الصِّدّيق أَمانَته بَلُحُها[1]
رِيْشُهٗ النَّمِرُ[2] الثَّعْلَبُ الإمام جَرَاءَتُهٗ أبُو حنيفةَ
جِلْدُهٗ الطائر أبُو بَكرٍ زُجَاجُهٗ

مشق نمبر ۱۴۹

١. اِيتِ[3] بثلاثة أمثلَة لِبَدَل الكلّ بحيث يكون مرّة مرفوعا و مرّة منصوبًا ومرّة مجرورًا، وهٰكذا بدل البعض والاشتمال.

٢. أَعْرِب الجُملة التّالية.[4]

سَطَعَ الْقَمَرُ نُوْرُهٗ.

(سَطَعَ) فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ على الفتح.

(القمر) فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمّة الظاهرة.

(نوره) "نور" بَدَلُ اِشتمالٍ من "القمر"، مَرفوع بالضمّة الظاهرَة؛ لكونِ المبدل منه مرفوعًا وهو مضاف، و"الهاء" ضمير مضاف إليه، مبنيٌّ على الضّم، في محلّ جرٍّ.

---

[1] بَلَحٌ: نیم پختہ کھجور۔ [2] نَمِرٌ (جـ أَنْمَارٌ) چیتا۔

[3] أَتٰى (يَأْتِيْ) آنا۔ أَتٰى بِهٖ: لانا۔ اِيْتِ امر ہے، اِيْتِ بِهٖ: لاؤ۔ [4] التَّالِيْ: پیچھے آنے والا۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ

٤. المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصّل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

۱. نَضِجَ[۱] الخوخُ[۲] والعِنَبُ.

۲. أكلت الخَوخَ والعنبَ.

۳. هٰذهٖ أشجارُ الخَوخِ والعِنَبِ.

٤. تُرْعِدُ[۳] السماءُ وتُبْرِقُ.[٤]

٥. يخافُ الأطفالُ مِنْ أَنْ تُرعِدَ السّماءُ وتُبرقَ.

٦. إِنْ تُرْعِدِ السماءُ وتُبْرِقْ فَلَنْ تَخْرُجَ.

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیوں کہ فعل

---

۱ نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ ۲ خَوخ: آڑو۔ ۳ أَرْعَدَ: گرجنا۔ ٤ أَبْرَقَ: بجلی کا چمکنا۔

اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴۔ضمیر مرفوع متّصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہیے: نَجَوْتُمْ أنتم ومَنْ مَعَكُم. ﴿يا ادمُ اسْكُنْ انتَ وزوجُكَ الجنَّةَ﴾[۱] دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متّصل اُسْكُنْ کے اندر مستتر ہے۔

تنبیہ ۲: ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واوِ عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واوِ معیّت سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسْكُنْ وزوجَكَ الجنةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کرلے)۔

۵۔ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا عليه وعلىٰ اٰلِهٖ کہا جاتا ہے صلّوا عليه واٰلِهٖ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگذر ہوسکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلٰى[۲] بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى[۳] بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عليه واٰلِهٖ

تنبیہ ۳: ایک بار حرف جر دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّو عليه وعلىٰ اٰلِهٖ وأصحابِهٖ وأتباعِهٖ وغیرہ۔

تنبیہ ۴: اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صلّوا على محمّد واٰلِهٖ وأصحابه.

---

[۱] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو۔ (بقرہ: ۳۵) [۲] بلند۔

[۳] دُجٰى جمع ہے دُجْيَة کی = اندھیرا۔

۶۔ اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع ''عطف البیان'' کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِيٌّ زين العابدين[۱] (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الكليم مُوسٰى[۲] أبو حَفْصٍ[۳] عُمَرُ. ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۰

بَيِّنِ المَعَانِي المُخْتَلِفَةَ المُسْتَفَادَةَ[۴] من اختلاف حروف العطف في الجُمَل الآتِيَةِ[۵]

۱. باع الفلّاحُ الشّعيرَ والقَمْحَ.

۲. باع الفلّاحُ الشّعيرَ فالقَمْحَ.

۳. باع الفلّاحُ الشّعيرَ ثُمَّ القمْحَ.

۴. باع الفلّاحُ الشّعيرَ أو القمْحَ.

۵. أشعيرًا باع الفلّاحُ أَمْ قَمْحًا؟

۶. باع الفلّاحُ الشّعيرَ لَا القمحَ.

۷. باع الفلّاحُ الشّعيرَ بل القمحَ.

۸. ما باع الفلّاحُ الشّعيرَ لٰكِنِ القمحَ.

۱۔ زین العابدین لقب ہے علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا۔ ۲۔ کلیم لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا۔

۳۔ ابو حفص کنیت ہے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔ ۴۔ اِسْتَفَادَ (۱۰-ی) سمجھ لینا، فائدہ لینا۔

۵۔ وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروفِ عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۱

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ ملائِمًا بَيْنَ كلّ معطوف و معطوف عليه في الجُمَل الآتية

۱. أَتُفّاحًا أكلتَ .... عِنبًا؟

۲. هززنا الشّجرة .... سقط ثمرها.

۳. قرأت الكتاب .... فهمتهُ.

٤. كُلِ الفاكهةَ الناضِجةَ .... الفِجّةَ[1].

۵. باع عَقارَهُ[2] .... مَنْزِلَهُ.

٦. ما قابلتُهُ .... قابلتُ وكيلَه.

۷. قدم الجنودُ .... قائدهم.

۸. ما قرأ الكتابَ كُلَّه .... بعضه.

۹. أ أنت فعلت هذا .... خادمك؟

۱۰. قدّمتُ إليه الطعام .... ما أكله.

مشق نمبر ۱۵۲

ضَعْ معطوفا ملائمًا[3] بعد كل حرف من حروف العاطفة في الجُمَل الآتية

۱. بَنَى الأميرُ قَصْرًا و ....

۲. اشتريتُ حِصانا ثم ....

۳. أَخاتَما اشتريتَ أم .... ؟

---

[1] فِجٌّ: کچا پھل۔ [2] عَقَارٌ (ج عقارات) زمین جائیداد، مال ومتاع۔ [3] مناسب۔

٤. ما غرستُ[1] نخلًا لٰكن ....

٥. سَأَلَنِي سُؤَالًا بل ....

٦. خرج مَنْ في الدّار حتّى ....

٧. دخل الأمراء فـ ....

٨. طَلَّيْنَا[2] أبوابَ المنزل لا ....

مشق نمبر ۱۵۳

ضَعْ معطوفا عليه في الأماكن الخاليَة من الجُمَل الآتية

١. .... القصيدةَ وأَنْشَدها.

٢. اِسْتَقْبَلَ المَلِكَ .... فالعلماءُ.

٣. ما مشيتُ .... بل مِيْلَيْنِ.

٤. أَ .... تسافرأَمْ بعدَ غدٍ؟

٥. أَرسلتُ إليه .... ثُمّ رسُولًا.

٦. لَبِثْنَا .... أو بعضَ يوم.

مشق نمبر ۱۵۴

وَسِّطْ[3] حروفَ العطف بالتعاقُبِ[4] بين لَفْظَي "الأبواب" و "الشبابيك" وَانْطِقْ بهما مرفوعَين، ثم منصوبَينَ ثم مجرورين في جُمَل مفيدة

---

[1] غَرَسَ (ض) درخت لگانا۔ [2] طَلّٰى (۲) لیپنا، روغن لگانا۔

[3] وَسَّطَ: کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔

[4] تَعَاقُبٌ (۵-مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا، پیچھا کرنا۔

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ

المَصْدَرُ وَأوزانُهُ وعَمَلُهُ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اُسے معمول کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسمائے مشتق اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں۔ یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم استقرا[۱] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱۔ فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِيَاكَةٌ[۲]، خِيَاطَةٌ[۳] (ض)، زِرَاعَةٌ[۴] (ف)، طِبَابَةٌ[۵] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[۶]، إِمَامَةٌ[۷]، نِيَابَةٌ[۸]، خِطَابَةٌ[۹] وغیرہ۔

۱۔ افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ ۲۔ حَاكَ يَحُوْكُ: بننا۔ ۳۔ خَاطَ يَخِيْطُ: سینا۔

۴۔ زَرَعَ يَزْرَعُ: بونا، کھیتی کرنا۔ ۵۔ طَبَّ يَطِبُّ: طبابت کرنا۔ ۶۔ کسی کا جانشین ہونا۔

۷۔ پیشوا ہونا۔ ۸۔ نَابَ يَنُوْبُ: نائب ہونا۔ ۹۔ خَطَبَ يَخْطُبُ: خطبہ دینا۔

۲۔ فَعَلَانٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب وحرکت پر دلالت کریں:
غَلَیَانٌ[1] (ض)، جَرَیَانٌ[2] (ض)، جَوَلَانٌ[3] (ن)، خَفَقَانٌ[4] (ض)۔

۳۔ فُعْلَةٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: حُمْرَةٌ (سرخ ہونا، سرخی) زُرْقَةٌ (نیلا ہونا) خُضْرَةٌ (سبز ہونا، سبزی)۔

تنبیہ ۳: لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلَّ سے آتے ہیں: اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ.

۴۔ فُعَالٌ بیماری کے لیے آتا ہے: صُدَاعٌ،[5] زُکَامٌ،[6] دُوَارٌ.[7]

تنبیہ ۴: مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں انکا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْکُوْمٌ اور صاحب دوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

۵۔ فِعْلِیْلٰی اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لیے آتے ہیں: دِلِّیْلٰی[8] از دَلَّ یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[9] از جَالَ یَجُوْلُ، تَذْکَارٌ[10] از ذَکَرَ یَذْکُرُ (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے:

۶۔ فُعُوْلَةٌ یا فَعَالَةٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُهُوْلَةٌ[11] (از سَهُلَ یَسْهُلُ) نَبَاهَةٌ[12] (از نَبُهَ یَنْبُهُ)۔

۷۔ فَعَلٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[13] (از

---

[1] غَلٰی یَغْلِيْ: جوش مارنا، ابلنا۔ [2] جَرٰی یَجْرِيْ: بہنا، دوڑنا۔ [3] جَالَ یَجُوْلُ: گاؤں گاؤں پھرنا۔ [4] دھڑکنا۔ [5] دردِ سر ہونا۔ [6] زکام ہو جانا۔ [7] چکر آنا۔ [8] اچھی طرح بتلانا۔ [9] خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ [10] بہت ذکر کرنا، بڑی یادگار۔ [11] نرم ہونا، آسان ہونا۔ [12] ہوشیار ہونا۔ [13] خوش ہونا۔

فَرِحَ يَفْرَحُ) عَطَشٌ[1] (از عَطِشَ يَعْطَشُ) وغیرہ۔

۸۔ فُعُوْلٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُوْدٌ، نُهُوْضٌ[2] (از نَهَضَ يَنْهَضُ) خُرُوْجٌ وغیرہ۔

۹۔ فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لیے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض-دھونا)، أَكْلٌ (ن)، أَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ۔

۱۰۔ فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُوْرٌ (ن-پاک ہونا) قَبُوْلٌ (س-قبول کرنا) وَلُوْعٌ (س- وَلِعَ[3] يَوْلَعُ)۔

تنبیہ ۵: ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُوْلٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں۔

اَلْمَصْدَرُ الْمِيْمِيُّ

۲۔ ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ. صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[4] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[5] (ن)، اَلْمَجِيْءُ،[6] اَلْمَقِيْلُ[7] (قَالَ يَقِيْلُ)، اَلْمَشِيْبُ،[8] اَلْمَسِيْرُ،[9] اَلْمَصِيْرُ.[10]

مُعْتَلّ الفاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئے گا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ يَعِدُ: وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ يَوْجَلُ: ڈرنا)۔

---

[1] پیاسا ہونا۔ [2] کھڑا ہو جانا، بیدار ہونا۔ [3] حریص اور شائق ہونا۔ [4] لوٹنا۔ [5] نرمی کرنا۔ [6] آنا۔ [7] قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ [8] شَابَ يَشِيْبُ: بوڑھا ہونا۔ [9] سیر کرنا۔ [10] لوٹ کر آجانا۔

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں (ۃ) بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَۃٌ[1] (س)، مَسْأَلَۃٌ[2] (ف)، مَقْرَبَۃٌ[3] (ک)، مَوْعِدَۃٌ (ض)، مَوْعِظَۃٌ (وَعَظَ یَعِظُ: نصیحت کرنا)۔

تنبیہ ۶: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَۃٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں۔

(دیکھو درس ۲۲-۴)

غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی إِخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی إِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَھٰی بمعنی اِنْتِھَاءٌ.

مصادرُ غیرِ الثلاثيِّ المُجرّدِ

۳۔ ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید میں مصادر کے اوزان قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵، الف کی گردانیں) البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب (۲) فَعَّلَ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے، لیکن کبھی تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَۃٌ، ذَکَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْکِرَۃٌ خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور معتل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: ھَنَّأَ سے تَھْنِئَۃٌ، وَصّٰی سے تَوْصِیَۃٌ. (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ۶)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَۃٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقْوِیْمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْیِیْرٌ (بدل دینا)۔

باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے إِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے إِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵)۔

---

[1] رحم کرنا۔　[2] سوال کرنا۔　[3] قریبی ہونا۔

المصدر المعروف والمجهول

۴۔ مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی: قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں، قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے، مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیہ ۷: معروف کو مَبْنِي لِلْفَاعِل (فاعل کے لیے بنایا ہوا) اور مجہول کو مَبْنِي للمفعول (مفعول کے لیے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔ مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِيْ قراءةُ رَشِيْدٍ الْقُرْاٰنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبني للمفعول ہوگا: سَرَّنِيْ قراءةُ الْقُرْاٰنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا)۔ ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأيت ضربَ اليومِ زيدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹

تنبیہ ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حروف یا ہندسہ لکھ دیے ہیں۔

إِرْشَادٌ (ا-مصدر) راہ بتانا	أَنْتَجَ (ا) نتیجہ دینا
أَصَمَّ (ا) بہرا کردینا	إِمَاطَةٌ (ا-مصدر) ہٹا دینا

أَعْمٰى (ا- يُعْمِيْ) اندھا کر دینا	تَذْكَارٌ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا، یادداشت
تَصْدِيَةٌ (۲- صَدّٰى کا مصدر ہے) تالی بجانا	مُكَاءٌ (ن- مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا
تَقْدِيْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا	أُنْشُوْدَةٌ (جـ أَنَاشِيْدُ) گیت، گانا
تَمَكَّنَ (منه) قبضہ کر لینا، قادر ہو جانا	خَطَرٌ (جـ أَخْطَارٌ) خطرہ
تَمْكِيْنٌ (۲- مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا	رَقَبَةٌ (جـ رِقَابٌ) گردن
سِقَايَةٌ (ض سَقٰى يَسْقِيْ) پانی پلانا	شَوْكٌ (جـ أَشْوَاكٌ) کانٹا
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	عَظْمٌ (جـ عِظَامٌ) ہڈی
فَكٌّ (ن) کھول دینا	مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ
كَبُرَ (ك- عَلٰى کے ساتھ) شاق گذرنا	مُهَيْمِنٌ محافظ
مَسْغَبَةٌ☆ (ن- سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا، بھوک	مَيْمَنَةٌ (ك- يَمُنَ يَيْمُنُ) بابرکت ہونا، برکت، لشکر میں دائیں طرف کی فوج
مَتْرَبَةٌ☆ (س) فقیر ہونا، فقر و فاقہ	مَقْرَبَةٌ☆ (ك) قریبی ہونا

مشق نمبر ۱۵۵

تَأَمَّلْ في المصادر وأوزانِها وعَمَلِها في الأمثلة الْاٰتية

۱. حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي ويُصِمُّ.

۲. مُخَالَطَةُ الأشرار من أعظم الأخطار.

۳. إِكرام العربِ الضَّيفَ معروفٌ في العالم.

☆ یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں، ان میں میم زائدہ ہے۔

٤. أحزنني قتلُ حسين بن عليٍّ (رضي الله عنهما) في كربلاءَ مظلوما.

٥. سِرْتُ إلى المدرسة الأهليّة فسرّنِي إِلْقاء التّلاميذِ أُنْشُودَةً وطنِيّةً بنَغمةٍ لطيفةٍ.

٦. تكريمُ الناسِ العُلَماءَ واتِّباعُهُم إِيّاهم في الحسنات مُوْجِبٌ لِارْتقاء الأُمَّة وَمُنْتِجٌ سعادة الوطن.

٧. بُنِيَ الإسلام على خمسٍ: شهادةِ[1] أن لا إلٰه إلّا اللّٰه وأَنَّ محمّدا عبدُهُ ورسُوله وإِقامِ[2] الصّلَاة وإِيتاءِ الزكَاة والحجّ وصومِ رمضانَ.

٨. قال رسول اللّٰه ﷺ: تَبَسُّمُك في وجه أخيكَ صَدَقَةٌ، وأَمْرُكَ بالمعروف صدقة، ونَهْيُكَ عن الْمُنْكَرِ صدقةٌ، ونصْرُكَ الرجلَ الرّديء البصرِ لك صدقة، وإِمَاطَتُك الحَجَر والشَّوْكَ والعَظْمَ عن الطريق لك صدقة.

٩. أليس من الجَهْل بَيْعُ المسلمين عَقَارهم بيد اليهود في فَلَسْطِيْنَ؛ فإنّه في الحقيقة تمكين اليهُود من إخراجهم المسلمين من الأرض المقدسة التي فيها تذكار الصّحابة وشهادةٌ على احترام المسلمين الأمكنةَ المقدّسة وحفظِهم إيّاها منذُ ثلاثة عشر قرنا.

١٠. اِصْبِرْ قليلا فَبَعْدَ العُسْر تَيْسيرُ ... وكُلّ أَمْرٍ لهُ وقتٌ وتدبيرُ
وَلِلْمُهَيْمِنِ في حالاتنا نَظَرٌ ... وفوقَ تدبيرنا لِلّٰهِ تقديرُ

---

[1] بدل ہے خَمْسٍ سے اس لیے مجرور ہے۔

[2] إِقَامَةٌ سے ۃ حذف کردی گئی ہے۔

مشق نمبر ۱۵۶

من القراٰن

۱. ولولا دَفْعُ اللّٰهِ الناسَ بعضَهم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الارضُ.

۲. یا ایّها الناس قد جاءتکم مَوْعِظَةٌ من ربّکم و شِفاءٌ لِمَا فی الصدور وهدًی ورحمةٌ للمُؤْمنین.

۳. یا قومِ اِنْ کان کَبُرَ علیکم مَقَامِی وتذکیری باٰیات اللّٰهِ فَعَلَی اللّٰه توکّلتُ.

٤. اَجَعَلْتم سِقَایَةَ الحاجّ وعِمارةَ المسجد الحرام کَمَنْ اٰمَنَ باللّٰه والیوم الاٰخر وجاهد فی سبیل اللّٰه لا یَسْتَوُنَ.

٥. ما کان صلٰوتهم عند البیتِ[1] اِلّا مُکَاءً وتَصْدِیَةً.

٦. ما کان استِغْفارُ ابراهیمَ لِاَبِیْهِ اِلّا عن مَوْعِدَةٍ وعدها ایّاه.

۷. فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ فی یومٍ ذی مَسْغَبَةٍ یتیما ذا مَقْرَبَةٍ او مسکینًا ذا مَتْرَبَةٍ ثمّ کان من الّذین اٰمنوا وتَوَاصَوْا بالصّبرِ وتواصوا بالْمَرْحَمَةِ اولٰئِكَ اصحاب المَیْمَنَة.

۸. غُلِبَت الرّومُ فی ادنی الارض وهم من بعد غَلَبِهِم سَیَغْلِبُوْنَ فی بِضْعِ سِنِیْنَ.

---

[1] یہاں بَیْت سے مراد خانۂ کعبہ ہے۔

الدَّرسُ الثَّالِثُ وَالسَّبعُوْنَ

أَسْماءُ الصّفة

اور اُن کا عمل

تنبیہ ا: اگرچہ مطلق اسم صفت کہنے سے صفت مشبہ ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل اس میں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ بھی شامل ہیں کیوں کہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور چند اسم صفت کے اوزان سبق (۲۲ تا ۲۵) میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم صفت اور اسم مبالغہ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

ا۔ اسم فاعل

ا۔ اسم فاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ معرف باللام ہو یا ہمزۂ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو یا ترکیب میں خبر یا نعت واقع ہو:

جاء السابق حِمارُهُ فرسًا[1] (= جاء الذي سَبَقَ أو يسبِقُ حِمارُهُ فَرَسًا)

أَشارِبٌ زيدٌ الْقهوةَ؟ مَا شارِبٌ زيدٌ القهوةَ، حامد شارِبٌ أخوه القهوةَ، جاء رجلٌ شارِبةٌ أَخَوَاتُه القهوةَ، المقيمانِ الصّلَاةَ والمقيماتُ الصّلاةَ هُمُ المُفلحون، زيدٌ مُعلِّمٌ أخوه حامدًا الخياطةَ.

تنبیہ ۲: تم نے درس (۴۲-۶) اور درس (۵۲-۴) میں پڑھا ہے کہ اسم فاعل اور اسم

---

[1] وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

مفعول پر اَلْ عموماً الذي (اسم موصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم فاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ وجمع کی ضمیریں جو اسم فاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلَاۃَ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم فاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم فاعل کا استعمال زیادہ تر اضافت کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس سے فعل کا وقوع زمانۂ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القهوةِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) ﴿الحمد للّٰهِ فاطرِ السمٰواتِ والارضِ﴾[1] محمودٌ قاتلُ الأسدِ. ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ وجمع مذکر سالم کا نونِ اعرابی حالت اضافت میں گرا دیا جاتا ہے، مگر اسم فاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافت کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقيما الصلَاةِ	المقيما الصّلَاةَ
المقيموا الصلَاةِ	المقيموا الصلَاةَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیوں کہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے۔

۲۔ اسم مفعول

۵۔ ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق (۲۲ اور ۲۵) میں بتلا دیے گئے ہیں، وہاں دیکھ لو۔

---

[1] فاطر:۱

۶۔اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب فاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زَیدٌ مَسْبُوقٌ فَرَسُہٗ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ أَخَوَاہُ الحِیاکَۃَ (زید کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں)۔

۳۔صفت مشبہ

۷۔صفت مشبّہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لیے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِیْلٌ، سَھْلٌ، فَرِحٌ، کَسْلَانٌ.

تنبیہ۳: اسم فاعل اور صفت مشبّہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفت مشبّہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضَارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے، حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸۔صفت مشبّہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

ا۔جو مادّے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفت کا صیغۂ واحد مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق (۲۳) میں پڑھ لیا ہے: أَحْمَرُ، حَمْرَاء، حُمْرٌ.

تنبیہ۴: أَفْعَلُ کا وزن جب صفت مشبّہ کے لیے آئے تو اسے اَفعلِ صفت کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لیے آئے تو اسے اَفعلِ تفضیل کہتے ہیں۔

۸۔ اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لیے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے:
خیّاطٌ، نجّارٌ، خبّازٌ، حجّامٌ[1] بزّازٌ[2] وغیرہ۔
کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَّال، جَمَل سے جَمَّال (شتربان)۔

۹۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفت مشبّہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے:
مُطْمَئِنٌّ (باآرام) مُسْتَقِيْمٌ (سیدھا، مضبوط)۔

۱۰۔ صفت مشبّہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حسن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوَجْهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفت مشبّہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(بہتر ہے کہ حصّہ دوم میں سبق (۲۳) کو دوبارہ دیکھ لو)۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفت مشبّہ اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں، بڑی کتابوں میں پڑھ لو گے۔

۴۔ صیغۂ مبالغہ

۱۱۔ اسم صفت کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم مبالغہ ہے:
عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)۔

تنبیہ ۵: اگرچہ اسم تفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

---

[1] پچھنے لگانے والا۔ عربی محاورے میں حجامہ پچھنے لگانے کو کہتے ہیں۔ [2] پارچہ فروش، کپڑا بیچنے والا۔

۱۲۔ مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فُعَّالٌ، فِعِّيلٌ : سَفَّاكٌ[۱] عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[۲] صِدِّيقٌ[۳]

فَعُّوْلٌ، فُعُّوْلٌ، فُعَّلٌ : قَيُّومٌ[۴] قُدُّوسٌ[۵] قُلَّبٌ.[۶]

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ : مِحْرَبٌ[۷] مِفْضَالٌ[۸] مِنْطِيْقٌ.[۹]

فُعَالٌ، فاعُوْلٌ، فُعَلَةٌ : عُجَابٌ[۱۰] فَارُوْقٌ[۱۱] هُمَزَةٌ.[۱۲]

فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فَعُوْلٌ : حَذِرٌ[۱۳] عَلِيْمٌ، حَمُوْلٌ.[۱۴]

۱۳۔ اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو (ۃ) لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لیے ہو تو مؤنث میں (ۃ) لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيْرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امرأةٌ نَصِيْرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔

اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لیے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جريحٌ (=مجروح) وامرأةٌ جَرِيحٌ. ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمرأةٌ حبيبةٌ (أَيْ مَحْبُوْبَةٌ).

فَعُوْلٌ اگر مفعول کے لیے ہو تو مؤنث کے لیے (ۃ) لگائی جائے گی: جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) نـاقةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ بَتُوْلٌ[۱۵] وامرأةٌ بَتُوْلٌ.

---

[۱] بڑا خون ریز۔ [۲] بہت بڑا۔ [۳] بڑا سچّا۔ [۴] خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔
[۵] بڑا پاک۔ [۶] بڑا الٹ پھیر کرنے والا۔ [۷] بڑا لڑاکو۔ [۸] بڑا فاضل۔
[۹] بڑا بولنے والا۔ [۱۰] بہت عجیب۔ [۱۱] خوب فرق کرنے والا۔ [۱۲] بڑا عیب چین۔
[۱۳] خوب چوکنا، بہت بچنے والا۔ [۱۴] بڑا بوجھ لادا ہوا۔ [۱۵] دنیا سے بالکل قطع تعلّق کرنے والا یا کرنے والی۔

۵۔ افعل تفضیل

۱۴۔ افعل تفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس (۲۴) میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل تفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لیے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لیے بھی آ جاتا ہے: أَعْذَرُ (بہت معذور) أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) أَشْهَرُ، أَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل تفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ ما رَأيت رَجُلا أَحْسَنَ في عينه الكُحْلُ منه في عين زيدٍ.[۱] اس ترکیب میں کُحل کو رفع لفظ أَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب

۱۵۔ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہوا سے اسم منسوب کہتے ہیں: مصريّ (مصر والا) عِلْمِيٌّ (علم سے تعلّق رکھنے والا)۔

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لیے وہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جريدةٌ يوميّةٌ،[۲] هٰذا الرجل مصريٌّ.

---

[۱] میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوب صورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنهُ میں ضمیر کُحل کی طرف راجع ہے۔

[۲] روزانہ اخبار۔

۱۶۔اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

۱۔اگر اسم کے آخر میں (ة) لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، صِنَاعَةٌ سے صِنَاعِيٌّ.

۲۔لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دیے جاتے ہیں: مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ.

۳۔بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں، نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: أَبٌ (دراصل أَبَوٌ) سے أَبَوِيٌّ، دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے دَمَوِيٌّ.

۴۔الف مقصورہ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِيٌّ، عِيْسٰی سے عِيْسَوِيٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِيٌّ.

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائِيٌّ.

۵۔اسم نسبت کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصريُّون، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِيٌّ سے فلاسِفَةٌ، مَغْربيّ سے مَغَارِبَةٌ.

۱۷۔ذیل کے اسمائے منسوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

أُمَيَّةُ[1] سے أَمَوِيٌّ یا أُمَوِيٌّ	بَادِيَةٌ[2] سے بَدَوِيٌّ[3]
حَضْرَمَوْتُ[4] سے حَضْرَمِيٌّ	نَاصِرَةٌ[5] سے نَصْرَانِيٌّ
رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ	طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ

[1] آنحضرت ﷺ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنواُمیہ کہتے ہیں۔ [2] گاؤں۔ [3] دیہاتی۔

[4] یمن میں ایک شہر ہے۔ [5] ایک قریہ ہے شام میں۔

رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ	رَيٌّ[1] سے رَازِيٌّ
قُرَيْشٌ سے قُرَشِيٌّ	اَلْيَمَنُ سے يَمَانٍ یا اَلْيَمَانِيٌّ یا اَلْيَمَنِيٌّ

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰

أَخْرَسَ (ا) گونگا بنادینا	رَجَا (ن،و) امید کرنا
اَلإِنْجِيل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی	رِدْءٌ مددگار
أَوَانٌ وقت، موقع، موسم	زَقُّوْمٌ تھوہر
أُمِّيٌّ (منسوب ہے أُمٌّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا	سَارٍ (سریٰ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا
البَأْسَا (=بأساء) خوف، تکلیف	شَرِسٌ تندمزاج
تاب (يتوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا،	شَفِيْر کنارہ، گڑھے کا کنارہ
تِبْيَانٌ (مصدر ہے بَانَ يَبِيْنُ کا) بیان کرنا	الصّخر الأَصَمُّ سخت چٹان
تَمٌّ تمام ہونا، کامل ہونا	عارٍ (ج عُرَاةٌ) ننگا
جَذْوَةٌ چنگاری	عُجاب بہت انوکھا، عجیب وغریب
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا، لباس	غَيْثٌ (ج أَغْيَاثٌ) بارش
حَمِيْمٌ گہرا دوست، گرم پانی	غَشَمْشَمٌ بہادر، اڑیل
حَنِيْفٌ (ج حُنَفَاءُ) یک رُخا ہوجانے والا، ثابت قدم	فَكِهٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔

[1] فارس میں ایک شہر ہے۔

قَسَا (يَقْسُوْ) دل کا سخت ہونا	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چیں، بڑا بدگو	مَنِيَّةٌ (ج مَنَايَا) موت
لَوْذَعِيٌّ (از لَذَعَ) ذکی، تیزفہم	وَكَلٌّ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کرسکے
لَيِّنٌ (از لَانَ يَلِيْنُ) نرم	هَارٍ منہدم ہونے والا
مُبِيْنٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا	هَدِيَّةٌ (ج هَدَايَا) تحفہ
مُتْرَفٌ آسودہ، مستِ مال و دولت	هَيَّابٌ خوف زدہ، بزدل
يَقْظَةٌ بیداری، جاگ جانا	

تنبیہ: هَارٍ اصل میں هَـائِرٌ اجوف واوی ہے، مقلوب کرکے ناقص بنادیا گیا ہے۔ جیسے شَائِكٌ (ہتھیار بند) سے شَاكِي السِّلَاحِ کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۷

ميّز أسْمَاءَ الصّفةِ وأقسامها وانظر في إعراب معمولها في الأمثلة الْاٰتيَةِ

١. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ؟

٢. لِيَعْبُدُوا اللّٰه مُخلِصِيْنَ له الدّينَ حُنَفَاءَ.

٣. كُلّ نفسٍ ذائقةُ الموتِ.

٤. اِنّی مرسِلةٌ اليهم بهَدِيّةٍ فناظِرَةٌ بِمَ [بما] يرجع المرسَلون.

٥. ائِنّا [=أَ إنّا] لَتَارِكُوْا الِهَتِنا لِشاعِرٍ مجنونٍ.[1]

٦. اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا واحدا اِنَّ هٰذا لَشَيْءٌ عُجابٌ.

[1] مجنون (ج مجانين) دیوانہ

۷. فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ[1] قلوبُهم مِنْ ذكر الله.

۸. وَاِنّي لَغفّارٌ لِمَنْ تابَ واٰمَنَ وعَمِلَ صالحًا.

۹. اِنَّ في ذٰلك لَاٰياتٍ لكلّ صَبّارٍ شكورٍ.

۱۰. وَاَخِي هٰرُوْنُ هو افصَحُ مِنّي لِسَانًا فَاَرْسِلْه مَعِيَ رِدْاً يُصَدِّقُنِي.

۱۱. اِنْ تَرَنِ [= تَرَانِي] انا اقلَّ منك مالًا وولدًا فعسٰى ربّي اَنْ يُؤتِيَنِ خيرًا مِنْ جَنّتِكَ.

۱۲. هو الّذي بَعَثَ في الْاُمِّيّيْنَ رسولا منهم يتلُوْ عليهم اٰياته ويُزَكِّيْهِمْ ويُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ والحكمةَ ط واِنْ[2] كانوا من قبلُ[3] لفي ضَلٰلٍ مبينٍ.

اشعار

خيرُ النَّبِيّنَ الذي نطَقَتْ بهِ	التَّوْرَاةُ[4] والإنجيْلُ قبلَ أَوَانِهٖ
اَلْمُنْطِقُ الصّخرَ الأصمَّ بِكَفِّهٖ	والمُخرِسُ[5] البُلَغاءَ في تِبْيَانِهٖ
والمُخْجِلُ[6] القمرَ المُنيرَ بتمِّهٖ	في حُسْنِهٖ والغيثَ في إِحْسانِهٖ

......☆......☆......

ومُكَلِّفُ الأيّام ضِدَّ طِبَاعِها	مُتَطَلِّبٌ في الماءِ جَذْوَةَ نارِ
وإذا رَجَوْتَ الْمُسْتحِيْلَ فإنّما	تَبْنِي الرَّجاءَ علٰى شفيرٍ هارٍ
فالعَيْشُ نومٌ والمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ	والمَرءُ بينهما خَيالٌ سارٍ
وكُنْ أَشَدَّ من الصَّخر الأصمّ لَدَى الْـ	ـبأْسا و أَسْيَرَ في الاٰفاق من مَثَلٍ

[1] قاسية: اسم فاعل مؤنث از قَسا یعنی سنگ دل، سخت دل

[2] یہ اِنْ مخفّف ہے اِنَّ کا (دیکھو سبق ۴۹)۔ [3] دیکھو سبق (۶۲-۶، ج)

[4] تورات وہ کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [5] گونگا کردینے والا [6] شرمندہ کرنے والا

حُلْوَ المَذَاقة، مُرًّا، لَيِّنًا، شَرِسًا صَعْبًا، ذَلُولًا، عظيمَ المكر والحِيَلِ
مُهذَّبًا، لَوْذعِيًّا، طَيِّبًا، فَكِهًا غَشَمْشَمًا، غيرَ هَيَّابٍ ولا وَكَلِ

وَمَنْ لَم تَكُنْ حُلَلُ التّقوىٰ مَلابِسَهُ
عَارٍ، وَإِن كان مغمُورًا من الحُلَلِ

الأبيات المذكورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصلاح الدين الصَّفديّ المتوفى ٧٦٤ھ رحمه الله، ونضيف إليها بعض الأبيات من أوّل القصيدة في ما يأتي.

الجَدُّ[1] فِي الجِدِّ[2] والحِرمانُ[3] في الكسَلِ فَانصَبْ[4] تُصِبْ[5] عن قريب غايةَ الأملِ
واصبر علىٰ كُلّ ما يأتي الزّمانُ بهِ صَبْرَ الحُسامِ[6] بكفّ الدّارعِ[7] البَطَلِ[8]
وإن بُليتَ[9] بِشخصٍ لا خَلاقَ[10] لهُ فكُن كأنَّكَ لَم تَسمع ولم يَقُلِ
وَلا يَغُرَّنكَ[11] مَنْ تَبْدُوْ[12] بَشَاشتهُ[13] مِنهُ إليكَ فَإِنَّ السَّمَّ[14] في العَسَلِ

وإن أردت نجاحا أو بلوغ مُنىً[15]
فاكتُمْ[16] أمورك من حافٍ[17] ومُنتَعِلِ[18]

---

[1] بزرگی، عظمت۔ [2] کوشش۔ [3] محرومی۔ [4] محنت کرنا۔
[5] تو پہنچ جائے گا۔ أَصَابَ (ا) پہنچ جانا۔ [6] تلوار۔ [7] زرہ پوش سپاہی۔ [8] بہادر۔
[9] بَلايَبْلو مبتلا کرنا، آزمانا۔ [10] نیک بختی کا حصّہ۔
[11] لَا يَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے۔
[12] بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُوْ فعل مضارع مؤنث غائب۔ [13] ہنس مکھ ہونا۔ [14] زہر۔
[15] آرزو۔ [16] کَتَمَ (ن) چھپانا۔ [17] ننگے پاؤں والا۔ [18] جوتا پہنا ہوا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمُثَنّٰی والْمَجْمُوْعُ والتَّصغِيْرُ

۱۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق (۵) میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اَسما مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: أَبٌ سے أَبَوَانِ، أَخٌ سے أَخَوَانِ، أَخَوَيْنِ. مگر حرفِ محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرفِ محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنْوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنْوٌ): کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

يَدٌ (دراصل يَدْيٌ) فَمٌ (دراصل فُوْهٌ) سے يَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرفِ محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا☆ سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف یا سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں یا سے بدل دیتے ہیں: فَتًى☆ سے فَتَيَانِ.

اَلْمَجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔ پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ (دیکھو درس ۵-۳)

☆ عَصًا اور فَتًى پر اَلْ داخل ہو تو اَلْعَصَا اور اَلْفَتٰى پڑھا جاتا ہے۔

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳۔ جمع سالم مذکر اُن اسمائے صفت کی ہوتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون. غیر اسمائے صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: أَرَضونَ، عالَمونَ، أهلون، بَنُون، سِنُونَ اور مِئُونَ. (یہ جمعیں ہیں أَرْضٌ، عالمٌ، أَهْلٌ، اِبْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)۔

مذکر اَعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَیْدُوْنَ وغیرہ۔

الجمعُ السّالمُ المؤنّث

۴۔ جو اسمائے صفت عاقلات کی صفت یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صالحات. غیر اسمائے صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:

۱۔ جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تانیث کے لیے ہو خواہ وحدت کے لیے: وَزَّةٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ مگر اِمْرَءَةٌ، شاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔

شاةٌ کی جمع شاءٌ اور شِیاهٌ، اِمْرَءَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَةٌ آتی ہے۔

۲۔ مؤنث اَعلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ.

۳۔ مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِیفات، اِمْتِیازات.

۴۔ جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لیے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّیَاتٌ اور صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ہو گی۔ اس کی جمع مکسر صَحَارٰی بھی آتی ہے۔

---

[1] وَزّ: بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وزة میں تائے تانیث ہے اور تمرة میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور۔

الجمع المکسر

۵۔جمع مکسر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں: ا۔جمع قلّت ۲۔جمع کثرت

جمع قلّت وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلّت را چہار است امثلہ
أَفْعُل و أَفْعَال و فِعْلَة، أَفْعِلَة

أَشْهُرٌ، أَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام)، أَرْغِفَةٌ (جمع رغیفٌ (روٹی) کی)۔

تنبیہ ا: جمع قلّت پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: ﴿فیها ما تَشْتَهِیهِ[1] الْأَنْفُسُ وتَلَذُّ[2] الْأَعْیُنُ﴾[3] أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ. ان مثالوں میں أَنْفُس، أَعْیُن اور أولاد کثرت کے لیے ہیں۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلّت وکثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجْلٌ کی جمع أَرْجُلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع أَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے:

ا۔ فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، أُمَّةٌ، صُورَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، أُمَمٌ، صُوَرٌ۔

۲۔ فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ[4]، مِلَّةٌ[5]، كِلَّةٌ[6] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، كِلَلٌ.

---

[1] اِشتهٰی (ء) خواہش کرنا۔ [2] لَذَّ (یَلَذُّ) لذت پانا۔ [3] زخرف: ۷۱ [4] ٹکڑا۔
[5] دین۔ [6] مہین پردہ۔

۳۔ فُعَلَةٌ کا وزن اسم فاعل معتل اللام کی جمع کے لیے آتا ہے: رَامٍ، قَاضٍ، عاصٍ[1] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ) قُضَاةٌ، عُصَاةٌ.

۴۔ فَعَالِلُ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ، خَنْدَرِيْسٌ[2] کی جمع بَلَابِلُ، سَفَارِجُ، خدارِسُ. خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرادیے گئے۔

۵۔ فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے جَوَاهِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فَاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لیے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حامِلٌ[3]، عاقِرٌ[4] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ.

۶۔ فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فِعَالَة کی: كَتِيْبَةٌ[5]، رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ.

۷۔ أَفَاعِلُ جمع ہے إِفْعَلٌ اور أُفْعُلَةٌ کی: إِصْبَعٌ[6] اور أُنْمُلَةٌ[7] کی جمع ہے أَصَابِعُ اور أَنَامِلُ.

اَفعلِ تفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: أَكَابِرُ، أَفَاضِلُ جمع ہے أَكْبَرُ اور أَفْضَلُ کی، اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: أَكْبَرُوْنَ. (دیکھو سبق ۲۴)

۸۔ أَفَاعِيْلُ جمع ہے أُفْعُوْلٌ اور أُفْعُوْلَةٌ کی: أُسْلُوْبٌ سے أَسَالِيْبُ، أُرْجُوْزَةٌ[8] سے أَرَاجِيْزُ.

۹۔ فَعَالِيْلُ جس رباعی کا ماقبلِ آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُوْرٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرُ، قَرَاطِيْسُ.

---

[1] گناہ گار۔ [2] پرانی شراب۔ [3] حاملہ۔ [4] بانجھ عورت۔
[5] چھوٹا سا لشکر۔ [6] انگلی۔ [7] انگلی کا پور۔ [8] چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

۱۰۔ مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)، مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ)، مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مشارقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ.

۱۱۔ مَفَاعِيْلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيْلٌ اور مَفْعُوْلٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِيْنٌ اور مَكْتُوْبٌ سے مَفَاتِيْحُ، مَسَاكِيْنُ اور مَكَاتِيْبُ.

اسم تصغیر[1]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لیے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم تصغیر یا اسم مصغر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مکبر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا) كَلْبَةٌ سے كُلَيْبَةٌ، ظِلٌّ سے ظُلَيْلٌ، بابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فُتَيٌّ، الضُّحٰی سے الضُّحَيَّا. ہرایک مثال میں پہلا اسم مکبّر ہے دوسرا مصغّر۔

رباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ، عالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ.

خماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لیے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ. اس میں آخر کا حرف حذف کردیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِيْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَيْهِيْبٌ.

تنبیہ ۲: حروف علت کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو

---

[1] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا۔

کے ماقبل ضمّہ اور یا کے ماقبل کسرہ ہوتو انہیں مدہ کہتے ہیں: بَـا، بُـوْ، بِيْ. ورنہ لِیْن کہا جاتا ہے: بَيْ، بَوْ.

۷۔ ذیل کے اسمائے مصغرہ خاص طور پر یادرکھو:

أَخٌ (دراصل أَخَوٌ) سے أُخَيٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَيٌّ
أُخْتٌ سے أُخَيَّةٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَةٌ سے بُنَيَّةٌ
أَبٌ سے أُبَيٌّ	شَيْءٌ سے شُوَيَّةٌ
ذَاكَ سے ذَيَّاكَ	اَلَّذِيْ اور اَلَّتِيْ سے اَلَّذَيَّا اور اَللَّتَيَّا

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱

أَرْصَدَ (ا) تیار کرنا، نگہبان بنانا	تِيْجَانٌ جمع ہے تاج کی
أَسَلٌ (اسم جنس) نیزے	تَمَاثِيْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی۔ مورت
أُلٰی بمعنی اَلَّذِيْنَ جو لوگ	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَةٌ کی۔ بڑا لگن
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا، تیر پھینکنا	جَوَاب (دراصل جَوَابِيْ) جمع ہے جَابِيَةٌ کی۔ حوض
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّيَّةٌ وہ نیزے جو مقام خَطّ کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔
بِيْضٌ (جمع ہے أَبْيَضُ کی) سفید، شمشیر آبدار	صَارِمٌ (جـ صَوَارِمُ) تیز تلوار
ذُبُلٌ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَةٌ کی۔ باریک نیزہ	عُدَّةٌ (جـ عُدَدٌ) سامان، ذخیرہ
رُمَاةٌ جمع ہے رَامٍ کی۔ تیر پھینکنے والا	عَدِيْدٌ (جـ عَدَائِدُ) قرین، ہم قوم، متعدد

رَاسِيَةٌ (جـ راسِياتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی، گڑی ہوئی	عَزِيْزٌ (جـ أَعِزَّةٌ) عزت والا، غالب
سِتْرٌ (جـ أَسْتَارٌ) پردہ	فارِسٌ (جـ فَوارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار
سَرِيْرٌ (جـ أَسِرَّةٌ اور سُرُرٌ) تخت، پلنگ	قِدْرٌ (جـ قُدُوْرٌ) دیگ
سَهْمٌ (جـ أَسْهُم اور سِهَام) تیر	قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا۔ (فِي کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا، یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
صَارِخٌ چیخنے والا، رونے والا	مِحْرابٌ (جـ مَحاريبُ) مکان کے سامنے کا خوب صورت حصّہ، مسجد میں امام کی جگہ
مُنَعَّمٌ تروتازہ، نعمت میں پلا ہوا	

مشق نمبر ۱۵۸
جمع کی مثالیں

۱. ومن اٰياتهٖ خَلقُ السمٰوات والارض واختلافُ اَلْسِنَتِكُم والْوَانِكم اِنّ فی ذٰلك لَاٰياتٍ لِلْعَالَمِين.

۲. يَعْمَلُوْنَ لَهٗ ما يشآء من مَحاريبَ وتَماثِيْلَ وجِفانٍ كالجَوَابِ وقُدُوْرٍ رَاسِياتٍ اِعْمَلُوْا اٰلَ داوٗدَ شُكرا وَقَلِيْلٌ من عِبادِىَ الشَّكُوْرُ.

۳. قالت [مَلِكَةُ سَبا] اِنَّ المُلُوكَ اِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً اَفْسَدُوها وَجَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً.

۴. [قال لُقْمَانُ] يا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالمَعْرُوْفِ وَانْهَ عن المُنْكَرِ وَاصْبِرْ علٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ من عَزْمِ الامور..... واقْصِدْ فی مَشْيِكَ

واغْضُضْ مِن صَوْتِكَ اِنّ اَنْكَرَ الاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِيْرِ.

٥. والّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ من الجنّة غُرَفًا تجري من تحتها الانهار خٰلدين فيها نِعْمَ اجرُ العامِلِيْنَ.

٦. الطَّيِّباتُ لِلطَّيِّبِيْنَ والطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَات.

مشق نمبر ۱۵۹

اشعار

أَيْنَ العَبِيْد الأُلٰى أرصدتَهم عُدَدًا؟ أَيْنَ العَدِيد وأين البِيْضُ والأَسَلُ؟

أَيْنَ الفَوَارِسُ والغِلْمانُ ما صَنَعُوْا؟ أين الصّوارم والخطِّيّةُ الذُّبُل؟

أين الرُّماة ألَم تُمْنَعْ بِأَسْهُمِهِم؟ لَمّا أَتَتْك سِهام الموت تُنْتَضَل

أين الوُجُوه الّتي كانت مُنَعَّمَةً؟ من دُوْنِهاؔ[1] تُضربُ الأَسْتار والكِلَلُ

ناداهُمْ صارِخٌ من بعدِ ما دُفِنُوا أَيْنَ الأَسِرّة والتِّيْجَانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

☆ نُقَيْطٌ من مُسَيْكٍ في وُرَيْدٍ خُوَيْلُك أَمْ وُشَيْمٌ في خُدَيْدٍ؟

وذَيّاك اللُّوَيْمِعُ في الضُّحَيَّا وُجَيْهُكَ أم قُمَيْرٌ في سُعَيْدٍ؟

صُبَيٌّ أم ظُبَيٌّ في قُبَيٍّ مُرَيْهِيْبُ السُّطَيْوَةِ كالأُسَيْدِ؟

---

[1] سامنے، سوا، کمتر

☆ یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:

نُقْطَةٌ، مِسْكٌ (مشک)، وَرْد، خَال (تل)، وَشْمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذاك، لامِع، ضُحٰى، وَجْه، قمر، سَعْدٌ (خوش نصیبی، یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج)، صَبِيٌّ، ظَبْيٌ (ہرن)، قَبا (پیرہن)، مرهوب، سَطْوَة (دبدبہ، حملہ) أسد

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ

أسماء الأفعال

و خصوصیات بعض الأفعال والأشعار

۱۔ اسمائے افعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں، لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں: تَعَالَ، تعالَيا، تعالَوْا، تعالَيْ، تعالَيْنَ: ﴿قُلْ يٰاَهْلَ الكتٰبِ تعالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سواءٍ بَيْنَنَا وبَيْنَكم اَنْ لا نَعْبُدَ اِلّا اللّٰهَ﴾[۱]

۲۔ هَاتِ (بمعنی أَعْطِنِيْ = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے: هَاتِ، هاتِيَا، هاتُوْا، هاتِيْ، هاتِيْنَ: ﴿قُلْ هاتُوْا بُرْهانكم اِنْ كنتم صادِقِينَ﴾[۲]

۳۔ هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع هاؤُم: ﴿هاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾[۳] (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال)۔ کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغے بنالیتے ہیں: هَاكَ، هاكُمَا، هاكُمْ، هاكِ، هاكُنّ۔

۴۔ هَلُمَّ (آجا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے:

---

[۱] آل عمران: ۶۴ [۲] بقرہ: ۱۱۱ [۳] حاقہ: ۱۹

﴿وَالْقَائِلِينَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا﴾[1] (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں: ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ﴿هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ﴾[2] (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

هَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں ''کھینچتا ہوا چلا چل'' مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں: علٰی هٰذا القياس.

تنبیہ ا: یہ لفظ لغت حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر متصرف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، لیکن لغت بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنالیے جاتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا هَلُمِّي، هَلْمُمْنَ.

۵۔ هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): ﴿قَالَتْ هَيْتَ لك قال معاذ الله﴾[3] اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هيتَ لكُما، هَيْتَ لَكُمْ.

۶۔ عَلَيْكَ (= أَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر)، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ. اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۔ عَلَيَّ بِهٖ (= جِئْ بِهٖ عندي = اسے میرے پاس لے آؤ)۔

۸۔ إِلَيْكَ عَنِّي (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے پرے ہو)۔

۹۔ إِلَيْكَ هٰذَا (= خُذْ هٰذَا)۔

۱۰۔ دُوْنَكَ (= خُذْ): دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)۔

۱۱۔ حَيَّ، حَيَّهَلَا (= عَجِّلْ، أَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ على الصَّلَاة (جلدی دوڑو نماز پر)۔

---

[1] احزاب: ۱۸　[2] انعام: ۱۵۰　[3] یوسف: ۲۳

۱۲۔ رُوَیْدَ، رُوَیْدَكَ (= أَمْهِل = ٹھہر جا، جانے دے)۔

۱۳۔ بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التّفكّر في ما لا يَعْنِيْك (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لیے ضروری نہیں ہے)۔

۱۴۔ مَهْ (رک جا)۔

۱۵۔ صَهْ (خاموش رہ)۔

۱۶۔ اٰمِیْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)۔

۱۷۔ حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ، ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)۔

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسمائے افعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسمائے افعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) ﴿هَيْهَاتَ هيهاتَ لِما تُوْعَدُوْنَ﴾ [1] (بعید ہوگیا بعید ہوگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے)۔

۲۔ شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہوگیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعالِمِ والجاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

۳۔ سَرْعَانَ (= أَسْرَعَ = جلدی کی): سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلٰى ذوي الهُمُومِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آگیا)۔

تنبیہ ۲: مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیات

۴۔ مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

[1] مؤمنون: ۳۶

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فهو مَسْرُوْرٌ: سُرِرْتُ بِلِقائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)، اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوْتٌ: ﴿فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ﴾[1]

غُشِيَ عَلَيْهِ (وہ بیہوش ہوگیا) فهو مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ.

أُعْجِبَ بِهٖ (وہ اسے پسند آیا) فهو مُعْجَبٌ: أُعجِبَ الرشيدُ بِكلامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

اُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فهو مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فَلا عُدْوَانَ[2] عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہوجائے [اور حرام چیز کھا پی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

أُغْرِمَ بِهٖ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فهو مُغْرَمٌ.

أُوْلِعَ بِهٖ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا) فهو مُوْلَعٌ.

زُكِمَ (اسے زکام ہوگیا) فَهو مزكُوْمٌ.

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فهو مَصْدُوْعٌ.

عُنِيَ بِهٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فهو عانٍ: عُنِيَ بطبع هٰذا الكِتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)۔

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُك صَدِيْقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)۔

خَالَ يَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلّم أَخَالُ کو اکثر إِخالُ کہا جاتا ہے: ولا إِخالُ ذٰلِك بَعِيْدًا.

---

[1] بقرہ: ۲۵۸ [2] جرم زیادتی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲

اِبْتِسَامٌ (ے) مسکراہٹ، مسکرانا	بَلِيدٌ کند ذہن
أَقْلٰی (ا) عداوت رکھنا	جَاحِدٌ منکر
أَعَادِي، أَعْدَاء (جمع ہے عَدُوٌّ کی) دشمن	جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
أَغْضٰی (يُغْضِي إِغْضَاءً) چشم پوشی کرنا	حَلَّ (يَحُلُّ) کھل جانا، آسان ہو جانا
أَمْجَدُ (جـ أَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی، لڑاکا، بہادر
بَاحَ (يَبُوحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا	خَلَاقٌ خیر و برکت سے حصّۂ عظیم
بَلَا (يَبْلُوْ) آزمانا، مبتلا کرنا	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاهٌ قوت مردمی	رُقَادٌ نیند
رَاحَ (يَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا، شام کرنا، جانا	فَتَكَ (ن،ض) اچانک حملہ کرنا
سَدِيْدٌ (جـ سِدَادٌ) سیدھا، مضبوط	فَرَجَ (ن) غم دور کرنا
سِلْسِلَةٌ (جـ سَلَاسِلُ) زنجیر	كَرْبٌ اور كُرْبَةٌ تکلیف، بے چینی، غم
شَرَّقَ مشرق کی جانب رخ کرنا، جانا	مُسَالِمٌ صلح کرنے والا
شَكَا (يَشْكُوْ شَكْوٰی و شِكَايَةً إِلَيْه) شکایت کرنا	مُصَوَّرَةٌ تصویر
شَكٰی (يَشْكِي) شکایت کرنا	اَلْمَغْنٰی (جـ اَلْمَغَانِيْ یا مَغَانٍ) مکان، مقام
صَبَّ (ن) اُنڈیلنا	مَالَ (يَمِيْلُ) مائل ہونا۔ (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا
صَفَحَ (ف) درگذر کرنا	مَلَكُوْتٌ عالم بالا، عظیم الشان سلطنت

ضَنَّ (ض،و،س) بخل کرنا	نَبْلٌ (جـ نِبَالٌ و أَنْبَالٌ) (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ = تیر
طَارَدَ (۳) اچانک آجانا، حملہ کرنا	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) مصیبت، آفت
عَائِدَةٌ (جـ عَوَائِدُ) انعام، عطیّہ	وَجْدٌ جوشِ محبّت یا جوشِ مسرت
غَدَا (يَغْدُوْ غُدُوًّا) صبح سویرے جانا، آنا، صبح کرنا، جانا	هَوٰى خواہش، عشق
غِرٌّ (جـ غُرَرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص	اَلْهَوَى الْعُذْرِيُّ قابل عذر عشق، جائز محبّت
غَرَّبَ مغرب کی جانب رخ کرنا، جانا	غُلٌّ (جـ أَغْلَالٌ) قیدی کے گلے کا طوق

مشق نمبر ۱۶۰

۱. سارت مُشَرِّقَةً وسرتُ مُغَرِّبًا — شَتَّانَ بين مُشَرِّقٍ و مُغَرِّبِ

۲. جاورْتُ أعداءي وجاوَرَ رَبَّهُ — شَتَّانَ بين جِواره وجِواري

۳. هَيْهَاتَ أَنْ أَقْلاهُ وهو مُسالِمِي — إنّ الأديب الحُرّ حَرْبُ زمانه

٤. سَأَلْتُك بالهَوَى العُذْرِيّ أَنْ لَا — تَضَنَّ بِما يُسَرُّ به جَنَانِي

٥. فها وَجْدِي تَضاعفَ منه كَرْبِي — وصَيَّرني حديثا في المغاني

٦. وإخوانٍ تَخِذْتُهُمْ دُرُوعا — فكانوها ولٰكن للأعادي

٧. وكنت إِخالُهم نَبْلا سِدادًا — فكانوها ولٰكن في فُؤَادي

٨. هيَ الدنيا تقول بِمِلْءِ فيها[1] — حَذارِ حذارِ من كَيْدي و فَتْكِي

٩. فلا يَغْرُرْكُمْ مِنّي ابْتسامٌ — فقَوْلِيْ مُضْحِكٌ والفعْلُ مُبْكِي

---

[1] في = فَمٌ. بِمِلْءِ فيها یعنی اپنا منہ بھر کر (پکار کر)۔

اسمائے افعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيوخ إلى طبيبٍ سُوءَ الهضم فقال له الطبيبُ: رُوَيْدَ سُوءَ الهضم؛ فَإنّه من خَواصّ الشَّيْخُوخَة. فَشَكا ضُعْفَ الْبَصَر فقال له: بَلْهَ ضُعْفَ الْبَصَر؛ فإنّه من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له ثِقْلَ السمع فقال: هَيهاتَ السّمعُ من الشيوخ؛ فإنّ ضُعفَ السّمع من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له قِلّةَ الرُّقاد، فقال: شتّانَ الرُّقادُ والشيوخُ؛ فإنّ قِلّة الرّقاد من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له ضُعفَ الباه فقال: سَرْعَانَ ضعفُ الباه إلى الشيوخ؛ فإنّ ضعف الباه من خواصّ الشيخوخة. فقال الشيخ لِأَصْحَابه: دُونَكُمُ الأحمقَ، وعليكم الجاهلَ، وهاكُمُ البليدَ الذي لَا فَهْمَ له؛ فإنه لا فرقَ بينه و بين الذُّرَّةِ إلّا بالمصوّرة الإنسانيّة، فإنّه لا يستطيع إلّا أَنْ يَتَكَلّم بهاتَيْنِ الكلمتين. فتَبَسّم الطبيب وقال: حَيَّهَلْ بالغضَب يا شيخ؛ فإنّ هٰذا أيضًا من خواصّ الشيخوخة. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

۱۔ غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبَّتْ عَلَيَّ مصائِبٌ لَو أَنَّها ‌ ‌ ‌ صُبَّتْ علَى الأيّام صِرْنَ لَيَالِيَا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: ﴿سَلٰسِلَا وَأَغْلَالًا﴾[1] کو سَلا سِلًا و أغلالًا بھی پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور یا کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر

[1] دھر: ۴

کے جزم کی جگہ زیادہ تر یا کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

کَتَم الحُبَّ زمانًا ثُمّ بَاحَا وغَدَا في طاعة الشوق وراحا

☆.....☆.....

یا أعظمَ الناس إِحْسانًا إِلَى الناسِ وأَكْثَرَ الناس إِغْضَاءً عن الناسيْ[1]

نَسِيتُ عهدَكَ والنسيانُ مُغْتَفَرٌ[2] فاغْفِرْ فأَوّلُ ناسٍ أوّلُ الناسِ

☆.....☆.....

رأيتُ الناسَ قد مالُوا إِلٰى مَنْ عندهُ مالٗ

ومن لا عندهُ مالٗ فَعَنْهُ النّاسُ قد مالُوْا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، الناسِ کو النّاسِ (= النّاسِيْ) اور مالٌ کو مَالٗ (=مالُوْ) قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لا خَلاقَ لهُ فَكُنْ كَأَنّكَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ يَقُلِ[3]

۴۔ هُمْ، كُمْ اور أَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمُ، كُمُ اور أَنْتُمُ پڑھتے ہیں:

سَلامٌ عليكم هل على العهد أنتمُ؟ أَمِ الدّهر أَنْساكم عهودي فخُنْتُمُ؟[4]

۵۔ إِنَّ، أَنَّ اور إِلّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوَ انَّ مُشتاقا تكلّف فوق ما في وُسْعِهِ لَمَشٰى إليك المِنبر

☆.....☆.....

فَخُذ بحقِّكَ وَالّا فاصفَحْ[5] بِحِلْمكَ عنهُ

---

[1] بھولنے والا۔ [2] بخشا ہوا۔ [3] لَمْ يَقُلْ کو لَمْ يَقُلِ پڑھا گیا ہے۔

[4] خَانَ (يَخُوْنُ) خیانت کرنا۔ [5] برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْ أَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لیے فَلَوَنَّ اور وَإِلَّا کو وَلّا پڑھا گیا ہے۔

٦۔ عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصّے کر دیے جائیں۔ ایک حصّہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصّہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے:

يا مَنْ يَحُلُّ بِذِكْرِهِ ... عَقْدُ النّوائب والشّدائد

أنت الرقيب على العِبـ ... ـادِ وأنت في المَلَكُوت واحد

أنت المُعِزّ لِمَنْ أطا ... عَكَ والمُذِلّ لكلّ جاحد

فَخَفِيُّ لطفك يُسْتَعَا ... نُ بهٖ على الزّمَن المُعانِد

إنّي دعوتك و الهمو ... م جيشوشها نحوي تطارد

فَافْرُجْ بِحَوْلِكَ كُرْبتِي ... يا مَنْ له حسن العَوائد

أنتَ الميَسِّر والمسبِّـ ... ـب والمُسهِّل والمسَاعِد

يَسِّرْ لنا فَرَجًا قريـ ... ـبًا يا إلٰهي لا تُباعدْ

كُنْ راحِمي فلقد يَئِسْـ ... ـتُ من الأقارِب والأباعد

ثُمّ الصَّلَاة على النبِيّ ... وآلِه الغُرِّ الأماجد

بعَونِ اللّٰه تعالٰى وَتوفيقِه تم الجُزء الرابِع مِن كتاب تسهيل الأدب في لسَان العرب، وتم الكتَاب. فَلِلّٰه الحمد!

تَقَبّله اللّٰهُ مِنّي ونفع به الطالبين.

وآخر دَعْوانا أن الحَمْدُ اللّٰه رَب العٰلمِيْنَ

طبع شدہ رنگین مجلد

تفسیر عثمانی (۲ جلد)	حصن حصین
خطبات الاحکام لجمعات العام	تعلیم الاسلام (مکمل)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر)	بہشتی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	بہشتی زیور (مکمل)
فضائل حج	معلّم الحجاج

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین	آداب المعاشرت
تعلیم الدین	زادالسعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)	معین الفلسفہ
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر المنطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
تاریخ اسلام	بہشتی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلّم (اوّل، دوم، سوم، چہارم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریما	پند نامہ
آسان اُصول فقہ	صرف میر
تیسیر الابواب	نحو میر
فصولِ اکبری	میزان ومنشعب
نمازِ مدلل	پنج سورۃ
عم پارہ	سورۃ یٰس
عم پارہ درسی	آسان نماز
نورانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا)	منزل
تیسیر المبتدی	

کارڈ کور/مجلد

اکرام مسلم	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فضائل اعمال

المطبوعة ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم (٧مجلدات)	الموطأ للإمام محمد (مجلدين)
الهداية (٨مجلدات)	الموطأ للإمام مالك (٣مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	مشكاة المصابيح (٤مجلدات)
شرح العقائد	تفسير البيضاوي
تفسير الجلالين (٣مجلدات)	تيسير مصطلح الحديث
مختصر المعاني (مجلدين)	المسند للإمام الأعظم
الهدية السعيدية	الحسامي
القطبي	نور الأنوار (مجلدين)
أصول الشاشي	كنز الدقائق (٣مجلدات)
شرح التهذيب	نفحة العرب
تعريب علم الصيغه	مختصر القدوري
البلاغة الواضحة	نور الإيضاح
ديوان المتنبي	ديوان الحماسة
المقامات الحريرية	النحو الواضح (ابتدائيه، ثانويه)
آثار السنن	

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
متن الكافي مع مختصر الشافي	هداية الحكمت
هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)	شرح نخبة الفكر
المعلقات السبع	

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	مکمل قرآن مجید حافظی ۱۵ سطری
بیان القرآن (مکمل)	

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)
Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding)	

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)